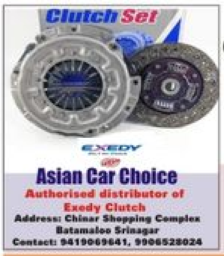

The daily Surathal Srinagar
e-paper: surathal.in
https://surathal.in

روزنامہ صورت حال سرینگر

صورت شمشیر ہے دستِ قضا میں وہ قوم
کرتی ہے جو ہر زماں اپنے عمل کا حساب

Postal Registration No:JKNP-189/SKGPO-2018-2020/RNI NoJKURD/2012/48314
Vol: 17 Issue No: 217 Thursday 10 September 2026 - 27 Rabi ul Awwal 1447 Pages: 08 Price Rs0.50/-

جموں وکشمیر کابینہ کے اجلاس میں اہم امورزیر بحث لائے جائیں گے

مشن اسکل ہوم اسٹے پالیسی، فلائی اوور اور صنعتی پارک سمیت کئی تجاویز زیر غور

سری نگر
جموں وکشمیر حکومت کی یونین ٹیریٹری کابینہ کا اجلاس 10 ستمبر کو سری نگر میں منعقد ہونے جا رہا ہے، جس میں نوجوانوں کے لیے ہنرمندی کی ترقی، ہوم اسٹے پالیسی میں ترمیم، بنیادی ڈھانچے کے منصوبوں، صنعتی ترقی، زمین کی منتقلی اور مختلف انتظامی امور سمیت متعدد اہم تجاویز پر غور وخوض متوقع ہے۔ کابینہ کا اجلاس جمعرات کو شام 4 بجے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ کی رہائش گاہ پر ہوگا، جہاں مختلف اہم تجاویز منظوری اور غور کے لیے پیش کیے جانے کا امکان ہے۔ اجلاس میں زیر غور آنے والی اہم تجاویز میں مجوزہ ''مشن اسکل''، موجودہ ہوم اسٹے پالیسی میں ترمیم، جموں میں فلائی اوور کی تعمیر، سامبا میں صنعتی پارک کا قیام، بی ایس این ایل کے فور جی نیٹ ورک کی توسیع، سیلاب متاثرین کے لیے امداد اور سڑکوں کی تعمیر و مرمت سے متعلق اقدامات شامل ہیں۔ کابینہ کے سامنے پیش کی جانے والی اہم تجاویز میں مسودہ اسکل ڈیولپمنٹ پالیسی بھی شامل ہے، جسے ''مشن اسکل'' کے نام سے متعارف کرائے جانے کی اطلاع ہے۔ مجوزہ پالیسی کا مقصد جموں وکشمیر کے نوجوانوں کے لیے پیشہ ورانہ اور ہنرمندی پر مبنی تربیت کے نظام کو مزید مضبوط بنانا ہے۔ اس کا دائرہ تعلیم کے مختلف مراحل بشمول اسکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں تک بڑھائے جانے کی توقع ہے۔ مجوزہ نظام میں ہنرمندی کی تربیت کو روزگار کے ابھرتے ہوئے مواقع، صنعتوں کی ضروریات اور بازار کی طلب سے ہم آہنگ کرنے پر توجہ دی جائے گی، تاکہ نوجوانوں کے لیے ملازمت کے ساتھ ساتھ خود روزگار کے مواقع بھی پیدا ہو سکیں۔ یہ پہل پہلے سے جاری پروگراموں، جن میں مشن یوا بھی شامل ہے، کے ساتھ مل کر کام کرے گی اور ان کی جگہ نہیں لے گی۔ حکومت نے واضح کیا ہے کہ مجوزہ ہنرمندی پروگرام کو سرکاری محکموں میں باقاعدہ بھرتی کے متبادل کے طور پر نہیں دیکھا جانا چاہیے۔ کابینہ جموں وکشمیر میں ہوم اسٹے اداروں سے متعلق نظرثانی شدہ پالیسی پر بھی غور کر سکتی ہے۔ مجوزہ تبدیلیوں کا مقصد ہوم اسٹے کی رجسٹریشن اور تجدید کے عمل کو آسان بنانا اور جائیداد مالکان کو سیاحت کے شعبے میں زیادہ سے زیادہ شرکت کی ترغیب دینا ہے۔ اہم تجاویز میں ہوم اسٹے رجسٹریشن کی مدت ایک سال سے بڑھا کر پانچ سال کرنے کی تجویز شامل ہے۔ اس کے علاوہ ضابطوں کی تکمیل کے عمل کو بھی آسان بنانے کی تجویز ہے، جس میں خود تصدیق کا نظام متعارف کرایا جا سکتا ہے۔ حکومت کو امید ہے کہ ان تبدیلیوں سے مقامی سطح پر سیاحوں کے لیے رہائشی سہولیات میں اضافہ ہوگا اور سیاحتی صلاحیت رکھنے والے علاقوں میں کمیونٹی پر مبنی رہائش کے مواقع بڑھیں گے۔ بنیادی ڈھانچے کے شعبے میں کابینہ جموں میں مجوزہ فلائی اوور کو ششکلا تھیٹر سے جوڑنے والے مجوزہ فلائی اوور کے لیے انتظامی منظوری پر غور کر سکتی ہے۔ مجوزہ فلائی اوور کی لمبائی 1.955 کلومیٹر ہے۔ یہ منصوبہ یونین ٹیریٹری کے کیپٹل ایکسپنڈیچر پروگرام کے تحت تجویز کیا گیا ہے اور اس کا مقصد مصروف شاہراہ اور ٹریفک کی روانی بہتر بنانا اور ٹریفک جام کے مسئلے کو کم کرنا ہے۔ سامبا ضلع کے وجے پور علاقے میں پڑاری مقام پر صنعتی پارک قائم کرنے کی تجویز بھی کابینہ کے سامنے پیش کی جا سکتی ہے۔ یہ منصوبہ بھاویا اسکیم کے تحت تجویز کیا گیا ہے۔ کابینہ سے توقع ہے کہ صنعت وتجارت محکمہ کے حوالے مطلوبہ اراضی کرنے کی منظوری پر غور کیا جائے گا۔ مجوزہ صنعتی پارک سے خطے میں صنعتی سرگرمیوں کو فروغ دینے کے ساتھ سرمایہ کاری اور روزگار کے مزید مواقع پیدا ہونے کی توقع ہے۔ ایک اور اہم تجویز بی ایس این ایل کو سرکاری اراضی منتقل کرنے سے متعلق ہے تاکہ ان علاقوں میں موبائل رابطے کو بہتر بنایا جا سکے جہاں فور جی سہولت ابھی پوری طرح دستیاب نہیں ہے۔ اس اقدام کا مقصد جموں وکشمیر کے ایسے دیہاتوں میں فور جی خدمات کو توسیع دینا ہے جہاں اب تک مناسب کوریج موجود نہیں ہے۔ خاص طور پر دیہی اور دور دراز علاقوں میں ڈیجیٹل رابطے اور مواصلاتی بنیادی ڈھانچے کو بہتر بنانے پر توجہ دی جائے گی۔ اراضی سے متعلق ایک الگ تجویز سوپور میں تقریباً تین کنال شملات اراضی کے استعمال سے متعلق ہے۔ مجوزہ طور پر یہ اراضی کابینہ کی منظوری کے بعد محکمہ زرعی پیداوار کے حوالے کی جائے گی تاکہ وہاں سبزی منڈی قائم کی جا سکے۔

فلم سازی کیلئے کشمیر مثالی مقام/ہسپانوی فلم ساز

سری نگر: ہسپانوی فلم ساز اور پروڈیوسر اینا ساورا اموں نے کشمیر کو فلم سازی کے لیے ایک مثالی مقام قرار دیتے ہوئے وادی کے قدرتی مناظر، جھیلوں، قدرتی روشنی اور مہمان نوازی کی تعریف کی ہے۔ انھوں نے بھارت اور اسپین کے درمیان فلمی اور سنیما روابط کو مزید مضبوط بنانے پر زور دیا۔ بین الاقوامی فلم فیسٹیول آف جموں و کشمیر کے افتتاحی ایڈیشن کے تیسرے روز سری نگر کے ایس کے آئی سی سی میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے اینا ساورا نے کہا کہ فلمی میلوں کا دنیا بھر کے سنیما کو فروغ دینے اور مختلف ممالک کی فلموں اور فلم سازوں کو ایک دوسرے سے جوڑنے میں اہم کردار ہے۔ انھوں نے کہا کہ کشمیر اور بھارت کا یہ ان کا پہلا دورہ ہے اور وہ مستقبل میں دوبارہ یہاں آنے کی امید رکھتی ہیں۔ انھوں نے سری نگر کو دیکھنے اور مقامی ثقافت سے واقف ہونے کی خواہش کا بھی اظہار کیا۔ بھارت اور اسپین کے درمیان فلمی تعاون کے امکانات کے بارے میں انھوں نے کہا کہ دونوں ممالک کی فلمی صنعتوں میں کچھ اختلافات ضرور ہیں، تاہم زبان کو بہتر فنکارانہ تعلقات کی راہ میں رکاوٹ نہیں بننا چاہیے۔ ان کا کہنا تھا کہ دونوں ممالک کے فلم سازوں کے درمیان رابطے بڑھانے اور مشترکہ طور پر کام کرنے کے وسیع امکانات موجود ہیں۔

فلم سازی کے لیے کشمیر ایک مثالی مقام ہے: اسپینی فلم ساز اینا سورا

سرینگر: اسپینی فلم ساز اور پروڈیوسر اینا سورا اموں نے بدھ کے روز کشمیر کو فلم سازی کے لیے ایک مثالی مقام قرار دیتے ہوئے یہاں کے خوبصورت مناظر، جھیلوں، قدرتی روشنی اور مہمان نوازی کی تعریف کی۔ انہوں نے بھارت اور اسپین کے درمیان فلمی اور سنیما سے متعلق تعلقات کو مزید مضبوط بنانے پر بھی زور دیا۔ سری نگر کے ایس کے آئی سی سی میں منعقدہ پہلے انٹرنیشنل فلم فیسٹیول آف جموں و کشمیر (IFFJK) کے تیسرے روز صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے سورا نے کہا کہ فلمی میلے سنیما کے فروغ میں اہم کردار ادا کرتے ہیں اور فلم سازوں اور ناظرین کو دنیا کے مختلف حصوں کی فلمیں دیکھنے اور ان کے بارے میں جاننے کے مواقع فراہم کرتے ہیں۔ سورا نے کہا، ''کشمیر اور بھارت کا یہ میرا پہلا دورہ ہے۔ مجھے امید ہے کہ میں دوبارہ یہاں آؤں گی۔'' انہوں نے مزید کہا کہ وہ سری نگر گھومنے اور مقامی ثقافت کا تجربہ کرنے کی منتظر ہیں۔ بھارتی اور اسپینی سنیما کے درمیان اشتراک کے امکانات کے حوالے سے انہوں نے کہا کہ دونوں ممالک کی فلمی صنعتوں میں فرق ضرور ہے، تاہم زبان کو مضبوط فنکارانہ تعلقات کی راہ میں رکاوٹ نہیں بننا چاہیے۔ انہوں نے کہا، ''میرے خیال میں ہمیں بھارت اور اسپین کے درمیان بہتر تعلقات کے لیے مزید کوشش کرنی چاہیے۔'' ان کا کہنا تھا کہ دونوں ممالک کے فلم سازوں کے لیے ایک دوسرے سے رابطہ کرنے اور مشترکہ طور پر کام کرنے کے وسیع امکانات موجود ہیں۔ کشمیر کو فلم بندی کے مقام کے طور پر دیکھتے ہوئے سورا نے کہا کہ وادی اپنے قدرتی مناظر، جھیلوں اور قدرتی روشنی کے معیار کے باعث فلم سازوں کے لیے بے پناہ صلاحیت رکھتی ہے۔ انہوں نے کہا، ''یقیناً کشمیر کو فروغ دینے کی ضرورت ہے۔ یہاں بہترین مقامات، فلم بندی کے لیے اچھی روشنی اور خوبصورت جھیلیں موجود ہیں۔'' سورا نے بتایا کہ انہوں نے کشمیر کی تصاویر پہلے ہی اپنی ایک دوست کے ساتھ شیئر کی ہیں، جس نے وادی کو فلم سازی کے ممکنہ مقام کے طور پر تلاش کرنے کی تجویز دی۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ کیا وہ مستقبل میں بھارت اور اسپین کی مشترکہ فلم میں بھارتی اداکاروں کو شامل کرنے پر غور کریں گی، تو انہوں نے کہا کہ بھارتی اداکاروں کے ساتھ کام نہ کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ انہوں نے کہا، ''بہت سی بھارتی-اسپینی فلمیں ہیں جو آپ کو پسند آئیں گی۔'' کشمیر میں بین الاقوامی اسٹوڈیوز اور فلم سازوں کی آمد کے امکانات پر سورا نے کہا کہ حکومتوں اور فلمی صنعت کے درمیان زیادہ تعاون خطے میں فلمی پروڈکشنز کو راغب کرنے میں مددگار ثابت ہو سکتا ہے۔ انہوں نے کہا، ''مجھے یقین ہے کہ وہ یہاں آئیں گے، فلم بندی کریں گے اور فلم بنائیں گے۔'' IFFJK کے حوالے سے سورا نے اسے ایک اہم اقدام قرار دیتے ہوئے امید ظاہر کی کہ یہ فلمی میلہ طویل عرصے تک جاری رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ ایسے فلمی میلے نہ صرف اہم ہیں بلکہ بیرون ملک سے فلموں اور فلم سازوں کو یہاں لانے اور مقامی ناظرین کو بین الاقوامی سنیما سے روشناس کرانے کا بہترین ذریعہ بھی ہیں۔ سورا نے کشمیر کے ماحول اور یہاں کی مہمان نوازی کی بھی تعریف کی اور کہا کہ بھارت، خصوصاً کشمیر کا ان کا پہلا دورہ ایک مثبت تجربہ رہا ہے۔ اینا سورا اموں بطور پروڈیوسر اور ہدایت کار اپنے کام کے لیے جانی جاتی ہیں، جن میں دستاویزی فلم ''Photo the in Kid The'' بھی شامل ہے۔

جموں وکشمیر میں این ایچ ایم ملازمین کی 72 گھنٹے کی ہڑتال شروع،

12 ہزار سے زائد ملازمین ملازمت پالیسی، تنخواہوں میں نظرثانی اور سماجی تحفظ کے طلب گار

سرینگر: جموں وکشمیر میں نیشنل ہیلتھ مشن (این ایچ ایم) کے تحت کام کرنے والے ملازمین نے بدھ کے روز طویل عرصے سے زیر التوا مطالبات، جن میں جامع ملازمت پالیسی، تنخواہوں میں نظرثانی، سماجی تحفظ اور ریٹائرمنٹ فوائد شامل ہیں، کے حق میں 72 گھنٹے کی ہڑتال شروع کردی۔ این ایچ ایم ملازمین کی یونین سطح کی جوائنٹ کوآرڈینیشن کمیٹی کی جانب سے دی گئی ہڑتال کی کال کے تحت اضلاع، بلاکس اور فیلڈ سطح پر کام کرنے والے ملازمین ہڑتال میں شامل ہیں۔ ان میں نیشنل ٹی بی ایلیمینیشن پروگرام اور این ایچ ایم کی دیگر اسکیموں سے وابستہ ملازمین بھی شامل ہیں۔ ملازمین کی ایسوسی ایشن کے مطابق 5 ستمبر کو انتظامیہ کو دی گئی مہلت کسی ٹھوس جواب یا عملی اقدام کے بغیر ختم ہونے کے بعد جموں وکشمیر بھر میں یہ ہڑتال کی جا رہی ہے۔ ملازمین کا مطالبہ ہے کہ انہیں ملازمت کا تحفظ فراہم کرنے والی پالیسی نافذ کی جائے، تنخواہوں میں نظرثانی کی جائے، ریٹائرمنٹ اور سماجی تحفظ کے فوائد فراہم کیے جائیں، ایمپلائز پروویڈنٹ فنڈ (EPF) کی کوریج میں توسیع کی جائے، تنخواہوں میں مساوات اور دیگر سروس سے متعلق فوائد دیے جائیں۔ ایسوسی ایشن کا کہنا ہے کہ جموں وکشمیر میں 12 ہزار سے زائد این ایچ ایم ملازمین خدمات انجام دے رہے ہیں۔ یہ ہڑتال اسی نوعیت کے مطالبات پر اپریل میں جموں وکشمیر بھر میں کی گئی 48 گھنٹے کی ہڑتال کے بعد سامنے آئی ہے۔ یہ احتجاج 2 اپریل کو وزیر صحت سکینہ اِتو سے ملازمین کے نمائندوں کی ملاقات کے بعد ختم کیا گیا تھا۔ اس وقت حکومت نے ملازمین کو یقین دلایا تھا کہ ان کے مسائل کا جائزہ لے کر انہیں حل کیا جائے گا۔ تازہ احتجاج ایسے وقت میں ہو رہا ہے جب 17 مارچ کو مرکزی وزارت صحت نے راجیہ سبھا میں جموں وکشمیر کے این ایچ ایم ملازمین کی مستقلی سے متعلق ایک سوال کا جواب دیا تھا۔ رکن پارلیمنٹ سجاد احمد کچلو کے سوال کے جواب میں وزارت نے کہا تھا کہ صحت عامہ اور اسپتال ریاستی موضوعات ہیں، جبکہ این ایچ ایم کے انسانی وسائل سے متعلق پالیسی، بشمول تنخواہوں میں مساوات، مستقلی اور مستقل سروس میں جذب کیے جانے کے معاملات متعلقہ ریاست یا مرکز کے زیر انتظام علاقے کی حکومتیں طے کرتی ہیں۔ پارلیمانی جواب میں مزید کہا گیا تھا کہ مرکزی حکومت این ایچ ایم کے تحت ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کو ضرورت کی بنیاد پر تکنیکی اور مالی معاونت فراہم کرتی ہے۔

جموں وکشمیر میں 20 ستمبر تک موسم زیادہ تر خشک

رہنے کا امکان، چند ایک مقامات پر بارش متوقع

سری نگر: محکمہ موسمیات سری نگر کی جانب سے جاری تازہ پیش گوئی کے مطابق جموں وکشمیر میں آئندہ دنوں کے دوران موسم زیادہ تر خشک رہنے کا امکان ہے، تاہم چند ایک مقامات پر مختصر وقفے کے لیے بارش ہو سکتی ہے۔ پیش گوئی کے مطابق 10 سے 12 ستمبر تک موسم عمومی طور پر خشک رہنے کی توقع ہے، تاہم کہیں کہیں مختصر دورانیے کی بارش ہو سکتی ہے۔ 13 سے 16 ستمبر کے دوران چند مقامات پر وقفے وقفے سے بارش یا گرج چمک کے ساتھ بوندا باندی کا امکان ہے، خاص طور پر صبح سویرے اور دوپہر کے اوقات میں۔ اس کے بعد 17 سے 20 ستمبر تک موسم ایک بار پھر عمومی طور پر خشک رہنے کی توقع ہے، تاہم اس دوران بعض ایک مقامات پر مختصر بارش ہو سکتی ہے۔ محکمہ موسمیات نے کسانوں کو مشورہ دیا ہے کہ آئندہ پانچ روز کے دوران فصلوں کی کٹائی اور دیگر زرعی سرگرمیاں جاری رکھیں۔ خاص طور پر سیب اور دھان کی کٹائی جاری رکھنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ پانچ روزہ بارش کی پیش گوئی کے مطابق جموں وکشمیر کے بعض علاقوں میں ہلکی سے درمیانی درجے کی بارش کا امکان ہے، تاہم مجموعی طور پر پورے خطے میں موسم زیادہ تر خشک رہنے کی توقع ہے۔

جسٹس پشپیندر سنگھ بھاٹی نے ہائی کورٹ کے چیف جسٹس کی

حیثیت سے حلف اٹھالیا، ایل جی سکسینہ نے حلف دلایا

سری نگر، 9 ستمبر: لیفٹیننٹ گورنر ونے کمار سکسینہ نے بدھ کے روز جسٹس پشپیندر سنگھ بھاٹی کو جموں وکشمیر اور لداخ ہائی کورٹ کے چیف جسٹس کے عہدے کا حلف دلایا۔ ایل جی سکسینہ، جنہیں منوج سنہا کی رخصت کے دوران جموں وکشمیر کے لیفٹیننٹ گورنر کے فرائض انجام دینے کے لیے مقرر کیا گیا ہے، نے یہ حلف شیر کشمیر یونیورسٹی آف ایگریکلچرل سائنسز اینڈ ٹیکنالوجی (سکاسٹ) کشمیر کے شالیمار آڈیٹوریم میں دلایا۔ تقریب کا آغاز قومی گیت کی پیشکش سے ہوا، جس کے بعد قومی ترانہ بجایا گیا۔ بعدازاں ہائی کورٹ کے رجسٹرار جنرل نے صدر جمہوریہ ہند کی جانب سے جاری کردہ تقرری کا باضابطہ حکم پڑھ کر سنایا گیا۔ حکم پڑھنے کے بعد لیفٹیننٹ گورنر نے چیف جسٹس بھاٹی کو عہدے کا حلف دلایا، جس کے بعد دونوں نے حلف نامے کے رجسٹر پر دستخط کیے۔ اس کے بعد لیفٹیننٹ گورنر نے جسٹس بھاٹی کو تقرری کے احکامات حوالے کیے۔ تقریب کا اختتام قومی گیت اور قومی ترانے کی پیشکش کے ساتھ ہوا۔ تقریب میں وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ، نیشنل کانفرنس کے صدر ڈاکٹر فاروق عبداللہ، اسپیکر عبدالرحیم راتھر، کابینہ کے وزراء، ہائی کورٹ کے جج صاحبان، چیف سیکریٹری اٹل ڈلو، ڈائریکٹر جنرل آف پولیس نلن پربھات سمیت دیگر اعلیٰ افسران اور پولیس کے سینئر عہدیداران نے شرکت کی۔

اے سی بی نے رشوت وصول کرنے پر ٹریژری کلرک کو گرفتار کرلیا

معاملے میں مقدمہ درج کرلیا گیا ہے، جبکہ مزید تحقیقات جاری ہیں

راجوری، 9 ستمبر: اینٹی کرپشن بیورو (اے سی بی) نے بدھ کے روز گورنمنٹ ٹریژری کالاکوٹ میں تعینات ایک کلرک کو مبینہ طور پر 20 ہزار روپے رشوت طلب کرنے اور وصول کرنے کے الزام میں رنگے ہاتھوں گرفتار کر لیا۔ ایک اہلکار نے نیوز ایجنسی کشمیر نیوز آبزرور کو بتایا کہ ملزم کلرک کی شناخت خادم حسین کے طور پر ہوئی ہے، جسے شکایت کنندہ سے 20 ہزار روپے رشوت وصول کرتے ہوئے رنگے ہاتھوں گرفتار کیا گیا۔ اہلکار نے بتایا کہ غیر قانونی رقم طلب کیے جانے سے متعلق شکایت موصول ہونے کے بعد اے سی بی نے جال بچھایا اور لین دین کے دوران ملزم کو گرفتار کر لیا۔ انہوں نے کہا کہ ملزم کو حراست میں لے لیا گیا ہے اور اس معاملے میں مقدمہ درج کر لیا گیا ہے، جبکہ مزید تحقیقات جاری ہیں۔

ہندوارہ پولیس نے ہائبرڈ موڈ میں سرگرم سابق

عسکریت پسند کے دہشت گرد ماڈیول کا پردہ فاش کردیا

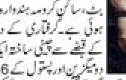

ہندوارہ: ہندوارہ پولیس کو ایک سابق عسکریت پسند کی سرگرمیوں کے حوالے سے قابل اعتماد اطلاع موصول ہوئی تھی، جو کالعدم دہشت گرد تنظیم حزب المجاہدین (ایچ ایم) کے ایک ماڈیول کے حصے کے طور پر ہائبرڈ دہشت گرد کی حیثیت سے ہندوارہ۔ کپوارہ علاقے میں سرگرم تھا۔ اطلاع پر فوری کارروائی کرتے ہوئے ہندوارہ پولیس نے 21 آر آر اور 92 بٹالین سی آر پی ایف کے ساتھ مل کر ہندوارہ قصبے میں ایک مخصوص مقام پر مشترکہ کارروائی شروع کی۔ سیکیورٹی کے محتاط طریقہ؟ کار کے بعد ملزم کو گرفتار کر لیا گیا، جس کی شناخت منظور احمد بٹ ولد محمد سلطان بٹ، ساکن کرومہ ہندوارہ کے طور پر ہوئی ہے۔ گرفتاری کے دوران اس کے قبضے سے چینی ساختہ ایک پستول، دو میگزین اور پستول کے 16 کارتوس برآمد کیے گئے۔ گرفتار شخص ایک سابق عسکریت پسند ہے، جسے اس سے قبل پولیس نے دو مقدمات میں گرفتار کیا تھا۔ اس سلسلے میں متعلقہ قانونی دفعات کے تحت ایف آئی آر نمبر 232 پولیس اسٹیشن ہندوارہ میں درج کر لی گئی ہے، جبکہ مزید تحقیقات جاری ہیں تاکہ اس ماڈیول کی مکمل سرگرمیوں، اس کے نیٹ ورک اور دیگر متعلقہ کارروائیوں کا پتہ لگایا جا سکے۔

لداخ میں سیاحت نئی بلندیوں پر

سرینگر: لداخ کے لیفٹیننٹ گورنر ونے کمار سکسینہ نے کہا ہے کہ مرکز کے زیر انتظام خطے میں سیاحت نئی بلندیوں کو چھو رہی ہے اور سال 2026 کے پہلے آٹھ ماہ کے دوران 4.05 لاکھ سیاح لداخ پہنچے ہیں۔ لیفٹیننٹ گورنر نے بدھ کے روز اپنے ایک بیان میں کہا کہ رواں برس سیاحوں کی تعداد میں سالانہ بنیادوں پر نمایاں اضافہ وزیر اعظم نریندر مودی کے ملکی سیاحت کے فروغ کے وژن، بنیادی ڈھانچے کی ترقی کے لیے مرکز کی مسلسل کوششوں اور لداخ میں سیاحت دوست پالیسیوں کا نتیجہ ہے۔ انہوں نے بتایا کہ جنوری سے اگست 2026 کے دوران لداخ میں مجموعی طور پر 4.05 لاکھ سیاح آئے، جو پورے سال 2025 کے دوران یہاں آنے والے 3.35 لاکھ سیاحوں کے مقابلے میں 20.61 فیصد زیادہ ہے۔

بڈگام میں نصف شب آتشزدگی، تین مکانات خاکستر، چھ خاندان بے گھر

آتشزدگی کی وجوہات اور واقعے سے متعلق مزید تفصیلات کی تحقیقات کی جارہی ہیں

خانصاحب: وسطی کشمیر کے بڈگام ضلع کے خانصاحب علاقے میں نصف شب لگنے والی ہولناک آگ میں تین رہائشی مکانات مکمل طور پر خاکستر ہو گئے، جس کے نتیجے میں چھ خاندان بے گھر ہو گئے۔ یہ واقعہ خانصاحب کے گروٹ علاقے کے خان محلہ میں پیش آیا، جہاں رات کے دوران اچانک آگ بھڑک اٹھی اور دیکھتے ہی دیکھتے تین رہائشی مکانات کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ آتشزدگی کے نتیجے میں مکانات کو بڑے پیمانے پر نقصان پہنچنے کے ساتھ ساتھ اندر موجود گھریلو سامان اور دیگر املاک بھی جل کر تباہ ہو گئیں۔ آگ تیزی سے پھیلنے کے بعد مقامی لوگ گھروں سے باہر نکل آئے اور جائے وقوعہ پر پہنچ کر آگ پر قابو پانے کی کوششوں میں شامل ہو گئے۔ مقامی افراد نے آگ کو مزید پھیلنے سے روکنے اور آس پاس موجود دیگر املاک کو نقصان سے بچانے کے لیے اپنی سطح پر بھرپور کوششیں کیں۔ آتشزدگی میں تین مکانات کی مکمل تباہی کے باعث چھ خاندان اپنے گھروں اور گھریلو سامان سے محروم ہو گئے۔ متاثرہ خاندانوں کو رہائش اور دیگر ضروریات کے حوالے سے شدید مشکلات کا سامنا ہے۔ واقعے کے بعد پولیس نے معاملے کا نوٹس لیتے ہوئے کیس درج کر لیا ہے۔ آتشزدگی کی وجوہات اور واقعے سے متعلق مزید تفصیلات کی تحقیقات جاری ہیں۔

قومی و بین الاقوامی خبریں

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کا ۸۱ رواں اجلاس شروع

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کا ۸۱ رواں اجلاس ۸ ر ستمبر ۲۰۲۶ء کو شروع ہوگیا، جس کا مرکزی موضوع "اعتماد کی بحالی، تبدیلی کا انتظام اور سب کے لیے نتائج دینے والی اقوام متحدہ" رکھا گیا ہے۔ اجلاس کے آغاز پر جنرل اسمبلی کے نئے صدر اور بنگلہ دیش کے خلیل الرحمان نے عالمی ادارے پر عوام اور رکن ممالک کا اعتماد دوبارہ قائم کرنے کے لیے اجتماعی کوششوں پر زور دیا۔

خلیل الرحمان نے کہا کہ اقوام متحدہ نے ۸ دہائیوں سے زیادہ عرصے کے دوران دنیا کو تیسری عالمی جنگ میں دھکیلنے سے بچانے میں کردار ادا کیا ہے اور یہی اس ادارے کے وجود کی بنیادی وجوہات میں سے ایک ہے۔ ان کے مطابق اقوام متحدہ ہر روز لاکھوں افراد، خصوصاً مہاجرین اور بے گھر آبادیوں، کے لیے خوراک کی فراہمی، امن و سلامتی کے قیام، بیماریوں سے نمٹنے اور سرحدوں سے تجاوز کرنے والے پیچیدہ مسائل کے حل میں کام کر رہا ہے۔

تاہم انہوں نے یہ بھی تسلیم کیا کہ عالمی ادارہ کئی مواقع پر توقعات پوری کرنے میں ناکام رہا ہے۔ ان کے مطابق جنگوں سے انسانی مصائب میں اضافہ، ترقیاتی کامیابیوں کی کمزوری اور موسمیاتی تبدیلی کے بڑھتے اثرات نے اجتماعی کارروائی پر اعتماد کو نقصان پہنچایا ہے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ عالمی اداروں اور اجتماعی اقدامات پر بڑھتا ہوا عدم اعتماد دور کرنے کے لیے مکالمے، تعاون اور عملی نتائج ضروری ہیں۔

خلیل الرحمان نے کہا کہ ۸۱ رویں اجلاس کے دوران ان کی کوشش صرف اقوام متحدہ کا دفاع کرنا نہیں بلکہ اسے مزید مضبوط بنانا اور روزمرہ کے عملی اقدامات کے ذریعے اعتماد حاصل کرنا ہوگی۔ انہوں نے خود کو رکن ممالک کے درمیان پل کا کردار ادا کرنے والا قرار دیتے ہوئے کہا کہ مختلف ممالک کے درمیان اختلافات کے باوجود مشترکہ بنیاد تلاش کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

اقوام متحدہ کے سیکریٹری جنرل انتونیو گوتریس نے بھی نئے صدر کی ترجیحات کی حمایت کرتے ہوئے کہا کہ کثیر الجہتی نظام پر اعتماد بحال کرنا "ہمارے دور کا سب سے بڑا چیلنج" ہے۔ انہوں نے جنگوں، جوہری

سعودی عرب پر حوثیوں کا بڑا حملہ، تیل کی تنصیبات کو نشانہ بنایا، 73 افراد زخمی

اس حملے نے امریکہ کے اہم اتحادی سعودی عرب اور ایرانی پراکسی گروپ کے درمیان نئے سرے سے تنازعہ میں نمایاں اضافہ کردیا ہے۔

قاہرہ: یمن میں ایران کے حمایت یافتہ حوثی باغی گروپ نے منگل کو سعودی عرب پر متعدد حملے کیے۔ ان حملوں میں 70 سے زائد افراد زخمی ہوئے اور مملکت کی تیل کی تنصیبات اور یوٹیلیٹی مراکز میں آگ بھڑک اٹھی۔

اس حملے نے امریکہ کے اہم اتحادی سعودی عرب اور ایرانی پراکسی گروپ کے درمیان نئے سرے سے تنازعہ میں نمایاں اضافہ کردیا ہے۔ حملے نے ایک ایسے خطے میں مزید عدم استحکام کا خطرہ بھی بڑھا دیا ہے جو پہلے ہی تقریباً تین سال پرانی جنگ سے دوچار ہے اور عالمی معیشت کو ایک اور دھچکا لگنے کا خطرہ پیدا ہوگیا ہے۔

جاری جھڑپوں نے تیل کی محدود عالمی سپلائی پر دباؤ بڑھا دیا ہے، کیونکہ حوثی ان جہاز رانی کے راستوں کو نشانہ بناتے ہیں جنہیں سعودی عرب تیل کی عالمی منڈیوں تک لے جانے کے لیے استعمال کرتا ہے۔ یہ وہ راستے ہیں جو پہلے ہی امریکہ۔ایران کشیدگی کی وجہ سے آبنائے ہرمز میں رکاوٹوں کی وجہ سے نازک بنے ہوئے ہیں۔ منگل کے حملوں میں سعودی تیل کی تنصیبات کو نشانہ بنایا گیا جو متبادل راستے آبنائے باب المندب سے منسلک ہیں۔ آبنائے باب المندب ایک تزویراتی آبی گزرگاہ ہے جو جزیرہ نما عرب کے جنوبی سرے پر واقع ہے، جو بحیرہ احمر کو خلیج عدن سے ملاتی ہے۔

حوثیوں کے حملوں نے جنوبی سعودی عرب میں تیل کی تنصیبات کو نقصان پہنچایا

یمن میں لڑنے والے سعودی قیادت والے اتحاد کے ترجمان میجر جنرل ترکی المالکی نے بتایا کہ منگل کی صبح ہونے والے حملوں میں سعودی شہروں ابہا، جازان، نجران اور خمیس مشیط میں شہری اور اقتصادی تنصیبات کو نشانہ بنایا گیا۔

المالکی نے کہا کہ حملوں میں 73 افراد زخمی ہوئے جن میں خواتین اور بچے بھی شامل ہیں۔ انہوں نے مزید تفصیلات فراہم نہیں کیں۔

سعودی عرب کی وزارت توانائی نے اطلاع دی ہے کہ ان حملوں کی وجہ سے ملک کے جنوبی علاقے میں تیل کی متعدد تنصیبات اور یوٹیلیٹی مراکز میں آگ لگ گئی۔

امریکہ کے ایرانی ٹینکرز پر حملے، اردن میں امریکی فوج پر برسے ایرانی میزائل

تہران: امریکہ نے منگل کے روز اپنے بحری جنگی جہاز پر میزائل حملوں کی کوشش کے جواب میں ایران کے پانچ آئل ٹینکرز کو تباہ کردیا، جو دونوں ممالک کے درمیان جاری جوابی کارروائیوں کا تازہ ترین واقعہ ہے۔ اس سے قبل، سعودی عرب پر حوثی باغیوں کے حملوں کے نتیجے میں کئی تیل کی تنصیبات میں آگ لگ گئی اور درجنوں افراد زخمی ہوگئے۔ اس واقعے نے ایران کے حلیف حوثی اور امریکی اتحادی سعودی کے درمیان دوبارہ شروع ہونے والی جنگ میں کشیدگی کو مزید بڑھا دیا ہے، جو کہ ایران، لبنان اور غزہ میں ہونے والی مہلک جھڑپوں کے محض چند دن بعد پیش آیا۔

دوسری جانب، برطانوی حکومت نے مقبوضہ مغربی کنارے میں اسرائیلی بستیوں سے آنے والے سامان پر پابندی لگانے کا اعلان کیا ہے۔ اسرائیل نے اس کے جواب میں یروشلم میں برطانوی قونصل خانہ بند کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ آیئے مشرق وسطی کی تازہ ترین صورت حال پر ایک نظر ڈالتے ہیں۔

امریکی سینٹرل کمانڈ (سینٹکام) نے سوشل میڈیا پر جاری ایک بیان میں کہا کہ تہران کی جانب سے دو دنوں میں دو بار امریکی جنگی جہاز پر میزائل فائر کیے جانے کے بعد، اس نے ایران کے پانچ خام تیل لے جانے والے ٹینکرز کو تباہ کر دیا ہے۔

یہ کارروائی دونوں ممالک کے درمیان جاری حملوں اور جوابی حملوں کا تازہ ترین واقعہ ہے، کیونکہ چھ ماہ سے زائد عرصے سے جاری جنگ کے دوران واشنگٹن اور تہران ایک بار پھر لڑائی کی طرف بڑھ رہے ہیں۔

ایران کی پاسداران انقلاب کی بحریہ نے کویت اور بحرین کی بندرگاہوں کے قریب موجود آئل ٹینکرز کے عملے کو فوری طور پر اپنے جہاز چھوڑنے کی وارننگ دی ہے، اور کہا کہ ایرانی ٹینکرز پر امریکی حملوں کے جواب میں ان جہازوں کو نشانہ بنایا جاسکتا ہے۔

ایرانی سرکاری ٹیلی ویژن پر نشر کی جانے والی اس وارننگ میں کہا گیا ہے کہ امریکی فوج نے ایران کے کئی آئل ٹینکرز کو نشانہ بنایا ہے۔ اس میں کویت اور بحرین پر امریکی افواج کو پناہ دینے اور ان حملوں میں مدد کرنے کا الزام بھی لگایا گیا ہے۔

ایرانی سرکاری میڈیا کے مطابق، امریکہ کے حالیہ حملوں کے بعد ایران نے اردن میں امریکی اہداف کی طرف میزائل داغے ہیں۔ وہیں امریکی سینٹرل کمانڈ نے، جب ان سے اردن کے ہوائی اڈے پر ہونے والے حملوں کے بارے میں پوچھا گیا، تو کہا کہ ان کے پاس فراہم کرنے کے لیے کوئی جانکاری نہیں ہے۔

اردن کی فوج کا کہنا ہے کہ اس کے فضائی دفاعی نظام نے اس کی سرزمین کی طرف داغے گئے 20 بیلسٹک میزائلوں میں سے 18 کو فضا ہی میں تباہ کر دیا، جب کہ دو دیگر میزائل ایسے مقامات پر گرے جہاں لوگ آباد نہیں ہیں۔ فوج کے مطابق کسی جانی نقصان کی کوئی اطلاع نہیں ہے۔ اردن امریکہ کا ایک قریبی اتحادی ہے جو امریکی افواج کی میزبانی کرتا ہے، جس کی وجہ سے اس مملکت کے فوجی اڈے بار بار ایرانی حملوں کا نشانہ بنتے ہیں۔

ایرانی سرکاری ٹیلی ویژن کی رپورٹ کے مطابق، ایران کی بحریہ نے منگل کے روز آبنائے ہرمز کے دہانے پر امریکی فوج کا ایک خودکار آبدوز پکڑا ہے، اور کہا ہے کہ اس بغیر پائلٹ والی آبدوز کو بطور مال غنیمت قبضے میں لیا گیا ہے۔

اس رپورٹ کے بارے میں پوچھے جانے پر، امریکی سینٹرل کمانڈ کے ترجمان کیپٹن ٹم ہاکنز نے بتایا کہ ایک انڈورل ڈائیو-ایل ڈی خودکار آبدوز ایک دن سے زیادہ وقت پہلے خطے کے پانیوں کا جائزہ لینے کے دوران خراب ہوگیا تھا اور فی الوقت وہ امریکی فوج کے کنٹرول میں نہیں تھا۔

ہاکنز نے کہا کہ یہ ڈرون ایک خراب اور پرانا ماڈل تھا جس نے نہ تو کوئی حساس ڈیٹا اکٹھا کیا تھا اور نہ ہی اس پر کوئی خفیہ سونار یا رڈار آلات نصب تھے۔ ہاکنز نے کہا کہ یہ تجارتی طور پر دستیاب چیز ہے، اس لیے ہمیں کوئی تشویش نہیں ہے۔

سعودی حکام کا کہنا ہے کہ حوثی حملوں کی ایک لہر نے سعودی عرب کے جنوبی علاقے میں تیل کی کئی تنصیبات اور مراکز میں آگ لگا دی، جس کے نتیجے میں کم از کم 73 افراد زخمی ہوئے ہیں۔

منگل کی صبح ہونے والے ان حملوں نے امریکہ کے ایک اہم اتحادی اور یمن میں ایران کے حمایت یافتہ حوثی باغیوں کے درمیان نئے سرے سے شروع ہونے والے تنازع میں شدت کو ظاہر کیا ہے۔ یہ حملے یمن میں حوثیوں اور سعودی حمایت یافتہ حکومتی

نو ستمبر 2026 کا زائچہ: برج قوس کے افراد کو آج مالی فوائد حاصل ہوں گے، جانیں آج آپ کا ستارہ کیا کہتا ہے

9 ستمبر، 2026 بدھ کو چاند برج سرطان میں آپ کے چوتھے گھر میں ہوگا۔ اہل خانہ کے ساتھ اختلافات کے باعث ذہنی پریشانی رہ سکتی ہے۔ سینے میں درد یا کسی اور جسمانی تکلیف کے باعث کمزوری محسوس ہوسکتی ہے۔ غیر ضروری اخراجات سے گریز کریں۔ کاروبار اور ملازمت میں محتاط رہیں۔ کام وقت پر مکمل کرنے میں دشواری پیش آسکتی ہے۔ اگر سفر کا کوئی منصوبہ ہے تو اسے آج ملتوی کرنا بہتر ہوگا۔ تنازع والی بحث سے دور رہیں۔ شریک حیات کے ساتھ اختلاف کا امکان ہے۔ صحت کے لحاظ سے دن معمولی رہے گا۔

برج ثور: آج چاند تیسرے گھر میں ہوگا۔ آپ کو بیشتر کاموں میں کامیابی ملے گی۔ کام کی جگہ پر ہدف پورا کرنے پر افسران آپ کی تعریف کریں گے۔ مخالفین پر کامیابی حاصل کریں گے اور سماجی طور پر عزت و احترام ملے گا۔ تاہم دوپہر کے بعد جھگڑے کی صورت حال پیدا ہوسکتی ہے اور توانائی میں کمی محسوس ہوگی۔ اس دوران اہل خانہ کے ساتھ بحث سے بھی گریز کریں۔ سستی کا غلبہ رہے گا۔ کسی تنازع کے باعث بدنامی ہوسکتی ہے، اس لیے زیادہ تر وقت خاموش رہیں۔ صحت معمولی رہے گی۔

برج جوزا: آج چاند دوسرے گھر میں ہوگا۔ کسی بھی معاملے کو لے کر منفی خیالات ذہن میں نہ آنے دیں۔ بے اطمینانی کا احساس رہ سکتا ہے۔ خاندان میں کسی بات پر اختلاف ہوسکتا ہے۔ جسمانی طور پر بھی طبیعت ناساز رہ سکتی ہے۔ طلبہ کا پڑھائی میں دل نہیں لگے گا۔ دوپہر کے بعد خوشی محسوس کریں گے، تاہم آج نئے کام کا آغاز نہ کریں۔ مخالفین پر کامیابی حاصل ہوگی۔ دوستوں سے

نیپال میں سیلاب کے بعد زلزلے کے جھٹکے، ریکٹر اسکیل پر شدت 5 ریکارڈ

کاٹھمنڈو: نیپال کے کچھ حصوں میں منگل کی دیر شام 5.0 شدت کا معتدل زلزلہ آیا۔ نیشنل سینٹر آف سیسمولوجی کے سرکاری اعداد و شمار کے مطابق، یہ زلزلہ بھارتی وقت کے مطابق رات 9:38 بجے آیا۔ زلزلے کا مرکز شمال مغربی نیپال میں 29.022° N عرض بلد اور 83.978° E طول بلد پر ریکارڈ کیا گیا، جب کہ اس کی گہرائی زمین کی سطح سے 143 کلومیٹر نیچے درج کی گئی۔

زلزلے کا مرکز کافی گہرائی میں ہونے کی وجہ سے سطح زمین پر اس کا اثر محدود رہنے کی امید ظاہر کی گئی ہے۔ فی الحال صورت حال کا جائزہ لیا جا رہا ہے اور ابھی تک کسی جانی نقصان یا بڑے پیمانے پر انفراسٹرکچر کی تباہی کی کوئی اطلاع نہیں ہے۔ یہ واقعہ ایک ایسے وقت میں پیش آیا ہے جب نیپال پہلے ہی ایک شدید انسانی بحران کا سامنا کر رہا ہے۔

پچھلے مہینے ملک میں بھوٹے کوشی ندی میں آنے والے تباہ کن سیلاب کے بعد تلاش اور بچاؤ کی کارروائیوں کا آج چودہواں دن ہے۔ گذشتہ رات آٹھ بجے تک کے اعداد و شمار کے مطابق، نیپال پولیس نے بتایا کہ سیلاب کی وجہ سے 1,366 لوگوں کی موت کی اطلاع ہے، جب کہ آفت سے متاثرہ علاقے میں 4,077 افراد اب بھی لاپتہ ہیں۔

ملنے والے متاثرین کی سرکاری تفصیلات میں 533 مرد، 339 خواتین اور 502 جزوی انسانی باقیات شامل ہیں۔ اب تک ملنے والی لاشوں میں سے پولیس حکام نے 102 لاشوں کی شناخت کر کے انہیں آخری رسومات کے لیے ان کے خاندانوں کے حوالے کر دیا ہے۔ جن لاشوں کی شناخت نہیں ہو سکی، انہیں محفوظ رکھنے کے لیے 1,147 لاشوں کو سخت فارنزک رہنما

جموں میں مال بردار ٹرین پٹری سے اتر گئی، ریل ٹریفک عارضی طور متاثر

جموں: صوبہ جموں کے کٹھوعہ ضلع میں چھان اروڑیاں ریلوے اسٹیشن پر بدھ کی صبح ایک مال بردار ٹرین کا ایک ویگن پٹری سے اتر گیا، جس کے باعث جموں-کٹھوعہ ریلوے رابطے پر کئی گھنٹوں تک ٹرینوں کی آمد و رفت متاثر رہی۔

حکام کے مطابق یہ واقعہ صبح تقریباً ساڑھے 9 بجے پیش آیا۔ یہ ریلوے ٹریک جموں و کشمیر کو ملک کے دیگر حصوں سے جوڑنے والا ایک اہم رابطہ ہے۔ واقعے کی اطلاع ملتے ہی ریلوے حکام اور متعلقہ افسران موقع پر پہنچے اور صورتحال کا جائزہ لینا شروع کیا۔ بعد میں پٹری سے اترنے والے ویگن کو ایک طرف ہٹا دیا گیا، جس کے بعد دوپہر کے قریب ریلوے ٹریفک کو بحال کر دیا گیا۔ حکام نے بتایا کہ واقعے میں ریلوے کی املاک کو ہوئے کسی قسم کے نقصان کی کوئی اطلاع نہیں ہے۔ حادثے کی تحقیقات جاری ہے اور پٹری سے ویگن اترنے کی اصل وجہ معلوم کی جا رہی ہے۔ واضح رہے کہ اس سے قبل بھی صوبہ جموں میں اس طرح کے واقعات رونما ہوئے ہیں۔ تاہم منگل کو پیش آئے اس حادثہ میں کسی قسم کا جانی نقصان نہیں ہوا ہے۔ جموں کشمیر خاص کر وادی کو گزشتہ برس ہی ٹرین کے ذریعے راست جموں کے ساتھ ملایا گیا وہیں مال بردار ٹرین سروسز کی شروعات کو کشمیر کی تجارتی صنعت کے لیے نیک شگون مانا جا رہا ہے تاہم اس طرح کے واقعات تاجر برادری کے بھروسے کو مجروح کر سکتے ہیں۔

بنبھول پورہ تجاوزات کیس کی سماعت ملتوی، اب سپریم کورٹ میں سترہ ستمبر کو فہرست بند ہوسکتا ہے معاملہ

نئی دہلی/ہلدوانی: بنبھول پورہ تجاوزات کیس (Banbhoolpura Encroachment Case) کی سماعت ملتوی ہوگئی ہے۔ آج سپریم کورٹ میں اس معاملے کی سماعت ہونی تھی، جس سے 50 ہزار لوگوں کے مستقبل کا فیصلہ ہونا تھا۔ سماعت ٹلنے سے جہاں تجاوزات کے ملزمان کو عارضی راحت ملی ہے، وہیں اس معاملے میں انتظار مزید بڑھ گیا ہے۔ امکان ظاہر کیا جا رہا ہے کہ یہ معاملہ اب سپریم کورٹ میں 17 ستمبر کو سماعت کے لیے لسٹ ہوسکتا ہے۔

ریلوے کی زمین پر تجاوزات کے معاملے میں سپریم کورٹ میں آج ہونے والی سماعت سے پہلے نینی تال پولیس پوری طرح الرٹ موڈ پر آ گئی تھی۔ بنبھول پورہ علاقے میں امن و امان برقرار رکھنے کے لیے بڑی تعداد میں پولیس فورس تعینات کی گئی تھی۔ ایس پی کرائم ڈاکٹر جگدیش چندر کی صدارت میں افسران اور جوانوں کو ضروری ہدایات دی گئی تھیں۔ علاقے میں ڈرون کے ذریعے نگرانی کے ساتھ ساتھ سوشل میڈیا پر بھی نظر رکھی جا رہی تھی۔ پولیس نے چھتوں پر پتھر، اینٹیں یا ملبہ جمع کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی وارننگ دی ہے۔

ریلوے اراضی تجاوزات کیس میں سپریم کورٹ کی اہم سماعت کے پیش نظر نینی تال پولیس نے بنبھول پورہ علاقے میں سکیورٹی کے سخت انتظامات کیے تھے۔ ایس ایس پی نینی تال ڈاکٹر منجوناتھ ٹی سی کی قیادت میں پولیس مکمل طور پر چوکس تھی۔ کسی بھی صورتحال میں امن و امان کو برقرار رکھنے کے لیے وسیع پیمانے پر سکیورٹی انتظامات کیے گئے تھے۔ متاثرہ خاندانوں کو پی ایم آواس یوجنا کے تحت فائدہ دینا ہے

واضح رہے کہ ہلدوانی کے بنبھول پورہ علاقے میں ریلوے کی زمین پر تجاوزات کو لے کر طویل عرصے سے جاری تنازع کے درمیان، سپریم کورٹ کی ہدایت کے بعد مارچ کے مہینے سے ہی بحالی (Rehabilitation) کے عمل نے رفتار پکڑ لی تھی۔ انتظامیہ کی جانب سے تقریباً 30 ہیکٹر اراضی پر 4300 سے زائد متاثرہ خاندانوں کو وزیر اعظم آواس یوجنا (PM Awas Yojana) کے تحت فائدہ دینے کی تیاریاں کی جا رہی ہیں۔ اسی سلسلے میں ضلعی انتظامیہ اور ضلع قانونی خدمات اتھارٹی نے مل کر علاقے میں کیمپ لگانے کا منصوبہ بنایا ہے۔

ویسٹرن ڈیڈیکیٹڈ فریٹ کوریڈور کیا ہے؟

ممبئی: بھارت کی ریلوے مال برداری کے نقطہ نظر سے آج کا (8 ستمبر) دن انتہائی اہم رہا۔ وزیر اعظم نریندر مودی کے ہاتھوں ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے ویسٹرن ڈیڈیکیٹڈ فریٹ کوریڈور (WDFC) کے تین اہم مراحل کا افتتاح کیا گیا۔ اس منصوبے سے ملک میں مال برداری کی رفتار میں زبردست اضافہ ہوگا اور درآمدات و برآمدات سمیت صنعتی نقل و حمل کو بھی فروغ ملے گا۔

ان تین مراحل میں نیو سانند سے نیو مکراپور، نیو امبر گاؤں سے نیو سفالے، اور نیو سفالے سے نیو جے این پی ٹی (JNPT) شامل ہیں۔ ان تینوں مراحل کی کل لمبائی 326 کلومیٹر ہے، جس پر تقریباً 30 ہزار 700 کروڑ روپے کی لاگت آئی ہے۔ ان مراحل کی وجہ سے جواہر لال نہرو پورٹ اتھارٹی کو براہ راست ریلوے کنیکٹیویٹی مل جائے گی۔ اس سے بندرگاہوں کے ذریعے ہونے والی درآمدی و برآمدی سامان کی نقل و حمل زیادہ تیزی سے کرنے میں مدد ملے گی۔ ساتھ ہی، اہم صنعتی مراکز اور بندرگاہوں کے درمیان رابطہ مضبوط ہوگا اور لاجسٹکس (نقل و حمل) کے اخراجات میں کمی کی امید ہے۔

ممبئی کے ریلوے نیٹ ورک پر مال برداری کا بوجھ کم کرنے کے لیے بھی اس کوریڈور کا فائدہ ہوگا۔ ایسٹرن اور ویسٹرن ڈیڈیکیٹڈ فریٹ کوریڈور، یہ دونوں مل کر ملک کے مال برداری کے نظام کی مضبوط ریڑھ کی ہڈی ثابت ہو رہے ہیں۔ ملک بھر میں مال برداری کو زیادہ تیز رفتار، کارآمد اور موثر بنانے کے لیے ان تین مراحل کا افتتاح انتہائی اہمیت کا حامل ہوگا۔

اس سے صنعتی مراکز اور بندرگاہوں کے درمیان ہونے والی درآمدی و برآمدی سامان کی نقل و حمل زیادہ تیز ہونے کی امید ہے۔

ریلوے کے مطابق، اس سے مال برداری کے اخراجات اور سفر کے وقت کو کم کرنے میں مدد ملے گی۔

ساتھ ہی، اس سے ممبئی کے موجودہ ریلوے نیٹ ورک پر مال گاڑیوں کا بوجھ کم ہوگا، جس کے نتیجے میں مسافر گاڑیوں (پیسنجر ٹرینوں) کے لیے مزید گنجائش دستیاب ہو سکے گی۔

2,843 کلومیٹر کا نیٹ ورک

ای ایس ڈی ایس سافٹ ویئر کی اسٹاک مارکیٹ میں شاندار انٹری

سال 2025 تا 2026 میں کمپنی کا قرض مزید کم ہو کر 42.92 کروڑ روپے رہ گیا

(ٹی ای این)

اے آئی اور کلاؤڈ سروسز دینے والی کمپنی ای ایس ڈی ایس سافٹ ویئر سولیوشنز کے حصص نے اپنے آئی پی او سرمایہ کاروں کو خوش کرتے ہوئے آج اسٹاک مارکیٹ میں مضبوط آغاز کیا۔ کمپنی کے حصص آئی پی او کے تحت 429 روپے کی قیمت پر جاری کیے گئے تھے۔ آج بی ایس ای پر 73.96 فیصد پریمیم کے ساتھ 746.30 روپے کی سطح پر اور این ایس ای پر 76.46 فیصد پریمیم کے ساتھ 757 روپے کی سطح پر درج ہوا۔ لسٹنگ کے فوراً بعد خریداری کی حمایت سے کچھ دیر میں ہی اسٹاک نے بی ایس ای پر 895.55 روپے اور این ایس ای پر 908.40 روپے کی اوپری سرکٹ کی سطح کو چھو لیا۔ اس طرح، تجارت کے پہلے ہی دن، کمپنی کے آئی پی او سرمایہ کاروں نے بی ایس ای پر 466.55 روپے یعنی 108.75 فیصد کا اور این ایس ای پر 479.40 روپے یعنی 111.75 فیصد کا فائدہ اٹھایا۔ کمپنی کا 720 کروڑ روپے کا آئی پی او 28 اگست سے یکم ستمبر کے درمیان سبسکرپشن کے لیے کھلا تھا۔ آئی پی او کو سرمایہ کاروں کی طرف سے زبردست ردعمل ملا، جس کی وجہ سے اسے مجموعی طور پر 142.88 گنا سبسکرائب کیا گیا۔ ان میں اہل ادارہ جاتی خریداروں (کیو آئی بی) کے لیے مخصوص حصے کو 274.97 گنا سبسکرائب کیا گیا تھا۔ اسی طرح غیر ادارہ جاتی سرمایہ کاروں (این آئی آئی) کے لیے مخصوص حصے کو 202.87 گنا سبسکرائب کیا گیا۔ نیز، خوردہ سرمایہ کاروں کے لیے مخصوص حصے کو 41.68 گنا سبسکرائب کیا گیا تھا۔ اس آئی پی او کے تحت 1 روپے کی فیس ویلیو کے ساتھ کل 16783216 نئے حصص جاری کیے گئے ہیں۔ کمپنی آئی پی او میں حصص کی فروخت سے اکٹھا ہونے والی رقم کو اپنے ڈیٹا سینٹرز کے لیے کلاؤڈ کمپیوٹنگ اور دیگر آلات کی خریداری اور انسٹال کرنے، قرض کو کم کرنے، ورکنگ کیپیٹل کی ضروریات کو پورا کرنے، آئی پی او کے اخراجات کو پورا کرنے اور عام کارپوریٹ مقاصد کے لیے استعمال کرے گی۔ ای ایس ڈی ایس سافٹ ویئر سولیوشن کی مالی صحت کے بارے میں بات کرتے ہوئے، جیسا کہ کیپیٹل مارکیٹ ریگولیٹر ایس ای بی آئی کو پیش کردہ ڈرافٹ ریڈ ہیرنگ پراسپیکٹس (ڈی آر ایچ پی) میں دعویٰ کیا گیا ہے، اس کی مالی صحت مضبوط ہے۔ مالی سال 2023تا2024 میں کمپنی کا خالص منافع 13.61 کروڑ روپے تھا، جو اگلے مالی سال 2024تا2025 میں بڑھ کر 55.61 کروڑ روپے ہو گیا۔ اسی دوران گزشتہ مالی سال 2025تا2026 میں کمپنی کا خالص منافع بڑھ کر 120.82 کروڑ روپے ہو گیا۔ اس دوران کمپنی کی آمدنی میں بھی مسلسل اضافہ ہوا۔ اس نے مالی سال 2023تا2024 میں 292.14 کروڑ روپے کی کل آمدنی حاصل کی، جو مالی سال 2024تا2025 میں بڑھ کر 376.64 کروڑ روپے ہو گئی اور 2025تا2026 میں بڑھ کر 480.65 کروڑ روپے ہو گئی۔ اس دوران کمپنی کے قرض میں مسلسل کمی آئی۔ مالی سال 2023تا2024 کے اختتام پر کمپنی پر 149.04 کروڑ روپے کا قرض تھا، جو مالی سال 2024تا2025 میں کم ہو کر 62.71 کروڑ روپے رہ گیا۔ اگلے مالی سال 2025تا2026 میں کمپنی کا قرض مزید کم ہو کر 42.92 کروڑ روپے رہ گیا۔

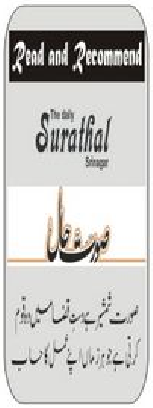

سیل نے اگست میں پیداوار کا نیا ریکارڈ قائم کیا

(نیوز ڈیسک)

پبلک سیکٹر کی کمپنی اسٹیل اتھارٹی آف انڈیا لمیٹڈ (سیل) نے اگست میں فروخت میں زبردست اضافہ درج کیا ہے، جبکہ پیداوار کے محاذ پر ایک نیا ریکارڈ قائم کیا ہے۔ سیل نے ہاٹ میٹل، خام اسٹیل اور قابل فروخت اسٹیل کی اب تک کی بہترین پیداوار درج کی ہے۔ کمپنی نے جمعہ کو ایکس پر جاری بیان میں بتایا کہ اس کی فروخت اگست میں سالانہ بنیاد پر 13 فیصد بڑھ کر 1.87 ملین ٹن ہو گئی ہے۔ اس دوران ہاٹ میٹل، خام اسٹیل اور فروخت کے لائق اسٹیل کی پیداوار بھی ریکارڈ سطح پر رہی ہے۔ سیل نے بتایا کہ اگست میں خام اسٹیل کی پیداوار سالانہ بنیاد پر 8 فیصد بڑھ کر 1.68 ملین ٹن ہو گئی ہے، جو گزشتہ سال 1.55 ملین ٹن تھی۔ وہیں ہاٹ میٹل کی پیداوار سالانہ بنیاد پر 9 فیصد بڑھ کر 1.78 ملین ٹن ہو گئی ہے، جو اس سے پچھلے سال 1.63 ملین ٹن تھی۔ کمپنی کے مطابق قابل فروخت اسٹیل کی پیداوار سالانہ بنیاد پر 1 فیصد بڑھ کر 1.69 ملین ٹن ہو گئی ہے، جو پہلے 1.66 ملین ٹن تھی۔ سیل نے بتایا کہ اگست میں اس کی کل فروخت 1.871 ملین ٹن رہی ہے، جو گزشتہ سال کی اسی مدت میں 1.654 ملین ٹن تھی، یہ فروخت میں سالانہ بنیاد پر 13.11 فیصد کے اضافے کو ظاہر کرتی ہے۔ سیل کے مطابق اگست کے مہینے میں کیش کلیکشن میں سالانہ بنیاد پر 23 فیصد کا اضافہ درج ہوا۔ کمپنی نے اگست کے مہینے میں کئی ویلیو ایڈڈ پروڈکٹ کیٹیگریز میں اب تک کی سب سے زیادہ فروخت درج کی، جن میں کولڈ رولڈ، گیلوانائزڈ اور الائے اسٹیل شامل ہیں۔ اگست میں

ہندوستانی ریلوے کو سپلائی سالانہ بنیاد پر 5 فیصد بڑھ کر 123000 ٹن ہو گئی۔ کمپنی نے بتایا کہ لانگ ریل کی سپلائی 11 فیصد بڑھ کر ریکارڈ 112000 ٹن ہو گئی۔ وہیں کمپنی نے 31 مارچ کی سطح سے اپنا قرض بھی 8.7 ارب روپے کم کیا ہے۔

سینسیکس اور نفٹی اضافے کے ساتھ بند ہوئے

بازار کی مضبوطی کے باوجود سرمایہ کاروں کو 41 ہزار کروڑ کا نقصان ہوا

(مانیٹرنگ ڈیسک)

مسلسل 4 کاروباری دنوں سے گراوٹ کا سامنا کر رہے گھریلو شیئر بازار کے لیے جمعرات کا دن راحت والا دن رہا۔ دن کے دوسرے سیشن میں جم کر منافع وصولی ہونے کے باوجود شیئر بازار آج مضبوطی کے ساتھ کاروبار کا اختتام کرنے میں کامیاب رہا۔ آج کے کاروبار کی شروعات بھی مضبوطی کے ساتھ ہوئی تھی۔ بازار کھلنے کے کچھ دیر بعد خریداروں نے خریداری شروع کر دی، جس کے تعاون سے سینسیکس اور نفٹی دونوں انڈیکس کی چال میں مزید تیزی آ گئی۔ تاہم، دن کے دوسرے سیشن میں فروخت کنندگان کی جانب سے فروخت شروع ہونے کی وجہ سے یہ دونوں انڈیکس اوپری سطح سے پھسل گئے۔ پورے دن کے کاروبار کے بعد سینسیکس 0.48 فیصد اور نفٹی 0.10 فیصد کے اضافے کے ساتھ بند ہوئے۔ بازار کی مضبوطی کے باوجود مڈ کیپ شیئروں کی فروخت کے سبب سرمایہ کاروں کو آج تقریباً 41 ہزار کروڑ روپے کا

نقصان ہو گیا۔ بی ایس ای کا سینسیکس آج 504.16 پوائنٹس یعنی 0.66 فیصد کی مضبوطی کے ساتھ 76657 02 پوائنٹس

رہی خریداری کے تعاون سے دوپہر 12 بجے سے تھوڑی دیر پہلے سینسیکس 730.28 پوائنٹس یعنی 0.96 فیصد کی چھلانگ لگا کر 76883.14 پوائنٹس کی سطح پر آ گیا۔ تاہم، دن کے دوسرے سیشن میں یہ انڈیکس اپنی مضبوطی برقرار نہیں رکھ سکا۔ بازار میں منافع وصولی شروع ہونے کی وجہ سے اس انڈیکس کی چال کمزور پڑنے لگی۔ شیئروں کی مسلسل ہو رہی فروخت کی

نفٹی نے آج 37.45 پوائنٹس یعنی 0.16 فیصد کے اضافے کے ساتھ 23910.90 پوائنٹس کی سطح سے کاروبار کی شروعات کی۔

اتر ریلوے

ای-ٹینڈر نوٹس

ڈویژنل انجینئر، ہیڈ کوارٹر، فیروز پور کے ذریعہ بھارت کے راشٹرپتی کی جانب سے مندرجہ ذیل ای-ٹینڈرز طلب کرتے ہیں۔ www.ireps.gov.in پر دستیاب ہیں ... تاریخ 05.10.2026 اور 02-11-2026 دوپہر 15.00 بجے تک ہے ... [illegible] ... www.ireps.gov.in ... [illegible] ... www.ireps.gov.in پر لاگ ان کریں۔

ٹینڈر ٹائپ	ٹینڈر زمرہ	بڈ سسٹم
کھلا	کام	سنگل بڈ سسٹم
ٹینڈر اپ لوڈ کرنے کی تاریخ	بولی شروع کی تاریخ	ٹینڈر اختتام کی تاریخ اور وقت
08-09-2026	21-09-2026 & 19-10-2026	05-10-2026& 02-11-2026 /15.00 بجے

نمبر شمار	ٹینڈر نمبر	ٹینڈر کی تفصیلات
1.	120-2026-27-ADEN-1-FZR	اسسٹنٹ ڈویژنل انجینئر، فرسٹ، فیروز پور کے تحت ... [illegible]

تخمینی قیمت (روپے)	بیعانہ رقم	آفر کی میعاد	مدت تکمیل کام
23088163.95	461800.00	60 دن	12 ماہ

یکساں نوعیت کا کام: "ٹریک کے علاوہ کوئی بھی سول کام"

نمبر شمار	ٹینڈر نمبر	ٹینڈر کی تفصیلات
2.	121-2026-27-ADEN-2-FZR	اسسٹنٹ ڈویژنل انجینئر، سیکنڈ، فیروز پور کے تحت ... [illegible]

تخمینی قیمت (روپے)	بیعانہ رقم	آفر کی میعاد	مدت تکمیل کام
7993884.83	159900.00	60 دن	12 ماہ

یکساں نوعیت کا کام: "ٹریک کے علاوہ کوئی بھی سول کام"

نوٹ: 1۔ ٹینڈر ڈالنے سے پہلے ٹینڈر دہندگان ٹینڈر کے سلسلے میں جاری کئے گئے کسی بھی تصحیح نامہ کی جانچ کر لیں گے۔ 2۔ ہندی میں کسی بھی خامی کیلئے انگریزی ورژن کا مطالعہ کریں، اور انگریزی ورژن ہی جائز ہوگا۔

ٹینڈر نمبر 120-2026-27-ADEN-1-FZR- & 121-2026-27-ADEN-2-FZR مورخہ 08-09-2026

3098/2026

گراہکوں کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

اتر ریلوے

ای-ٹینڈر نوٹس

ٹینڈر نمبر 129-2026-27-DEN-HQ-FZR مورخہ 08-09-2026

ڈویژنل انجینئر، ہیڈ کوارٹر، فیروز پور کے ذریعہ بھارت کے راشٹرپتی کی جانب سے مندرجہ ذیل ای-ٹینڈرز طلب کرتے ہیں۔ www.ireps.gov.in پر دستیاب ہیں ... تاریخ 28-09-2026 دوپہر 15.00 بجے تک ہے ... [illegible] ... www.ireps.gov.in ... [illegible] ... www.ireps.gov.in پر لاگ ان کریں۔

ٹینڈر ٹائپ	ٹینڈر زمرہ	بڈ سسٹم
کھلا	کام	سنگل بڈ سسٹم
ٹینڈر اپ لوڈ کرنے کی تاریخ	بولی شروع کی تاریخ	ٹینڈر اختتام کی تاریخ اور وقت
04-09-2026	14-09-2026	28-09-2026 /15.00 بجے

نمبر شمار	ٹینڈر نمبر	ٹینڈر کی تفصیلات
1.	129-2026-27 DEN-HQ-FZR	ڈویژنل انجینئر، ہیڈ کوارٹر، فیروز پور کے دائرہ اختیار ... TWR ... CTR(P) 1.781 Tkm & TRR(P)36.172 Tkm ... TRR(P)-17.850 Tkm ... TRR(P)-14.100 Tkm ... CTR(P)-7.594 Tkm ... [illegible]

تخمینی قیمت (روپے)	بیعانہ رقم	آفر کی میعاد	مدت تکمیل کام
69036331.56	1380700.00	60 دن	12 ماہ

یکساں نوعیت کا کام: [illegible]

نوٹ: 1۔ ٹینڈر ڈالنے سے پہلے ٹینڈر دہندگان ٹینڈر کے سلسلے میں جاری کئے گئے کسی بھی تصحیح نامہ کی جانچ کر لیں گے۔ 2۔ ہندی میں کسی بھی خامی کیلئے انگریزی ورژن کا مطالعہ کریں، اور انگریزی ورژن ہی جائز ہوگا۔

3101/26

گراہکوں کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

اتر ریلوے

ای ٹینڈر نوٹس

سینئر ڈویژنل انجینئر ... www.ireps.gov.in ... 28/09/2026 ... 15.00 ... [illegible] ... www.ireps.gov.in ... [illegible] ... www.ireps.gov.in پر لاگ آن کریں۔

ٹینڈر کی قسم	ٹینڈر زمرہ	بولی سسٹم	ٹینڈر اپلوڈ کرنے کی تاریخ	بولی شروع کرنے کی تاریخ	بولی ختم کی تاریخ اور وقت
کھلا	کام	سنگل بولی سسٹم	04.09.2026	14.09.2026	28.09.2026/15.00 بجے

نمبر شمار	ٹینڈر نمبر	ٹینڈر کی تفصیل
1	134-2026-27-ADEN-LDH	اسسٹنٹ ڈویژنل انجینئر ... PSC ... "TTR(FS CS CMSC)" ... TTR TWS4 ... TTR (TSR) 22 ... TTS(TWS+WCMSC)-28 ... 60kg 1 in 12 ... 60 kg 1in8.5 ... [illegible]

تخمینی قیمت	زر بیعانہ	آفر کی میعاد	مدت تکمیل
21599321.94	432000.00	60 دن	10 ماہ

عام نوعیت کا کام: CTR/TRR/TFR/TTR ... (destressing) ... T28 ... TTR ... [illegible]

نمبر شمار	ٹینڈر نمبر	ٹینڈر کی تفصیل
2	135-2026-27-ADEN-JRC	اسسٹنٹ ڈویژنل انجینئر ... (T/out) ... PSC ... TTR(FS CS CMSC)-54 ... TTR TWS-4 ... TTR(TSR)-22 ... TTR(TWS+WCMSC)-23 ... (60kg1 in 12) ... (60 kg in 8.5) ... [illegible]

تخمینی قیمت	زر بیعانہ	آفر کی میعاد	مدت تکمیل
38216055.08	764300.00	60 دن	10 ماہ

عام نوعیت کا کام: CTR/TRR/TFR/TTR ... (destressing) ... T28 ... TTR ... [illegible]

نوٹ: 1۔ [illegible]
2۔ [illegible]

ٹینڈر نوٹس نمبر 134-2026-27-ADEN-LDH & 135-2026-27-ADEN-JRC Date:08.09.2026

3099/2026

صارفین کی خدمت میں مسکراہٹ کے ساتھ

ہم اپنے ریٹائرڈ ملازمین کو اہمیت دیتے ہیں!
ہم اپنے پنشن وصول کنندگان کا احترام کرتے ہیں!

اتر ریلوے پنشن عدالت۔2026

بتاریخ: 15 دسمبر 2026

اتر ریلوے کے تحت سبھی دفاتر، جیسے ہیڈ آفس، بڑودہ ہاوس، نئی دہلی اور سبھی ڈویژنل دفاتر اور کارخانوں میں 15 دسمبر 2026 کو پنشن وصول کنندگان کے مسائل کے نپٹارہ کیلئے پنشن عدالت کا اہتمام کیا جائے گا۔
پنشن عدالت کیلئے درخواست وصول کرنے کی آخری تاریخ:31-10-2026

پنشن وصول کنندگان کیلئے ہدایات

- اتر ریلوے کے ہیڈ آفس، بڑودہ اوس نئی دہلی سے ریٹائرڈ پنشن وصول کنندگان اپنی درخواست ڈپٹی چیف پرسونل آفیسر (ہیڈ آفس۔II) کو ارسال کریں۔
- ڈویژنل دفاتر یا ڈویژن کے ماتحت دفاتر سے ریٹائرڈ پنشن وصول کنندگان اپنی درخواست متعلقہ سینئر ڈویژنل پرسونل آفیسر کو ارسال کریں۔
- کارخانوں سے ریٹائرڈ پنشن وصول کنندگان اپنی درخواست متعلقہ ڈویژنل دفتر کو ارسال کریں۔

سبھی ریٹائرڈ پنشن وصول کنندگان اپنی درخواست متعلقہ ڈپٹی چیف پرسونل آفیسر (ہیڈ کوارٹر)۔II / سینئر ڈویژنل پرسونل آفیسر / کارخانہ ایڈمنسٹریشن کو بھیجیں اور لفافے پر واضح طور سے "**پنشن عدالت**-2026" ضرور درج کریں۔

خط و کتابت کیلئے پتے

ڈپٹی چیف پرسونل آفیسر (ایچ۔ کیو۔)-II
اتر ریلوے، ہیڈ آفس، بڑودہ ہاوس
کستوربا گاندھی مارگ، نئی دہلی۔ 110001

سینئر ڈویژنل پرسونل آفیسر
ڈویژنل ریلوے منیجر آفس، اتر ریلوے،
سٹیٹ اینٹری روڈ، نئی دہلی۔ 110055

سینئر ڈویژنل پرسونل آفیسر
ڈویژنل ریلوے منیجر آفس،
اتر ریلوے، سٹیشن روڈ،
فیروز پور چھاونی۔ 152001

سینئر ڈویژنل پرسونل آفس
ڈویژنل ریلوے منیجر آفس،
اتر ریلوے، تریکونہ نگر،
جموں۔ 180004

سینئر ڈویژنل پرسونل آفیسر
ڈویژنل ریلوے منیجر آفس، اتر ریلوے،
حضرت گنج، لکھنؤ۔ 226001

سینئر ڈویژنل پرسونل آفیسر
ڈویژنل ریلوے منیجر آفس، اتر ریلوے
ریل وہار، انبالہ چھاونی۔ 133001

سینئر ڈویژنل پرسونل آفیسر
ڈویژنل ریلوے منیجر، اتر ریلوے
(ریلوے سٹیڈیم کے نزدیک)
مرادآباد۔ 244001

پر ہمیں فالو کریں

اتر ریلوے
آپ کی سہولت، ہمارا نصب العین
ہمیں www.nr.indianrailways.gov.in پر ملیں

3113/2026

گراہکوں کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

اتر ریلوے

ای-ٹینڈر نوٹس

ڈویژنل انجینئر - ہیڈ کوارٹر/فیروز پور، صدر جمہوریہ ہند کی جانب سے مندرجہ ذیل موضوع والی اوپن ای-ٹینڈرز طلب کرتے ہیں، جو www.ireps.gov.in پر دستیاب ہیں اور جن کی ٹینڈر بند ہونے کی تاریخ 01.10.2026 دوپہر 15:00 بجے تک ہے۔ ٹینڈر دہندہ صرف ٹینڈر بند ہونے کی تاریخ و وقت تک ہی اپنی اصل و ترمیمی ٹینڈرز جمع کر سکیں گے۔ اس ٹینڈر کے خلاف مینوئل پیشکش قبول نہیں کئے جائیں گے اور موصول ہونے والے کسی بھی مینوئل پیشکش پر کوئی غور نہیں کیا جائے گا۔ ٹھیکیدار اس ٹینڈر کے لئے ٹینڈر فارم فیس اور بیعانہ رقم کی ادائیگی صرف www.ireps.gov.in پورٹل پر دستیاب ادائیگی طریقوں جیسے نیٹ بینکنگ، ڈیبٹ کارڈ، کریڈٹ کارڈ وغیرہ کے ذریعے سے ہی کر سکیں گے۔ ڈیمانڈ ڈرافٹ، بینکرس چیک، جمع رسید، ایف۔ڈی۔آر وغیرہ کے ذریعے سے مینوئل ادائیگی قبول نہیں کیا جائے گا۔ مزید معلومات کے لئے www.ireps.gov.in پر لاگ ان کریں۔

ٹینڈر قسم	ٹینڈر سیکشن	بڈنگ سسٹم
اوپن	کام	اکیل پیکٹ سسٹم
ٹینڈر اپلوڈ کرنے کی تاریخ	بولی شروع کرنے کی تاریخ	ٹینڈر بند ہونے کی تاریخ و وقت
07.09.2026	17.09.2026	01.10.2026 کو 15:00 بجے

نمبر شمار	ٹینڈر نمبر، تاریخ	ٹینڈر کی تفصیل
1	117-2026-27-ADEN-1-FZR	اسسٹنٹ ڈویژنل انجینئر - فرسٹ / فیروز پور کے تحت سینئر سیکشن انجینئر / ورکس / کوٹکپورہ سیکشن میں LHS سے پانی نکالنا۔

اشتہاری قیمت (روپے)	بیعانہ رقم (روپے)	پیشکش کی اہلیت	تکمیل کی میعاد
19,99,363.40	40,000.00	60 دن	12 ماہ

یکساں نوعیت کا کام: "کوئی کام نہیں۔"

نمبر شمار	ٹینڈر نمبر، تاریخ	ٹینڈر کی تفصیل
2	118-2026-27-ADEN-2-FZR	اسسٹنٹ ڈویژنل انجینئر - سکنڈ / فیروز پور کے تحت سینئر سیکشن انجینئر / ورکس / لوہیا خاص سیکشن میں LHS سے پانی نکالنا۔

اشتہاری قیمت (روپے)	بیعانہ رقم (روپے)	پیشکش کی اہلیت	تکمیل کی میعاد
24,49,857.11	49,000.00	60 دن	12 ماہ

یکساں نوعیت کا کام: "کوئی کام نہیں۔"

نمبر شمار	ٹینڈر نمبر، تاریخ	ٹینڈر کی تفصیل
3	119-2026-27-ADEN-2-FZR	اسسٹنٹ ڈویژنل انجینئر - سکنڈ / فیروز پور کے تحت سینئر سیکشن انجینئر / ورکس / جلال آباد سیکشن میں LHS سے پانی نکالنا۔

اشتہاری قیمت (روپے)	بیعانہ رقم (روپے)	پیشکش کی اہلیت	تکمیل کی میعاد
24,98,257.34	50,000.00	60 دن	12 ماہ

یکساں نوعیت کا کام: "کوئی کام نہیں۔"

نوٹ: 1۔ ٹینڈر ڈالنے سے پہلے، ٹینڈر دہندہ ٹینڈر سے متعلق جاری کئے گئے کسی بھی تصحیح نامہ کی جانچ کر لیں گے۔ 2۔ ہندی میں کسی بھی تضاد کے لئے انگریزی ورژن کا مطالعہ کریں، اور انگریزی ورژن ہی درست ہوگا۔

نمبر: 117-2026-27-ADEN-1-FZR &118,119-2026-27-ADEN-2-FZR
مورخہ: 08.09.2026

3102/2026

صارفین کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

اتر ریلوے

ای-ٹینڈر نوٹس

ٹینڈر نمبر 136,137-2026-27-SrDEN-III-FZR بتاریخ 09-09-2026

سینئر ڈویژنل انجینئر، تھرڈ، فیروز پور کے ذریعہ بھارت کے راشٹرپتی کی جانب سے مندرجہ ذیل ای-ٹینڈرز طلب کرتے ہیں۔ جو www.ireps.gov.in پر دستیاب ہیں اور جن کی ٹینڈر بند ہونے کی تاریخ 29-09-2026 دوپہر 15.00 بجے تک ہے ... [illegible] ... www.ireps.gov.in ... [illegible] ... www.ireps.gov.in پر لاگ ان کریں۔

ٹینڈر ٹائپ	ٹینڈر زمرہ	بڈ سسٹم
کھلا	کام	سنگل بڈ سسٹم
ٹینڈر اپ لوڈ کرنے کی تاریخ	بولی شروع کی تاریخ	ٹینڈر اختتام کی تاریخ اور وقت
07-09-2026	15-09-2026	29-09-2026 /15.00 بجے

نمبر شمار	ٹینڈر نمبر	ٹینڈر کی تفصیلات
1.	136-2026-27 SrDEN-III-FZR	سینئر ڈویژنل انجینئر، تھرڈ، فیروز پور کے دائرہ اختیار ... TVU between 10,000 to 20,000 ... 25 ... HQ/01/02-2017/R-1 کے مطابق [illegible]

تخمینی قیمت (روپے)	بیعانہ رقم	آفر کی میعاد	مدت تکمیل کام
4,54,09,308.70	9,08,200.00	60 دن	10 ماہ

یکساں نوعیت کا کام: [illegible]

نمبر شمار	ٹینڈر نمبر	ٹینڈر کی تفصیلات
2.	137-2026-27 SrDEN-III-FZR	سینئر ڈویژنل انجینئر، تھرڈ، فیروز پور کے دائرہ اختیار ... 10,000 سے 20,000 تک TVU ... 24 ... NRHQ 0-97/2017/R1 کے مطابق [illegible]

تخمینی قیمت (روپے)	بیعانہ رقم	آفر کی میعاد	مدت تکمیل کام
3,08,03,483.52	6,16,100.00	60 دن	08 ماہ

یکساں نوعیت کا کام: PSC/RCC ... [illegible]

نوٹ: 1۔ ٹینڈر ڈالنے سے پہلے ٹینڈر دہندگان ٹینڈر کے سلسلے میں جاری کئے گئے کسی بھی تصحیح نامہ کی جانچ کر لیں گے۔ 2۔ ہندی میں کسی بھی خامی کیلئے انگریزی ورژن کا مطالعہ کریں، اور انگریزی ورژن ہی جائز ہوگا۔

3107/2026

گراہکوں کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

اے طائر لاہوتی اس رزق سے موت اچھی
جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی

روزنامہ
روزنامہ صورت حال

مطالعے کا شوق زوال پذیر کیوں......!

کتاب قوم کو تہذیب وثقافت، دینی ومعاشی اور سائنسی علوم سے روشناس کروانے کے ساتھ ساتھ انسان کی بہترین دوست بھی ہے، اور کتابوں سے دوستی رکھنے والا شخص کبھی تنہا نہیں ہوتا۔ کتاب اس وقت بھی ساتھ رہتی ہے جب تمام دوست اور پیار کرنے والے ساتھ چھوڑ دیں۔ اگرچہ آج ٹی وی، انٹرنیٹ، موبائل اور سوشل میڈیا نے لوگوں کے ذہنوں پر قبضہ کرلیا ہے لیکن کتاب کی اہمیت اپنی جگہ مسلمہ ہے۔

آج نئی نسل میں کتب بینی کا رجحان خاصا کم ہورہا ہے، بچوں کو مطالعے کی طرف راغب کرنا کٹھن کام بن چکا ہے، حالانکہ موجودہ دور میں بڑھتے نفسیاتی مسائل سے بچنے کے لئے ماہرین نفسیات بچوں کے لئے مطالعے کو لازمی قرار دیتے ہیں، کیونکہ اچھی کتابیں شعور کو جلا بخشنے کے ساتھ ساتھ بچوں کو بہت سے فضول مشغلوں سے بھی بچاتی ہیں۔

آج جو نوجوان مطالعے سے گریز کررہے ہیں، وہ ماضی سے بے خبر اور مستقبل کے لئے لایعنی ہوتے جارہے ہیں۔

کتابیں انسان کی بہترین دوست اور ساتھی ہی نہیں بلکہ معلومات کا خزانہ بھی ہیں۔ کتابوں سے دوستی میں اضافہ، اشاعتی اداروں کی حوصلہ افزائی اور کاپی رائٹس کے قوانین پر عمل درآمد کو یقینی بنانے کے لئے دنیا بھر میں اقوام متحدہ کے ادارے یونیسکو کی اپیل پر ہر سال 23 اپریل کو کتابوں اور کاپی رائٹس کا عالمی دن منایا جاتا ہے۔ اس دن کی مناسبت سے سرکاری اور غیر سرکاری اداروں میں سیمینارز، کانفرنسیں، ریلیاں منعقد کی جاتی ہیں۔

ہمارے ملک میں حکومت کی جانب سے کتب بینی کے عالمی دن کو نہایت سادگی سے منائے جانے کے بعد اندازہ ہوتا ہے کہ ہمارے ملک میں کتب خانوں اور کتب بینی کے رجحان میں کس قدر کمی واقع ہورہی ہے اور حکومت کتب بینی کے فروغ کے اعتبار سے کس قدر سستی کا مظاہرہ کررہی ہے۔ ایک سروے کے مطابق پاکستان میں صرف 19 فیصد عوام کتب بینی کے شوقین ہیں، جبکہ 73 فیصد عوام نے کتب بینی سے دوری کا اعتراف کیا ہے، تاہم دانشور طبقے کا کہنا ہے کہ ٹیکنالوجی کی یلغار کے باوجود کتاب کی اہمیت کم نہیں ہوئی، مطالعے میں کمی کی بڑی وجہ کتاب کی قیمتوں میں اضافہ ہے۔

لوگوں کا کہنا ہے کہ انہیں مطالعے کا اشتیاق تو ہے، مگر کتاب اب عام آدمی کی قوت خرید سے باہر ہوگئی ہے۔

کہتے ہیں کہ کتاب کا انسان سے تعلق بہت پرانا ہے اور یہ انسان کے علم و ہنر اور ذہنی استعداد میں بے پناہ اضافہ کرتی ہے اور خود آگاہی اور اپنے اردگرد کے حالات وواقعات کا ادراک پیدا کرتی ہیں۔ کتاب سے دوستی شعور کی نئی منزلوں سے روشناس کراتی ہے، جس طرح ہوا اور پانی کے بغیر جینا ممکن نہیں، اسی طرح کتاب کے بغیر انسانی بقا اور ارتقاء محال ہے۔

کتاب نے علم کے فروغ اور سوچ کی وسعت میں بنیادی کردار ادا کیا ہے۔ دنیا جب تحریر کے فن سے روشناس ہوئی تو انسان نے چٹانوں، درختوں کی چھالوں، جانوروں کی ہڈیوں اور کھالوں، کھجور کے پتوں، ہاتھی دانت، کاغذ غرض ہر وہ شے لکھنے کے لئے استعمال کی، جس سے وہ اپنے دل کی بات دوسروں تک پہنچا سکے۔ کتابوں کی داستان بھی عجب ہے۔ کبھی انہیں آگ لگائی گئی تو کبھی دریا برد کیا گیا، کبھی چرالیا تو کبھی دفنا دیا گیا۔

کبھی یہ شاہی دربار کی زینت بنیں تو کبھی فٹ پاتھ پر کوڑیوں کے دام فروخت ہوئیں۔ لیکن کتاب اور علم دوستی معاشی خوشحالی اور معاشرتی امن کی ضامن ہے۔ تاریخ بتاتی ہے کہ جس قوم نے علم و تحقیق کا دامن چھوڑ دیا، وہ پستی میں گرگئی۔ مسلم امہ کا زوال اس کی واضح مثال ہے، ساتویں صدی سے تیرہویں صدی تک بغداد علم وادب کا گہوارہ رہا۔ سقوط بغداد ہوا تو مسلمانوں کے عظیم کتب خانے فرات میں بہا دیئے گئے۔

یہ اس قدر ضخیم ذخیرہ تھا کہ دریا کا پانی اس کی سیاہی سے سیاہ ہوگیا۔ جب اندلس میں پندرہویں صدی عیسوی کے آخر میں اسلامی حکومت ختم ہوئی تو غرناطہ کی بڑی لائبریری کو بھی ملکہ ازابیلا نے جلوا دیا۔ یہ وہ دور تھا جب مسلمان کتابیں پڑھتے اور جمع کرتے تھے، مگر رفتہ رفتہ علم سے دوری مسلمانوں کو رسوائی کی طرف لے گئی۔ آج دنیا کے 28 ممالک ایسے ہیں، جہاں سب سے زیادہ کتابیں فروخت ہوتی ہیں، مگر ان 28 ممالک میں ایک بھی مسلمان ملک نہیں۔

افسوس مسلمان اپنی علمی شان بھلا بیٹھے اور اہل یورپ نے مسلمانوں کے علمی مراکز، بالخصوص ہسپانوی مراکز سے استفادہ کرکے تحقیق کی دنیا میں قدم رکھا۔ ہمارے آباؤاجداد کی محنت آج بھی لندن کی "انڈیا آفس لائبریری" میں موجود ہے۔ ان کتب کی تعداد 6 لاکھ کے قریب ہے۔ ان میں عربی، فارسی، ترکی اور اردو میں قلمی کتابوں کی بڑی تعداد شامل ہے۔ لندن کے بعد پیرس لائبریری میں مشرقی زبانوں میں لکھی کتابوں کا بڑا ذخیرہ موجود ہے۔ بلاشبہ کتابیں انسانی زندگی پر بہت اچھے اثرات مرتب کرتی ہیں، اور ادب انسانی مزاج میں نرمی پیدا کرتا ہے۔ آج بچوں اور نوجوان نسل میں مطالعہ کا شوق پیدا کرکے اور کتابوں کو فروغ دے کر معاشرے کے شدت پسندی کے جذبات میں کمی لائی جاسکتی ہے۔

طنز و مزاح نگاری

شمس الرحمن فاروقی

مزاح نگار کو ہمارے یہاں عام طور پر درجہ دوم کا فن کار اور مزاح نگاری کو درجہ دوم کی چیز سمجھا گیا ہے۔

اس کی وجہ یہ نہیں ہے کہ ہماری زبان یا ہمارے ملک میں مزاح کی صلاحیت نہیں ہے۔

واقعہ یہ ہے کہ اردو زبان اور اس کے بولنے والوں میں مزاح کی صلاحیت عام جدید ہندوستانی زبانوں اور اس کے بولنے والوں سے کچھ زیادہ ہی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہماری زبان جن عناصر سے مرکب ہے، یعنی سنسکرت اور فارسی، دونوں میں اعلیٰ مزاح کی روایت بہت قدیم اور بہت وسیع رہی ہے۔

دنیا کی تمام ترقی یافتہ زبانوں کی طرح سنسکرت، فارسی اور پھر اردو میں بڑے ادیبوں نے مزاح کو نام نہاد سنجیدگی سے الگ کوئی چیز نہ سمجھا۔

موجودہ زمانے میں بعض لوگوں نے یہ خیال کیا کہ مزاحیہ اور طنزیہ تحریریں صرف ہلکی پھلکی تحریریں ہوتی ہیں۔

ان میں کوئی گہرائی یا وزن نہیں ہوتا یا اگر ہوتا بھی ہے تو اس درجہ نہیں جس درجہ کسی سنجیدہ تحریر میں ہوتا ہے۔ اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ انگریزی تعلیم کے بعض غلط نتائج نکلے، کیوں کہ زیادہ تر لوگ انگریزی یا مغربی ادب سے پوری طرح واقف نہیں تھے۔

ان کا مبلغ علم سنی سنائی باتوں یا ادھر ادھر کی باتوں تک محدود تھا۔

پھر انگریزی تنقید کے بعض اہم نمائندوں کی ایک آدھ تحریر پر ضرورت سے زیادہ بھروسہ کیا گیا۔

مثلاً آرنلڈ نے سو برس پہلے لکھا ہے کہ ڈرائڈن اور پوپ انگریزی شاعری کے نہیں بلکہ انگریزی نثر کے اعلا نمونے ہیں۔

پھر کے اتھا لوگ فوراً اسے مان لے آئے کہ جب آرنلڈ جیسا نقاد ڈرائڈن اور پوپ جیسے بڑے طنز و مزاح نگار شعرا کو شاعروں کی فہرست سے ہی خارج کررہا ہے تو اردو کے چھٹ بھئے دل کی کیا اوقات ہے؟ لوگ یہ بھول گئے کہ آرنلڈ کا قول غلط بھی ہوسکتا ہے۔

لوگ یہ بھی بھول گئے کہ آرنلڈ کی اس رائے کو اس زمانے میں بہت سے لوگوں نے قبول نہیں کیا اور اس کے پچیس یا تیس برس بعد ٹی ایس ایلیٹ نے ان شاعروں کی تعریف کی بلکہ بڑی شاعری کی ایک صفت یہ بھی بتائی کہ اس کو پڑھ کر پوری طرح نہیں کھلتا کہ شاعر سنجیدہ ہے یا مذاق کررہا ہے۔

غالب اور میر کے یہاں یہ صفت واضح ہے لیکن ہم لوگوں نے ان کے یہاں بھی ایسے شعروں کو نظر انداز کردیا بلکہ اکثر ان پر شرمندہ بھی ہوئے کہ صاحب یہ پرانے زمانے کے نیم مہذب لوگ تھے ان کی عمر کا لحاظ کرکے انہیں معاف کردیجئے۔

لیکن سارا قصور انگریزی تعلیم کا نہیں ہے کیونکہ اسی انگریزی تعلیم کے دور کے زمانے میں ہمارے یہاں اکبر الہ آبادی جیسا عظیم طنز و مزاح نگار پیدا ہوا۔

اسی زمانے میں اقبال تک نے ظریفانہ شعر کہے اور ان لوگوں کے فوراً بعد ہمارے یہاں رشید احمد صدیقی اور پطرس بخاری نے ہمارے ادب کو مالا مال کیا۔

اسی زمانے میں ظریف لکھنوی بھی تھے اور خواجہ حسن نظامی بھی۔

ظریفانہ ادب اور ادیب کی تفصیل قدر سے متنی DEVALUATION کی کچھ ذمہ داری ہمارے ظریفانہ ادیبوں پر بھی ہے جنھوں نے بھونڈے پن کو ظرافت اور کھردرے جھنجھلائے ہوئے انداز بے ان کو طنز نگاری سمجھا۔

طنزیہ مزاحیہ ادیب کی پہلی صفت یہ ہوتی ہے کہ وہ خود کو دنیے اوالوں اور رسم ورواج سے بندھی ہوئی ان کی ذہنیت سے برتر اور الگ سمجھتا ہے سے عنی طنز و مزاح قائم اسی وقت ہوتے ہیں۔

جب ہم طنز نگار یا مزاح نگار کی ذہنی برتری یا اخلاقی برتری کو قبول کریں۔

طنز و مزاح نگار اگر دنیا اور اہل دنیا کو حقیر یا بے وقوف یا نا سمجھ نہ سمجھے تو اس کی تحریر کا کوئی جواز نہیں رہ جاتا۔

ذہنی اور اخلاقی برتری کا یہ رویہ لطیفہ بازی، جملہ بازی، دانت پیس پیس کر کوسنے، گلا پھاڑ کر چلانے سے نہیں قائم ہوتا۔

ہمارے زمانے کے ظریفانہ ادیبوں نے خود کو مسخرا یا جگڑا لو بنا کر پیش کرنا پسند کیا۔

ذہنی اور اخلاقی برتری نصیب نہیں تھی یا ان میں سے اکثر میں وہ MALICE یا کینہ توزی بھی نہ تھی جس نے سودا سے شاہ ولی اللہ جیسے محترم اور مقدس اور مظہر بزرگ اور مرزا مظہر جان جاناں جیسے مرنجاں مرنج اور فرشتہ صفت صوفی کی ہجوئیں لکھوائیں۔

لہٰذا انھوں نے خود کو بھانڈ یا محفل کی وقت گزاری کو آسان کرنے کے والے لطیفہ گو یا فقرہ باز یا بات بات پر گالے سنانے والے سٹھیائے ہوئے بڈھے کے روپ میں پیش کرنے میں عافیت سمجھی ہمارے زمانے کے اکثر طنز و مزاح نگار اپنے لیے "میں" کے بجائے "ہم" کا استعمال کرتے ہیں۔

کیونکہ "ہم" میں ایک طرح کی گم نامیت ANONYMITY ایک طرح کی مسکینی اور عاجزی ہے۔

یہ وہ "ہم" نہیں ہے جو غزل کا شاعر استعمال کرتا ہے۔

ہمارے اکثر طنزیہ مزاحیہ مضامین میں "ہم" ایک سادہ لوح شخص کی صورت میں نمودار ہوتا ہے۔

یہ سادہ لوح شخص بیوی سے ڈرتا ہے، دوست اس کی شرافت اور سیدھے پن کا فائدہ اٹھاتے ہیں۔

دفتر یا کاروبار میں اسے ترقی نہیں ملتی۔ اس کی خوبی یہ ہے کہ وہ موقع بے موقع بھونڈے یا سپاٹ لطیفوں سے اپنی باتوں کو قابل برداشت بناتا ہے۔

مرزا مظہر جان جاناں اور میر کے بارے میں سودا کے اشعار، خواجہ سرا کی ہجو میں میر کے اشعار، ظہور اللہ نوا کی ہجو میں جرأت کا مخمس، انگریزی تہذیب کے رنگ میں ڈوبے ہوئے ہندوستانی نوجوانوں کے بارے میں اکبر کی نظمیں پڑھ کر جس شخصیت کے خد وخال سامنے آتے ہیں اس کو آپ ناپسندیدہ کہہ سکتے ہیں، اس سے دوستی کرنا شاید آپ پسند نہ کریں، لیکن آپ اسے گھر گھسنا، نکھٹو، زن مرید، دوستوں اور ساتھیوں کے فقروں کا ہدف نہیں کہہ سکتے۔

نہ ہی اسے آپ کٹ کھنا، چڑچڑے بوڑھے کی طرح بڑبڑاتا ہوا کوئی مجہول الحال لفظوں کا بھاڑ جھونکنے والا کہہ سکتے ہیں۔

آج کل ہمارے زیادہ تر مزاح و طنز نگار جس شخصیت اور ذہنیت کا مظاہرہ کرتے ہیں وہ انھیں دو خانوں میں سے ایک میں فٹ ہوسکتی ہے۔

مزاح میں گہرائی طنز کے بغیر نہیں آسکتی اور طنز کی پہلی شرط غصہ نہیں بلکہ فکر ہے۔

یہ سمجھنا کہ طنز نگار کا میلان مفکرانہ نہیں ہوتا، طنز نگاری اور کالم نگاری کو خلط ملط کرنا ہے۔

مفکرانہ میلان سے میری مراد یہ نہیں کہ طنز نگار کسی فلسفے کی تلقین کرتا ہے۔

یا وہ افلاطون یا ارسطو کی کتابیں پڑھ کر ان کے خیالات کو بیان کرتا ہے۔

مفکرانہ میلان سے مراد یہ ہے کہ طنز نگار خود کو دنیا اور اہل دنیا کی کمزوریوں اور مجبوریوں سے اوپر سمجھتا ہے۔ لیکن وہ ان کمزوریوں اور مجبوریوں سے واقف ہوتا ہے اور یہ بھی جانتا ہے کہ وہ خود بھی ان برائیوں کا شکار ہوسکتا ہے۔ اس میں کھلنڈراپن نہیں ہوتا لیکن ایک طرح کی IRREVERENCE اس میں ضرور ہوتی ہے جیسا کہ S. J. PERELMAN نے کہا ہے۔

"لوگوں کے کولھوں میں کبھی کبھی سوئی چبھوتے رہنا چاہیے۔" لیکن یہ IRREVERENCE سرکس کے مسخرے والی حرکت نہیں ہوتی جو ہیروئن کو چپت لگا کر خود چاروں خانے چت گرجاتا ہے۔ ہمارے زمانے کے اکثر ظریفانہ ادیبوں نے خود کو میر کے شیخ کے مصداق بنالیا ہے

آزمائش

یہ اس کی زندگی کا سب سے کٹھن اور دشوار گزار مرحلہ تھا۔ اس کی آنکھوں سے بہتے آنسو اس کے اندر مچی ہلچل کی غمازی کررہے تھے۔ وہ ایک ایسی کشمکش میں تھا جہاں آگے کنواں پیچھے کھائی تھی۔ سوچ کے پنچھی نے پرواز سے انکار کردیا تھا، کوئی دوسرا راستہ بھی سجھائی نہ دے رہا تھا۔ وہ تذبذب کی کیفیت میں اسپتال کے کوریڈور میں یہاں سے وہاں چکر کاٹ رہا تھا۔

آج اسے اپنے مرد ذات ہونے پر پچھتاوا ہورہا تھا۔ وہ کیسے کرسکتا اس قدر کٹھن فیصلہ۔ وہ قریب مرگ جاں تھا جب ڈاکٹر نے اس کے آگے چند کاغذ رکھے اور اسے آمادگی لیتے ہوئے دستخط کرنے کو کہا۔ آج شدت سے اس کے دل نے تمنا کی تھی کہ کاش وہ اپنی جان دے کر اپنی جان سے عزیز بیوی اور اس بچے کو بچالے جس کی نوید اس کے کانوں نے اپنی شادی کے آٹھ سال بعد سنی تھی لیکن وہ بے بس تھا شدید بے بس۔

وہ کیسے کسی ایک کو بچانے کا عندیہ دے دیتا۔ ایک دل تھی تو دوسرا دھڑکن۔ اس دن اس نے اپنے اندر جمع گزشتہ آٹھ سالوں کے آنسو بہادیے۔ آپریشن شروع کیا جاچکا تھا۔ وہ دوڑ کر پریئر ہال میں پہنچا اور سجدہ ریز ہوگیا اس معبود حقیقی کے سامنے جو کارساز ہے۔ جو مشکلوں سے نکالنے اور گرتوں کو سنبھالنے والا ہے۔ "احد آج ہم پہاڑی والے دربار پر چلیں گے میں وہاں جاکر منت مانوں گی کہ اللہ ہماری سونی گود بھردے، سنا ہے اس دربار پر جاکر جو بھی منت مانگی جائے وہ مراد برآتی ہے"۔ اس نے چائے کا کپ احد کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔ "نہ جانے ایسے کتنے درباروں پر تم ان گزشتہ سات سالوں میں جاچکی ہو۔ کوئی دربار، کوئی مزار، کوئی خانقاہ نہیں چھوڑی ہم نے۔ نہ اس کی عبادت سے غافل ہوئے، نہ اس کی مخلوق کی خدمت سے۔ ڈاکٹرز بھی سب نارمل بتاتے ہیں۔ تم کیوں اس کی مصلحت جان کر صبر نہیں کرلیتیں"، احد نے سحر کے ہاتھ تھام کر کہا۔ اس کی بات پر سحر اپنا ضبط کھو بیٹھی اور رونے لگی۔

اس کے آنسو گویا احد کے دل پر گر رہے تھے۔ "اچھا، چلو اب بس کرو رونا۔ تیاری کرو ظہر پڑھ کر نکلیں گے"۔ اس نے سحر کے آنسو پونچھتے ہوئے کہا۔ چائے ختم کرکے کپ وہیں رکھ کر وہ اٹھا تو سحر نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔ "آپ کو کیا لگتا ہے میں صبر نہیں کرتی؟ میں اس کی مصلحت کو پس پشت ڈال کر اس سے شکوہ کناں رہتی ہوں؟" اس نے شکوہ بھری نظروں سے احد کو دیکھا۔ "نہیں سحر، مجھے علم ہے کہ تم اس آزمائش میں ثابت قدم رہنے کی ہر ممکن کوشش کررہی ہو لیکن یہ آزمائش کٹھن ہے۔ مجھے ڈر ہے کہ کہیں ہم اس کے ناشکرے بندوں میں نہ شمار ہونے لگیں۔ مجھے ڈر ہے۔ دیکھو نا، اب اولاد کے سوا ایسا کیا ہے جو ہمارے پاس نہیں ہے کہ کہیں یہ آزمائش ہمارے یقین، ہمارے ایمان کو متزلزل نہ کردے۔ زندگی کی ہر آسائش ہے ہمارے پاس۔ میری خواہش بس اتنی سی ہے کہ ہمارا شمار ہر حال میں اس کے شکر گزار بندوں میں ہو"۔ احد اپنی بات کہہ کر خاموش ہوا تو سحر نے اپنے آنسو صاف کیے۔ "آپ آفس چلے جائیے۔ میں اس کی رضا میں راضی ہوں، میں اب کوئی شکوہ نہیں کروں گی بس اس سے دعا کروں گی۔ آپ بھی دعا کیجیے گا کہ وہ بھی ہم سے راضی ہوجائے"، سحر نے محبت سے اپنے شریک حیات کو دیکھا۔ "یعنی بیگم صاحبہ چاہتی ہیں کہ ہم چھٹی والے دن بھی آفس جاکر فائلوں میں سر کھپائیں"۔ احد کی بات پر سحر جھینپ کر مسکرادی۔ "میرے ذہن میں ہی نہیں رہا کہ آج اتوار ہے"۔ "چلیں آپ تیار ہوجائیں ہم باہر جارہے ہیں"، احد اس کی طرف دیکھ کر مسکرایا۔ وہ واقعی خوش قسمت تھی جسے احد کی صورت میں بہترین، محبت کرنے والا ہمسفر ملا تھا۔ جو اس کی ہر خواہش نوک زباں پر آنے سے قبل ہی پوری کردیا کرتا تھا۔

احد اور سحر کی شادی کو سات سال ہوچکے تھے۔ دونوں کے والدین ان کے بچوں کو دیکھنے کی خواہش اور بچوں کو کھلانے کی آس لیے اس دنیا سے رخصت ہوچکے تھے۔ ایسا کوئی علاج نہ تھا جو ان دونوں نے نہ کروایا ہو۔ غرضکہ اپنی جانب سے ہر ممکنہ کوشش وہ کرچکے تھے جانے خدا کی کیا مرضی تھی۔ اب تو دونوں ہی اس کے کن کے منتظر تھے۔ سحر کی ایک بڑی بہن تھیں جو بیاہ کر کینیڈا چلی گئیں تھیں۔ دور کے چند ایک رشتے دار تھے جن کی معنی خیز اور طنز سے بھرپور گفتگو کے سبب احد ان سے کنارہ کشی اختیار کرچکا تھا۔

اب وہ دونوں ہی ایک دوسرے کی دنیا تھے اور اپنی زندگی میں مگن تھے۔ احد آفس میں تھا جب اس کی پڑوسن رخسانہ کا فون آیا اور اسے قریبی کلینک پہنچنے کو کہا۔ وہ سارے کام چھوڑ کر فوراً کلینک پہنچا وہاں وہ خوشخبری اس کی منتظر تھی جسے سننے کے لیے اس نے سات سال بے چینی سے انتظار کیا تھا۔ ان سات سالوں میں نہ جانے کتنی ہی دعائیں اس نے اپنے رب سے مانگی تھیں۔

اپنا ہر آنسو وہ پی لیتا فقط سحر کا سوچ کر کہ وہ اگر کمزور پڑگیا تو سحر کا سہارا کون بنے گا لیکن آج اس کی آزمائش ختم ہوچکی تھی۔ اس کی ہر دعا کے جواب میں "کن" کہہ دیا گیا تھا۔ وہ سحر کو لے کر خوشی خوشی گھر پہنچا۔ وہ اب پہلے سے بھی بڑھ کر اس کا خیال رکھنے لگا تھا۔ آفس کے بعد کا سارا وقت اس کے ساتھ گزارتا۔ اس کے ساتھ گھر کے کام کرواتا، اسے چہل قدمی کے لیے لے جاتا۔

سحر کی خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی۔ احد کی اس قدر محبت دیکھ کر وہ اپنے رب کا ہر آن شکر ادا کرتی۔ ان کی من کی مراد پوری ہونے کا وقت قریب آرہا تھا۔ دونوں ڈھیر ساری شاپنگ کرچکے تھے۔ احد کو اس دن آفس میں کچھ دیر ہوگئی جب وہ گھر پہنچا اور بیل بجانے پر بھی دروازہ نہیں کھلا تو اس نے جیب سے گھر کی چابی نکال کر دروازہ کھولا۔ اس نے سوچا سحر سوگئی ہوگی۔

وہ گھر میں آیا تو ہر طرف سناٹا تھا۔ کچن میں آیا تو سحر کچن کے فرش پر بے ہوش پڑی ہوئی تھی۔ نہ جانے وہ کب سے اس حال میں یہاں پڑی تھی۔ وہ اسے گاڑی میں ڈال کر اسپتال پہنچا۔ ڈاکٹر نے اسے بتایا کہ سحر کی حالت بہت نازک ہے اور بچے کی جان کو بھی خطرہ ہے۔ وہ دونوں میں سے کسی ایک کو ہی بچاسکیں گے۔ احد کی آنکھوں سے سیل رواں تھا۔ اس کا خواب آج پھر ٹوٹ کر کرچی کرچی ہوچکا تھا۔ اس نے ڈاکٹر سے سحر کو بچانے کو کہا۔ نہ جانے کس کیفیت میں اس نے یہ فیصلہ کیا اور وہاں سے نکل کر پریئر ہال میں آگیا اور سجدہ ریز ہوکر گڑگڑا کر دعا کی۔ وہ کسی بچے کی طرح رو رہا تھا۔ یہ کیا کر آیا تھا وہ، وہ اپنی سحر کو کیا جواب دے گا۔ اس کی آنکھوں کے سامنے وہ سارے پل گھوم گئے جب سحر اور اس نے مل کر اپنے بچے کے لیے شاپنگ کی تھی، پہروں بیٹھ کر اس کے نام پر بحث کی تھی۔

قریب از منزل

حاجی صاحب ایک نیک اور خوف خدا رکھنے والے انسان تھے۔ دو دن پہلے ہی وُہ انگلینڈ سے آئے تھے۔ انگلینڈ میں وُہ علاج کے سلسلے میں ایک سال رہ کر آئے تھے۔ اگر وُہ محلے میں ہوتے تو ہاشم کو ایسی موت مرنے نہ دیتے۔ اسی لیے محلے والوں نے فیصلہ کرنے کا حق حاجی صاحب کو دے دیا تھا تاکہ وُہ کسی ڈیوٹی سے شائد بچ جائیں۔

گھر کے باہر مرسڈیز کار رکی۔

اُس میں سے دو آدمی باہر نکلے جو دیکھنے میں ہی رئیس لگتے تھے۔ ہاشم کے گھر کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ انہوں نے ایک آدمی سے ہاشم کا پوچھا۔ آدمی نے اُن سے تعارف اور کام پوچھا۔ رئیسوں نے سوال کا جواب دیا۔ بدلے میں اُس آدمی نے ہاشم کا بتانے کی بجائے اُن کو لے کر حاجی صاحب کے پاس لے آیا۔ حاجی صاحب نے اُٹھ کر اُن کا استقبال کیا اور بیٹھنے کے لیے جگہ دی۔

ایک رئیس نے ہاشم کے بارے میں پوچھا۔ حاجی صاحب نے بھی اُن سے ہاشم سے ملنے کی وجہ دریافت کی۔ رئیس نے بتایا کہ اُنہوں نے ہاشم کو کام دلوانے کا وعدہ کیا ہوا تھا یوں ہم آج اُسی سلسلہ میں آئے ہیں۔ چھ لاکھ کا ٹھیک ہے۔ اور ہم آج کچھ رقم ایڈوانس دینے آئے ہیں۔

حاجی صاحب کی آنکھوں میں آنسو تیرنے لگے۔ پھر آہ بھر کر دھیمی آواز میں بولے۔ واہ میرے مولا۔

۔۔تو بہتر جانتا ہے

رئیسوں کے سوال کا ابھی بھی جواب نہیں دیا گیا تھا اور نہ وُہ اس محفل کے مقصد سے واقف تھے۔ ایک رئیس نے پھر سوال کیا کہ ہاشم کو بلوا دیں۔

حاجی صاحب نے کانپتی آواز میں کہا۔۔۔ ہاشم دو دن پہلے اپنے خالق حقیقی سے جا ملا ہے۔۔۔ اور آج ہم اُس کی بیوی اور بچوں کی کفالت کا فیصلہ کرنے کے لیے اکٹھے ہوئے ہیں۔

رئیس بھی کانپ گئے۔

اُن کے رونگٹے بھی کھڑے ہوگئے۔ افسوس کے بعد فاتحہ پڑی۔ پھر حاجی صاحب کی طرف متوجہ ہوئے جو اپنا فیصلہ سنانے والے تھے۔

حاجی صاحب نے رُک رُک کر بولنا شروع کیا۔۔۔ دوستو! بہت سوچنے اور اپنے بیٹوں سے مشورہ کرنے کے بعد جو میں نے فیصلہ کیا ہے وُہ یہ ہے کہ۔۔۔ ہاشم کی بیوی کو گزارنے کے لیے ایک لمبی زندگی حاصل ہے۔ اور کسی مرد کے سائے کے بغیر اتنا لمبا سفر طے کرنا بہت کٹھن اور دشوار ہے اس لیے میں ہاشم کی بیوہ کو اپنی بیٹی بنانا چاہتا ہوں یعنی میں اُسکا نکاح اپنے چھوٹے بیٹے سے کروں گا۔

ہاں اس میں بچی کی مرضی کو شامل کیا جائے گا۔ ہاشم کے بچوں کو ہر وُہ سہولت ملے گی جو میرے گھر میں ہمارے بچوں کو ملتی ہے۔ تین مربع زمین اور بیس لاکھ روپے میں نکاح کے وقت بچی کے نام کروں گا۔ اب اگر آپ کو میرے فیصلے پر کوئی اعتراض ہے تو میں سننے کے لیے تیار ہوں۔

سب نے یک زبان کہا۔ حاجی صاحب اس سے بہتر کوئی فیصلہ ہو ہی نہیں سکتا۔ یہ سب کے دل کی آواز تھی۔

پاس بیٹھے رئیسوں نے حاجی صاحب سے سرگوشی کی۔ حاجی صاحب سر کو ہلاتے رہے۔ بات مکمل ہونے کے بعد وُہ حاضرین سے پھر مخاطب ہوئے۔

دوستو! میرے ساتھ جو مہمان بیٹھے ہیں یہ شہر میں بڑے کاروبار کے مالک ہیں۔ یہ ہاشم کو آج کام دینے کے لیے آئے تھے۔ کام کو شروع کرنے کے لیے کچھ معاوضہ بھی انہوں نے ہاشم کو دینا تھا۔ پر اب یہ وُہ رقم ہاشم کی بیوہ اور اُس کے بچوں کو دے رہے ہیں۔

اللہ ان کو اجر دے گا۔ اگر آپ لوگ اعتراض نہ کریں تو میں رقم اپنی ذمہ داری پر لے لوں؟

سب نے ایک بار پھر یک آواز کہا۔ حاجی صاحب لے لیں ہمیں آپ پر بھروسہ ہے۔ یوں محفل برخاست ہوگئی۔

رضیہ کو جب حاجی صاحب کی بڑی بہو نے فیصلہ سنایا اور اپنے دیور سے شادی کے لیے رضامندی پوچھی تو رضیہ نے ہاں کر دی۔ اُس کے بعد رضیہ نے وضو کیا اور شکرانے کے نفل ادا کیے۔

اور جب دُعا کے لیے ہاتھ اٹھائے تو آنکھیں شکر کے آنسوؤں سے تر ہوگئیں۔ رضیہ ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں اللہ سے کہہ رہی تھی۔۔۔ اے اللہ! تیرا لاکھ شکر ہے کہ تو نے مجھے اس آزمائش میں ثابت قدم رکھا ہے۔ میرے صبر میں استقلال تو نے ہی بخشا ہے۔ میں اس قابل نہ تھی کہ یہ بوجھ برداشت کرتی پر یہ تیری ہی مہربانی ہے۔ وُہ جو منزل کے قریب پہنچ کر بازی ہار گیا ہے اُس کے لیے بھی ہمیشہ کی طرح تجھ سے دُعا کرتی ہوں کہ اُس کی روح کو چین نصیب کرنا۔ اُس کے آخری فعل کو معاف کر دے میرے مولا! اُس کی روح کو آزاد رکھنا۔۔۔ آزاد رکھنا ہاشم کی روح کو۔۔۔ آزاد رکھنا اُس کی روح کو۔۔۔ آمین!

میری روم میٹ

شفیقہ فرحت

سنا ہے شب معراج کو تمام رات عبادت کرنے کے بعد جو دعا مانگی جائے وہ ضرور پوری ہوتی ہے۔

اگر واقعی اس رات کی دعائیں قبولیت کے ذرا بھی امکانات ہیں تو اے خدائے دوجہاں! اے وہ جس نے مجھے اور میری روم میٹ کو پیدا کیا اور جو ہم دونوں کو جلائے جا رہا ہے۔

میرا مطلب ہے انھیں جلا رہا ہے اور مجھے مار رہا ہے۔ میں تجھے حاضر و ناظر جان کر وعدہ کرتی ہوں کہ اب کی شب معراج میں دس بارہ پیالی چائے پی کر میں بھی جاگوں گی اور تمام رات جاگ کر کرشن چندر کے افسانے یا فیض احمد فیض کی غزلیں پڑھنے یا جاگتے میں خواب دیکھنے کے بجائے خضوع وخشوع سے نمازیں پڑھوں گی۔

سجدے میں سر رکھ کر کسی تازہ فلم کی ہیروئن کے بلاوز کے نئے ڈیزائن کے متعلق نہیں سوچوں گی اور تسبیح پر ہاتھ پھیرتے ہوئے آئندہ اتوار کو سہیلیوں کو دی جانے والی پارٹی کا مینو بھی نہیں بناؤں گی۔

بلکہ صدق دل سے تیری عبادت کروں گی اور جب کسی دھارمک فلم کے پورٹ سین کی طرح در و دیوار سے نور برسنے لگے گا اور بغیر اوپننگ ان پیرس کی شیشی کھولے سارہ کمرہ بھینی بھینی مدہوش کن خوشبو سے مہک اٹھے گا اور سر خود بخود جذبۂ بصیرت سے سجدے میں جا پڑے گا۔

یعنی وہ گھڑی آجائے گی جب میری ایک جنبش لب سے دنیا کی ہر نعمت میرے قدموں پر آسکتی ہے تو اے خدائے دوجہاں میں تجھ سے صرف یہ التجا کروں گی کہ مجھے میری روم میٹ سے نجات دلا دے!!

ممکن ہے آپ یہ سوچ رہے ہوں کہ میں اور میری روم میٹ ایک دوسرے کے جانی دشمن ہیں۔

ہر صبح آنکھ کھولتے ہی بلکہ اکثر آنکھیں کھولے بغیر لڑنا شروع کر دیتے ہیں اور پھر تھوڑے تھوڑے وقفے کے بعد یہ لڑائی دن بھر ہوتی رہتی ہے۔

حتیٰ کہ رات کو خواب میں بھی ہم لڑتے رہتے ہیں۔ اور اس روز روز بلکہ منٹ منٹ کے لڑائی جھگڑے سے تنگ آکر میں یہ دعا مانگ رہی ہوں۔

تو عرض یہ ہے کہ اتنی محنت سے اخذ کیے ہوئے آپ کے یہ نتائج قطعی غلط ہیں۔

ہم دونوں میں آج تک کبھی لڑائی نہیں ہوئی۔ وہ دن بھر مسکرا مسکرا کر باتیں کرتی ہیں۔

دن میں چار چھ مرتبہ نہایت عمدہ قسم کی چائے بنا کے پلاتی ہیں۔

اپنی کتابیں قلم پنسل ہر چیز وقت ضرورت استعمال کے لیے دے دیتی ہیں۔

نتیجہ کے طور پر میں اپنی کتابوں سے زیادہ ان کی کتابیں، اپنے قلم سے زیادہ ان کا قلم اور اپنے کپڑوں سے زیادہ ان کے کپڑے استعمال کرتی نظر آتی ہوں۔

تب تو آپ سوچ رہے ہوں گے کہ یقیناً میرا دماغ خراب ہو گیا ہے اتنی اچھی اچھی اتنی نیک روم میٹ سے بیزار ہوں۔

اب تک تو میرا دماغ خراب نہیں ہوا ہے لیکن اگر روم میٹ نہ بدلی گئی تو انشاء اللہ جلد ہی خراب ہو جائے گا۔

اگر وہ محض میری روم میٹ ہوتیں تو مجھے ان کے وجود پر کوئی اعتراض نہ ہوتا۔

مگر اب اس بدقسمتی کو کیا کہیے کہ روم میٹ ہونے کے علاوہ وہ افسانہ نگار بھی ہیں۔

!ان کی رگ رگ میں ایک عظیم آرٹسٹ کی روح تڑپ رہی ہے۔

ان کی ساری عادتیں اٹھنا بیٹھنا، سونا جاگنا، کھانا پینا غرض کہ پسند نا پسند ہر چیز انتہائی آرٹسٹک قسم کی ہے۔

یہ اور بات ہے کہ ان کے دس میں سے پانچ افسانے شکریے کے ساتھ واپس آجاتے ہیں۔

اور باقی پانچ وہ خود بھیجتی ہی نہیں۔!

انھیں اپنے افسانوں کے واپس آنے کا تو اتنا رنج نہیں جتنا اس بات کا ہے کہ لوگوں کا خصوصاً ایڈیٹروں کا مطالعہ اتنا محدود اور فروق اتنا پست ہے کہ وہ ان کے افسانوں کو سمجھ نہیں سکتے۔

جب کوئی افسانہ واپس آتا ہے تو وہ ماتمی مجلس منعقد کر کے زبان و ادب کی زبوں حالی پر آٹھ آٹھ آنسو روتی ہیں اور اشاروں اور کنایوں میں اہل مجلس کو اس بات پر مجبور کرتی ہیں کہ واپس آئے ہوئے افسانے کی شان میں قصیدے پڑھے جائیں۔

اور اب اسے میری قسمت کی خوبی کہئے کہ مجھے اس قسم کی ہر مجلس میں شرکت کرنی پڑتی ہے۔

ماتمی مجلسیں عموماً کمرے میں ہی منعقد ہوتی ہیں اور وہ مجھے ذرا خبر نہیں کرتیں تاکہ میں بطور احتیاط اس روز کمرے سے باہر ہوسٹل سے باہر بلکہ سرے سے شہر سے ہی باہر نہ چلی جاؤں۔

چنانچہ میں شام کو ڈائننگ ہال سے چائے پینے اور گپیں ہانکنے کے بعد اس ارادے سے کمرے میں آتی ہوں کہ ذرا کپڑے بدل کر کھیلنے جاؤں۔

دروازہ کھولتے ہی ٹھٹھک جاتی ہوں۔ کمرے میں میری روم میٹ اور ان کی سوا درجن سہیلیاں براجمان ہیں۔

مجھے دیکھتے ہی روم میٹ صاحبہ بال بکھیرے ماتمی چہرہ بنائے مرثیہ پڑھنے کے انداز میں فرماتی ہیں۔

"آؤ آؤ تمہارا ہی انتظار کر رہے تھے ہم لوگ۔"

میں فوراً انتظار کی نوعیت کو سمجھ جاتی ہوں اور خود کو دل ہی دل میں گالیاں دیتی ہوں کہ اگر انھیں کپڑوں میں کھیلنے چلی جاتی تو کون سی قیامت آجاتی۔

زیادہ سے زیادہ یہی ہوتا نا کہ خوب صورت سی ریشمی ساڑی پاؤں میں آکر نیچے سے بالکل پھٹ جاتی۔

مگر اب کپڑے بدلنے کی حماقت کر کے تو میں نے اس سے بڑی آفت مول لے لی ہے۔

بہرحال یہ جانتے ہوئے بھی کہ اب یہاں سے رہائی ممکن نہیں میں کوشش ضرور کرتی ہوں۔

"اچھا تو تم لوگ بیٹھو۔ میں ابھی بیڈمنٹن کھیل کے آتی ہوں۔"

"اجی اب بیڈمنٹن ویڈمنٹن رہنے بھی دونا۔ یہاں ہماری جان پر بنی ہے اور آپ کو کھیل کی سوجھی ہے۔"

"ادھر سے ارشاد ہوتا ہے۔

اب ظاہر ہے کہ کھیل کمبخت کسی کی جان سے بڑھ کر تو ہو نہیں سکتا اس لیے مسیحا بن کر کسی کی جان بچانے کی خاطر اپنی جان جلانا شروع کر دیتی ہوں۔

مجھے اس طرح آمادہ دیکھ کر ان کی کوئی ہمدرد مطلع عرض کرتی ہیں۔

"دیکھونا مملا بیچاری کا افسانہ پھر واپس آگیا۔ یہ کمبخت رسالے والے..." اور وہ غزل مکمل کرنے کے فرائض مجھ پر ڈال دیتی ہیں۔

"کون سا افسانہ۔" ادھورے مصرعے کو نظر انداز کر کے میں پوچھتی ہوں۔

"وہی جو میں نے تمہیں اس دن سنایا تھا۔

"بھئی تم تو مجھے روز ہی دس بارہ افسانے سناتی رہتی ہو۔

"میں ان کی بیچارگی کو بھول جاتی ہوں کیوں کہ گراؤنڈ پر لڑکیاں خوب شور مچا رہی تھیں جس کا مطلب تھا کھیل زوروں پر ہے۔

'ارے وہی والا جو ٹیلے پر بیٹھ کر سنایا تھا۔"

"اوبھئی۔ ان مبہم اشاروں کو کیسے سمجھوں افسانے تو تم نے مجھے کمرے میں، باغ میں ٹیلے پر غرضیکہ ہر جگہ بیٹھ کر کھڑے ہو کر بلکہ چلتے پھرتے سنائے ہیں۔ میں ان سب کو کیسے یاد رکھوں بی؟"

"تم افسانہ ہی جو دیکھ لو۔

"وہ کاغذ کا پلندہ میری طرف بڑھاتی ہیں۔ میں اسے الٹ پلٹ کر دیکھتی ہوں۔

وہ چند سیکنڈ نہ جانے کس مشکل سے انتظار کرتی ہیں کہ میں افسانے کی تعریف میں زمین آسمان کے قلابے ملادوں شروع شروع میں ذرا سچائی کے موڈ میں زیادہ رہا کرتی تھی۔

اس لیے ایسے الفاظ نہیں ملتے تھے جس سے کہ بات حقیقت سے زیادہ پرے بھی نہ ہو اور ان کی دلشکنی بھی نہ ہو۔

لیکن چوں کہ بہت جوڑ توڑ کے بعد بھی یہ ممکن نہ تھا اس لیے میں سوچتی ہی رہ جاتی اور وہ خود ہی کہتیں۔

"اب ایسا برا بھی تو نہیں ہے۔ ان کے پرچے میں تو ایسے ایسے افسانے آتے ہیں کہ لکھنے والے شائع کرنے والے دونوں کا منہ نوچ لینے کو جی چاہتا ہے۔

اس کا پلاٹ تو خاصا اچھا ہے۔!"

میں نہایت سعادت مندی سے سر ہلا کر ان کے اس پلاٹ کی داد دیتی ہوں جس کا ہیرو لکھ پتی کروڑ پتی کا اکلوتا بیٹا ہوتا ہے اور ہیروئن مالی، دھوبی، مہتر، چمار یا ایسے ہی کسی آدمی کی چندے آفتاب چندے مہتاب بیٹی۔

ہیرو ہیروئن کو برتن مانجھتے، جھاڑو دیتے یا سڑک کوٹتے دیکھ لیتا ہے اور دیکھتے ہی اپنی اکلوتی جان سے عاشق ہو جاتا ہے۔

اور رسید کے طور پر ہیروئن غش کھا کر گر پڑتی ہے۔ پھر مزید نالائقی کا ثبوت دیتے ہوئے دونوں چھپ چھپ کر ملتے ہیں حسب روایت پکڑے جاتے ہیں۔

ہیروئن کو ہیرو کا باپ یا اس کی ماں یا اس کی دادی چٹیا پکڑ کر گھر سے نکال دیتے ہیں۔

اور ہیرو کسی کروڑ پتی کی لڑکی سے جو ہمیشہ بدصورت جاہل، پھوہڑ اور لڑاکا ہوتی ہے شادی کر دی جاتی ہے۔

عشق کے بعد دق کے درجے شروع ہوتے ہیں یعنی شادی کے فوراً بعد ہیرو ہیروئن کو دق ہو جاتا ہے۔

اگر دق نہ ہوتا تو وہ زہر کھا لیتے ہیں۔ زہر نہ ملے تو کپڑوں پر تیل چھڑک

افغانستان کا معاصر افسانوی منظرنامہ اور معاشرہ

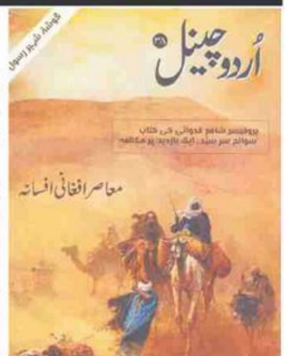

شافع قدوائی

گزشتہ سے پیوستہ

ان کے چہرے، ناک اور کان سوکھنے پر مورتی کی دھول کے سفید ذرات جم گئے تھے جو کسی صورت سے نہیں ہٹے۔ مورتی توڑنے والے خود مورتیوں میں تبدیل ہو گئے تھے۔ دھول پانی سے بھی صاف نہیں ہو رہی تھی۔ اس پر سب ششدر تھے۔ چار طالبان کو جو مورتی میں تبدیل ہو گئے تھے، آخرش کمانڈر کے حکم کے مطابق گولی ماردی گئی۔ کمانڈر کا حکم تھا؛

ہر اس شے کو توڑ دو جو مورتی میں تبدیل ہو گئی ہو۔ ہر اس چیز کو ضایع کر دو جو پہلے ہی سے مورتی کی شکل میں موجود ہو۔

یہ طالبان مکمل طور پر پتھر میں تبدیل ہو گئے تھے کہ ان کے جسم سے خون نہیں بہا۔ ان کا اندرون دھول اور راکھ سے بھرا ہوا تھا۔ کمانڈر ملا حنان بھی اس کے اثرات سے محفوظ نہیں رہا کہ اس نے جب تسبیح پڑھنے کی کوشش کی تو اس کے دانوں میں حرکت نہیں تھی۔ وہ پتھر میں تبدیل ہو چکا تھا۔ اس کی انگلیاں اس قدر سرد ہو چکی تھیں کہ وہ تسبیح کے دانوں کو حرکت دینے سے قاصر تھا۔ اس نے اپنی انگلیوں کی طرف دیکھا، اس کی انگلیوں کی پوریں سفید ہو چکی تھی، چونے کے پتھر کی طرح سفید۔

ایسا لگتا تھا کہ جیسے کسی پتلے کے پلاسٹر لگے ہوئے ہاتھ ہوں"۔ اس صورت حال نے کمانڈر ملا حنان کو بری طرح خوف زدہ کر دیا اور اس نے اپنے سپریم کمانڈر سے رابطہ قائم کیا اور اس سے ملاقات کا خواہاں ہوا۔ ملا حنان کی ملاقات سپریم کمانڈر سے ہوئی۔ وہ اس وقت مصلے پر بیٹھا تلاوت کر رہا تھا۔ جب اس نے اسے سلام کرنے کے لیے اپنا منھ کھولا تو سلام کے بجائے اس کے گلے سے ایک چیخ نکلی؛

اوہ کمانڈر...... مورتی کی دھول...... کمانڈر کی پیشانی پر مورتی کی دھول...... نہیں ایسا نہیں ہو سکتا...... کیا ہمارا کمانڈر بھی......؟

یہ افسانہ مہاتما بدھ کے تاریخی مجسموں کی تاراجی اور ان کے انہدام کا دلدوز انسانی بیانیہ خلق کرتا ہے جس پر واقعہ کے فوری پن کے اثرات نمایاں نہیں ہیں اور افسوس ناک انہدام ایک غیر انسانی اور غیر مہذب خوں آشام المیہ کی صورت میں ظاہر ہوا ہے جس پر گردش زمانہ اثر انداز نہیں ہو سکتی ہے۔

نوجوان پشتو افسانہ نگار محمود مرہون کا افسانہ 'نامۂ اعمال' گہرے فنی شعور کے ساتھ اس حقیقت کو باور کراتا ہے کہ بے گناہ لوگوں اور معصوم بچوں اور عورتوں کا قتل کسی بھی صورت میں کسی شخص پر جنت کے دروازے وا نہیں کر سکتا ہے۔ خوں ریزی ایسا گناہ ہے جسے کبھی معاف نہیں کیا جا سکتا ہے۔ وحشت گردی کا نتیجہ کبھی مثبت نہیں نکل سکتا۔ ہم ایسے زمانہ میں زندہ ہیں جب مذہب کی غلط تعبیر سے پیدا شدہ جنون نے ہم سے قاتل اور شہید میں فرق کرنے کی صلاحیت سلب کر لی ہے۔

نامہ اعمال کے ہیرو نے اپنی دانست میں خود کو جہاد میں مسلسل مصروف رکھا اور اس نے اپنی جان کی قربانی بھی دی۔ مرکزی کردار سے اس کے اعمال و افعال کی پرسش ہوئی اور پھر اسے جنت کے بجائے جہنم کا راستہ دکھایا گیا تو شکست خواب کے اس دلدوز منظر کی تفصیل افسانہ نگار سے سنیے؛

کیا میں مر چکا ہوں...... نہیں میں مر نہیں سکتا، اگر میں مرتا تو شہید بن جاتا'

"تم اور تمہاری شہادت !!"

"اور یہ کیا ہے؟"

"یہ تمہارا نامۂ اعمال ہے"

"میرا نامہ اعمال؟ رکیے، مجھے اپنا داہنا ہاتھ آگے بڑھانے دیجئے۔ تم جانتے ہو کہ میں ایک شہید ہوں...... اوہ! میرا داہنا ہاتھ کہاں چلا گیا......اب میں کیا کر سکتا ہوں۔ میں اپنا نامۂ اعمال بائیں ہاتھ میں لے لیتا ہوں۔ اف میرے خدا! تم مجھے جہنم کی طرف کیوں لے جا رہے ہو؟ کیا میں شہید نہیں ہوں؟"

"نہیں، تم شہید نہیں بن سکتے۔ تم ایک قاتل کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہو۔"

اس گوشے میں خان محمد سند کا افسانہ 'کرتب'، پروین فیض زادہ ملال کا افسانہ 'نفرت' اور محمد کارواں کا افسانہ 'پہاڑوں کی جانب' شامل ہے۔ یہ افسانے تشدد، جبر، نفرت اور ذرائع ابلاغ کے توسط سے تشکیل دینے والے جھوٹ کو سچ کی شکل میں پیش کرنے کی متعدد صورتوں کو نمایاں کرتے ہیں۔ ڈاکٹر قمر صدیقی اور ڈاکٹر ذاکر خاں کی اردو داں حلقوں کو معاصر افغانی افسانہ سے متعارف کرانے کی کوشش قابل قدر بھی ہے اور قابل تقلید بھی۔

مختلف موضوعات کو محیط سرسری مضامین، غزلیں اور افسانوں پر مشتمل رسالہ شائع کرنا تو آسان ہے مگر کسی ایک مخصوص اور نئے موضوع پر لائق مطالعہ مواد جمع کرنا اور اسے فنکارانہ چابکدستی کے ساتھ پیش کرنا آسان نہیں ہے اور یہ مقام مسرت ہے کہ یہ دشوار کام اردو چینل کر رہا ہے۔ (تبصرہ نگار علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے شعبہ ماس کمیونیکیشن میں پروفیسر ہیں۔ ان کے ہفتہ وار کالم ورق در ورق کی ساری قسطیں آپ یہاں پڑھ سکتے ہیں۔)

راہول جیتنا چاہتے بھی ہیں یا نہیں؟

جاوید نقوی

راہول گاندھی کا کہنا ہے کہ وہ 2 حلقوں سے انتخاب لڑیں گے۔ اس فیصلے نے جہاں ان کے حامیوں کو حیران کیا وہیں کمیونسٹوں کو جھنجھلا کر رکھ دیا ہے۔ کیریلا کے جنگلاتی اور ماحولیاتی طور پر نازک حلقہ انتخاب وایاناڈ میں ان کے حریف اتحاد لیفٹ فرنٹ ہیں اور ووٹرز زیادہ تر مسلمان ہیں۔

دوسری طرف بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) نے اس فیصلے کو خوف کی ایک علامت کے طور پر بیان کیا ہے کیونکہ اب راہول اتر پردیش میں امیٹھی کے علاوہ دور دراز واقع ریاست کیریلا سے بھی انتخاب لڑ رہے ہیں۔

کہیں اس فیصلے کے سبب راہول نے خود کو مشکل صورتحال میں تو نہیں ڈال دیا ہے؟ اس حوالے سے کچھ بھی کہنا مشکل ہے۔ اتحادوں کی تشکیل کے اہم سوال پر انہیں درست تجویز نہیں دی گئی ہے۔ اگر وہ اپنی بہتر جبلتوں کے مطابق قدم اٹھاتے، تو وہ وزیراعظم مودی کے متبادل ایک ناقابل تسخیر سیکولر اور جمہوری ہیرو بن کر ابھرتے۔ مگر ایسا کچھ نہیں ہونا تھا۔

یہ تو صاف ظاہر ہے کہ وہ گومگو کی صورتحال سے دوچار ہیں اور خود کو بے حس یا پھر لاچار سا پیش کرتے ہوئے حزب اختلاف کے لیے راہیں مزید تنگ کرنے کا خطرہ مول لے لیا ہے جبکہ ان کا بظاہر یہ رویہ ایک طاقتور اتحاد کے قیام کے لیے بدتر ثابت ہوگا۔

یہ سمجھنا ضروری ہے کہ کس طرح ان کی جانب سے اپنائی گئی راہ غلط ہے اور موجودہ حالات میں حزب اختلاف کو کون سے مسائل کا سامنا ہے۔

1989ء میں جب راجیو گاندھی حزب اختلاف کی بینچ پر بیٹھے تھے تو اس وقت کانگریس کے پاس 197 نشستیں تھیں اور ووٹ کا 40 فیصد حصہ حاصل تھا، یعنی آج مودی کو حاصل 31 فیصد سے نمایاں طور پر زیادہ تعداد، یہ بات الگ ہے کہ مودی کے پاس نشستوں کی تعداد زیادہ ہے۔

راجیو گاندھی کو وزارت عظمیٰ کے عہدے کا حلف اٹھانے کی دعوت دی گئی مگر انہوں نے یہ دعوت مسترد کر دی۔ یہ ایک اخلاقی سبق تھا کیونکہ انہوں نے اکثریت کے ساتھ کامیابی حاصل نہیں کی تھی، مگر اس کی وجہ ایک یہ بھی تھی کہ اس سے پہلے وجود میں آنے والی لوک سبھا میں حاصل 404 نشستوں کے مقابلے میں انہوں نے کافی کم نشستوں پر کامیابی حاصل کی تھی، جبکہ یہ بھی خیال رہے کہ 1984ء کے انتخابات میں راجیو گاندھی نے 49 فیصد ووٹ کے ساتھ کامیابی حاصل کی تھی، انتخابات میں اتنی شرح کے ساتھ کامیابی کبھی نہرو بھی حاصل نہیں کر سکے تھے۔

وی پی سنگھ کی جنتا دل 18 فیصد ووٹ اور 143 نشستوں کے ساتھ کافی فرق کے ساتھ دوسرے نمبر پر آئی۔ وی پی سنگھ دائیں بازو کے ہندوؤں اور کمیونسٹوں کی مدد سے وزیراعظم بنے۔ بھارتیہ جنتا پارٹی نے 1984ء میں حاصل ہونے والی 2 نشستوں کے مقابلے میں 1989ء کے انتخابات میں 85 نشستیں حاصل کیں۔ تاہم ان کے ووٹ کی شرح 12 فیصد رہی۔

2019ء کے انتخابات میں بی جے پی کو زیادہ سے زیادہ 190 نشستوں اور کم سے کم بھی 140 نشستوں پر کامیابی کے امکان ظاہر کیے جا رہے ہیں۔ مذکورہ نشستوں کی امکانی تعداد راجیو گاندھی کو 1989ء میں حاصل ہونے والی 197 سے کافی کم ہے کہ جس کے ساتھ راجیو گاندھی نے وزارت عظمیٰ کے عہدے کا موقع اپنے ہاتھ سے جانے دیا۔

ابھی تو ابتدائی دن ہیں اور زیادہ حقیقت پسندانہ اندازے 11 اپریل کو 545 نشستوں میں سے 91 نشستوں پر ہونے والے پہلے انتخابی مرحلے کے بعد ہی لگائے جاسکیں گے۔ موجودہ وقت میں یہ اندازہ لگایا جا رہا ہے کہ کانگریس شاید بی جے پی سے زیادہ نشستوں پر کامیابی حاصل نہیں کر پائے گی۔ مگر بھارت میں ایسی بی جے پی مخالف علاقائی جماعتیں موجود ہیں جو (کانگریس کے ساتھ مل کر) ایک مضبوط متبادل سامنے لاسکتی ہیں۔

من موہن سنگھ کی 2 حکومتیں نشستوں کی بہت ہی کم تعداد کے ساتھ تشکیل دی گئی تھیں۔ انہوں نے 2004ء میں بی جے پی کی 138 نشستوں کے مقابلے میں 145 نشستیں حاصل کی تھیں اور 2009ء میں بی جے پی کی 116 کے مقابلے میں 206 نشستیں حاصل کی تھیں۔ مگر ان کے پاس اتحادی تھے۔ یہاں ایک بات قابل غور یہ ہے کہ من موہن سنگھ نے 2008ء میں ممبئی پر ہونے والے دہشتگرد حملے کے بعد پاکستان کے خلاف کوئی فوجی کارروائی نہ کرنے کا فیصلہ کیا تھا اس کے باوجود جب دوسری بار میدان میں اترے تب ان کی نشستوں اور ووٹ کی شرح میں اضافہ ہوا۔

یہ حقیقت مودی پر سوار اس جنگی جنون کی حوصلہ شکنی کرتی ہے۔ اگرچہ اس جنگی جنون کو بہت زیادہ بڑھا چڑھا کر تو پیش کیا جاتا ہے مگر اس سے کوئی خاطر خواہ فائدہ پہنچتا نظر نہیں آتا۔

راہول گاندھی کی نظریں کہاں ہیں؟ وزیراعظم مودی نے 2014ء میں اتحادیوں کے بغیر 282 نشستوں پر کامیابی حاصل کی تھی۔ اب محض 272 نشستیں ہی انہیں اکثریت بخش دیں گی۔ اتحادیوں کے ساتھ ان کی پارٹی کے غیر متاثر کن ووٹ کی شرح 35 فیصد اور نشستوں کی تعداد 336 تک جا پہنچی تھی۔ تاہم اس کا مطلب یہ ہوا کہ اس بار مقابلے میں مودی کو فیصلہ کن شکست دینے کے لیے اب بھی 65 فیصد ایسے ووٹرز موجود ہیں جن میں تحرک پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔

مگر ایک مشکل ہے۔ 2009ء اور 2014ء کے درمیان کانگریس کے ووٹرز میں 9 فیصد تک کمی واقع ہوئی اور 20 فیصد سے بھی کم ووٹوں کی شرح کے ساتھ کم ترین شرح حاصل کی۔ کانگریس محض 44 نشستوں پر کامیاب ہو پائی۔ یہ نشستیں اتنی کم ہیں کہ ان کی مدد سے لوک سبھا میں باضابطہ طور پر اپنا قائد حزب اختلاف بٹھانا بھی ممکن نہیں ہو پاتا کیونکہ اس کے لیے ایک پارٹی کو موجودہ گنتی کے حساب سے 55 نشستیں درکار ہوتی ہیں۔

راہول گاندھی کو حاصل ووٹوں کی تعداد ابھی تو کم ہے، لیکن یہ معتدل رفتار کے ساتھ بڑھ رہی ہے، لیکن اس کے باوجود انہیں دیگر 45 فیصد بی جے پی مخالف یا غیر بی جے پی ووٹرز کو اپنی صف میں کھڑا کرنے کے لیے اتحاد قائم کرنے کی ضرورت ہے۔

ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ کانگریس ایک ناقابل تسخیر اتحاد کو وجود میں لانے کے لیے ہر ایک اس سیاسی جماعت کے پاس سرخم کیے جاتی، ایسا کرنے سے ریاستی ظلم و ستم کی اٹھتی لہر کا رخ موڑنے میں مدد مل سکتی تھی۔ راہول کی خالہ اور اندرا گاندھی کی قطع تعلق پھوپھی زاد بہن نیان تارا سہگل کچھ دن پہلے ایک میٹنگ میں بی جے پی کے خلاف اکٹھا ہونے کی التجا کر رہی تھیں، انہوں نے بھارت کے موجودہ حالات کے لیے 'فاشزم' کا لفظ استعمال کیا۔

سابق سول سرونٹس اور ریٹائرڈ فوجی افسران کی میزبانی میں ہونے والی میٹنگ کے دوران 92 سالہ چابک اور واضح گفتار کی حامل نظر آنے والی نیان تارا سہگل نے بتایا کہ کس طرح انہوں نے ادبی خدمات پر دیے جانے والے سرکاری اعزاز کو لوٹا کر مودی کے خلاف زبردست سویلین احتجاجی سلسلے کا آغاز کیا۔

راہول گاندھی بھی موجودہ سیاسی ماحول کو فاشزم کا نام دیتے ہیں۔ صرف کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا (مارکسی) نے اپنے منشور میں اس لفظ کو استعمال کرنے سے گریز کیا ہے، شاید اس کی وجہ یہ پریشانی ہو کہ کہیں انہیں یہ وضاحت نہ دینی پڑ جائے کہ انہوں نے 1977ء (میں جنتا پارٹی کے ساتھ اتحاد کے وقت) اور 1989ء (میں بی جے پی کے حمایت یافتہ وی پی سنگھ کی حمایت کرتے وقت) فاشسٹوں سے ہاتھ کیوں ملایا۔

12 مارچ کو مودی کی آبائی ریاست گجرات میں منعقد ہونے والے کانگریس کے ایک اجلاس کے بعد راہول گاندھی نے ایک ٹوئیٹ کے ذریعے کل حزب اختلاف اتحاد کی امیدیں بڑھائیں، ٹوئیٹ میں انہوں نے لکھا تھا کہ، 'گاندھی جی کے تاریخی ڈنڈی مارچ کی سالگرہ کے موقعے پر کانگریس نے احمد آباد میں اپنی ورکنگ کمیٹی کے اجلاس میں آر ایس ایس/ بی جے پی کے فاشزم، نفرت اور تفریقیت کے نظریے کو شکست دینے کا عزم کیا ہے۔ اس کام میں کوئی قربانی عظیم ترین نہیں، نہ کوئی ایک کوشش حقیر ترین ہے۔ یہ جنگ جیت لی جائے گی۔'

پیش بینی تو شاندار تھی، مگر کہاں ہے وہ قربانی جس کا وعدہ کیا گیا؟ کانگریس نے 2014ء میں 465 امیدواروں کی کثیر تعداد میدان میں اتاری اور کم ترین ووٹ حاصل کیے۔ کیا اتحادیوں کو موقع فراہم کرنے کے لیے حقیقت پسندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے امیدواروں کی تعداد 250 تک نہیں گھٹائی جاسکتی؟ قربانیوں کو تو ایک طرف رکھیے، کانگریس نے تو مایاوتی اور ممتا بینرجی جیسے میچ ونرز کو بھی خفا کر دیا ہے۔ راہول گاندھی نے اروند کیجریوال کو اہمیت ہی نہیں دی ہے، اور اب لیفٹ فرنٹ پر سامنے سے وار کیا ہے۔ کیا راہول گاندھی واقعی جیتنا بھی چاہتے ہیں؟

یاد رہے کہ دوسرا موقع شاید پھر نہ ملے۔

ادبِ پاکستان

ادب اور ہمارے عہد کا بنیادی سوال

مبین مرزا

یہ سوال اس عہد کا سماجی، تہذیبی، اخلاقی تناظر اور انسانی صورتِ حال اُسے پیش کرتے ہیں۔ اِسی سوال کے تحت اُس عہد کے ادب کا مزاج متعین ہوتا ہے اور اس کے رویے تشکیل پاتے ہیں۔ اکیس ویں صدی کی دوسری دہائی اختتامی مرحلے میں ہے۔ کیا ہم جانتے ہیں کہ اِس دور میں ہمارے ادب کو درپیش بنیادی سوال کیا ہے؟ چوں کہ ہم آزاد قوم اور زندہ معاشرہ ہیں، ایک تہذیب کے پاس دار اور اس کی اخلاقی قدروں کے نگہ دار بھی—اس لیے ہونا تو یہی چاہیے کہ ہمارے، معاشرے کے وہ لوگ جو ادب سے دل چسپی رکھتے ہیں، کسی نہ کسی سطح پر اس سوال سے آگاہ ہوں۔ اچھا فرض کیجیے، اگر عام آدمی اس سے واقف نہیں ہے تو کم سے کم ادیب شاعر لوگ تو ضرور ہوں۔ اس لیے کہ اس نئی صدی کی دو دہائیوں کا عرصہ اس نوع کے کسی بھی مسئلے کے تعین کے لیے ہمیں بہرحال وافر وقت مہیا کرچکا ہے۔ اس نکتے پر سوچنے اور اپنے دائیں بائیں ادبی برادری کے لوگوں سے سن گن لینے کے بعد ہم تعجب اور افسوس کے ساتھ اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ ہمارے سامنے کوئی واضح رائے موجود نہیں ہے۔ کیوں نہیں ہے صاحب؟ کیا ہمارے یہاں اس وقت اس سے بڑے کسی اور مسئلے کی تفتیش چل رہی ہے؟ نہیں، ایسا بھی نہیں ہے۔ تو پھر کیا وجہ؟ مرحلہ تو وہی، آپ بھی شرمسار ہو مجھ کو بھی شرمسار کر، والا ہے، کیوں کہ اس سچائی سے آنکھیں نہیں چرائی جاسکتیں کہ ہم نے اس سوال کو درخورِ اعتنا ہی نہیں جانا، توجہ ہی نہیں دی اس پر۔ اس اعتراف پر بھی بات ختم نہیں ہوتی۔

چلیے ٹھیک ہے، دو چار، دس بیس، سو دو سو ادیبوں شاعروں نے اہمیت نہیں دی، کیا سب کے سب، چھوٹے بڑے، نئے پرانے لکھنے والوں میں سے کسی کو بھی اس سوال پر غور کرنے کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی؟ ایسا نہیں ہوسکتا۔ زیادہ نہ سہی، لیکن چند ایک لوگ تو بہرحال ایسے ہوں گے جو اپنی تہذیب، معاشرے اور ادب کے حوالے سے سوچیں۔ اگر واقعی ایسا ہے تو انھوں نے اس سوال پر غور کیوں نہیں کیا—اور اگر کیا ہے تو پھر کس نتیجے پر پہنچے اور جس پر پہنچے اُس کا اظہار کیوں نہیں کیا؟

واقعہ یہ ہے کہ معدودے چند ہی سہی، لیکن سوچنے والے لوگ اب بھی اس معاشرے میں ہیں۔ ظاہر ہے، جب وہ سوچتے ہیں تو کوئی نہ کوئی رائے بھی قائم کرتے ہیں، اور اس رائے کا اظہار بھی کہیں نہ کہیں اور کسی نہ کسی صورت میں ہوتا ہے، لیکن اب اصل مسئلہ یہ ہے کہ معاشرے کی اکثریت کی طرح ہم بیشتر ادیب شاعر لوگ بھی اوّل تو اپنے اپنے جزیروں پر جی رہے ہیں اور ثانیاً یہ کہ اگر کسی سبب سے کہیں ایک جگہ اکٹھے بھی ہوتے ہیں تو اپنے اپنے الگ مقاصد اور الگ اہداف کے ساتھ۔

یہی نہیں، بلکہ اپنے اپنے تحفظات، تعصّبات اور ترجیحات کے سخت حفاظتی انتظام کے ساتھ، جو دراصل ہمارے لیے ایئر ٹائٹ کمپارٹمنٹس کا کام کرتے ہیں۔ وہ کسی رائے کی ہوا، کسی خیال کی آواز اور کسی سوچ کی خوش بو ہم تک نہیں پہنچنے دیتے۔ اس لیے سچ یہ ہے کہ اب ہم لوگ آپس میں ملتے ہوئے بھی نہیں مل پاتے۔ ادھر قصہ یہ ہے کہ تہذیب کا کوئی مرکزی مسئلہ اور ادب کا کوئی بنیادی سوال کسی انفرادی کوشش سے متعین نہیں ہوتا۔

اس کے لیے ضروری ہے کہ سماج کا اجتماعی شعور بروئے کار آئے اور اجتماعی ضمیر آواز کے سانچے میں ڈھل کر ابھرے۔ اب بتائیے، بھلا ایسے میں ہمارے یہاں اس عہد کا بنیادی سوال طے ہو تو آخر کیسے؟

ایک زمانہ تھا، ہمارے یہاں پورے معاشرے کی طرف سے سوچنے اور غور کرنے کا کام ادیبوں نے اپنے ذمے لے رکھا تھا۔ ادیب سوچتے تھے، کسی جگہ اکٹھے ہوتے اور اپنے خیالات و آرا کا اظہار کرتے، بات چیت میں گرماگرمی بھی ہوتی۔ ناگفتہ باتیں بھی ہوجاتیں، یہاں تک کہ الزامات بھی دھر دیے جاتے۔ خوب بک بک جھک جھک بھی ہوتی، لیکن اس کے دو بڑے فائدے تھے۔ ایک تو یہ کہ فرضِ کفایہ ادا تو گنے چنے افراد کرتے تھے، لیکن پورا معاشرہ ایک بڑے وبال سے بچا ہوا تھا، وہ وبال تھا لاتعلقی اور بے حسی کا۔ دوسرے یہ کہ ادب اور ادیب چوں کہ اپنی اپنی رائے کا اظہار کرتے، ایک دوسرے کے خیالات کو جانتے اور ان کا سامنا کرتے تھے، اس لیے خیالات کے ٹکراؤ سے نئے تصورات سامنے آنے کا بھی ایک عمل چلتا رہتا تھا۔

اس صورتِ حال کا اثر معاشرہ بھی قبول کرتا تھا۔ چناں چہ ایک تو اُس کا اپنے عہد کے ادب اور ادیبوں سے رشتہ قائم رہتا اور دوسرے ادب کی طرح معاشرے میں بھی ایک سے زائدہ آرا، تصورات اور خیالات کا راستہ کھلا ہوا تھا۔ اب جو یہ سلسلہ ادب میں ختم ہوا ہے تو اس کا اثر معاشرے پر بھی واضح طور پر دیکھا جاسکتا ہے۔ آج اس معاشرے کے افراد کی اکثریت یہ سمجھتی ہے کہ جو اُس کی رائے ہے، بس وہی پورے معاشرے کی رائے ہے یا ہونی چاہیے۔ اس سوچ نے معاشرے میں عدم برداشت کے رویے کو اس حد تک بڑھا دیا ہے کہ اگر کوئی شخص معمولات کی عام ڈگر سے ہٹ کر کسی اور رائے کا یا اپنے اختلاف کا اظہار کرنا بھی چاہتا ہے تو خوف کی وجہ سے نہیں کرتا۔ منہ بند رکھنے میں عافیت محسوس کرتا ہے۔ نتیجہ یہ کہ پورا معاشرہ گھٹن کا شکار ہے۔

پوچھا جانا چاہیے کہ آخر ہمارے ادیبوں نے بات کرنی کیوں چھوڑ دی؟ اس کے مختلف جوابات ہوسکتے ہیں، یہ کہ پہلے ان کے پاس وقت اور پلیٹ فارم دونوں ہوا کرتے تھے جو کہ اب نہیں ہیں۔ پہلے مختلف نظریات اور تصورات موجود تھے، سو اُن کے تحت ادیبوں کے ذہنی رویے مرتب ہوتے، ان سے اتفاق و اختلاف کے پہلو سامنے آتے اور گفتگو کے نئے موضوعات نکلتے تھے، لیکن اب ایسا نہیں ہے۔ یہ کہ پہلے معاشرہ ادب اور ادیب کو وقعت دیتا تھا اور اس کی بات سنی جاتی تھی، اس لیے وہ اپنی رائے کے اظہار کا کام شوق اور ذمے داری سے کرتا تھا۔ آج معاشرے کو ادیب کی ضرورت ہی محسوس نہیں ہوتی، سو ادیب بھی اب ایسی کسی فکر میں مبتلا نہیں ہے۔ اس نوع کے کچھ اور جوابات بھی ہوسکتے ہیں۔ یہ سچ ہے کہ ان میں سے کسی بات کو دوٹوک انداز میں رد بھی نہیں کیا جاسکتا، اس لیے کہ یہ اپنی اپنی جگہ حقیقتِ حال کا اظہار کرنے والے مسائل کو بیان کررہی ہیں۔ چلیے مانے لیتے ہیں کہ ایسا ہی ہے، لیکن یہ سب آرا پوری سچائی کا اظہار نہیں کررہیں، بلکہ جزوی صداقت پر مبنی ہیں۔ ان کے ساتھ کچھ اور حقائق کے بغیر پورا منظرنامہ سامنے نہیں آسکتا۔

وہ حقائق یہ ہیں کہ ہمارے ادیب نے خود کو وقت اور حالات کے دھارے پر چھوڑ دیا ہے۔ اس نے اپنے کام اور مقام کو فراموش کرکے کچھ اور چیزوں کو توجہ کا مرکز بنالیا ہے۔ ادب ہر تخلیق کار سے طلبِ دنیا کے معاملے میں ایک سطح کی بے نیازی اور درویشی کا تقاضا کرتا ہے جسے ہمارا ادیب ماننے پر آمادہ نہیں ہے۔ اس میں بھی کچھ سیاست دانوں اور بیوروکریٹس جیسے خیالات پیدا ہوگئے ہیں، وہ دنیا میں اپنا حصہ وافر مقدار میں چاہتا ہے، بلکہ کہنا چاہیے کہ دنیا کو اپنے حصے سے زیادہ حاصل کرنا چاہتا ہے۔

سوالات اور خیالات تو غیر مادّی ہوتے ہیں، وہ اُن سے زیادہ اب مادّی اشیا پر توجہ دیتا ہے۔ پہلے اس کا کام اس کے لیے خوشی اور تسکین کا مرکز تھا، لیکن اب یہ مرکز بدل گیا ہے۔ پہلے اُس کے لیے عزتِ نفس یا انا بڑی قیمتی شے ہوا کرتی تھی، لیکن اب وہ اُسے گردانتا ہی نہیں، اس لیے کہ انا تو اس کی ترقی کے راستے کی رکاوٹ بن جاتی ہے۔ پہلے وہ اپنی آواز، اپنے خیال اور کردار کی طاقت پر زندہ رہنا چاہتا تھا، لیکن اب اسے زندگی کا دوسرا سامان درکار ہے۔ پہلے سمجھوتا کرنا اس کے لیے موت کے مترادف تھا، لیکن اب وہ ایسا نہیں سمجھتا۔

اس صورتِ حال میں ظاہر ہے، اصل کام اور اصل شے تو کہیں پیچھے رہ جاتی ہے اور آدمی کہیں کا کہیں جانکلتا ہے۔ بس یہی کچھ ہوا ہے ہمارے ادیب کے ساتھ۔ اس لیے ہمارے عہد میں ادب کو کس بنیادی سوال کا سامنا ہے، یہ طے ہی نہیں ہو پارہا۔

اردو شاعرات کے تذکرے اور اردو میں خواتین کے رسائل

ڈاکٹر رؤف پاریکھ

اردو ادب اور صحافت کے فروغ میں خواتین نے جو اہم کردار ادا کیا ہے بالعموم اس کا ذکر نہیں ہوتا حالانکہ خواتین نے اٹھارھویں صدی ہی سے اردو ادب میں نمایاں کردار ادا کرنا شروع کردیا تھا اور انیسویں صدی میں خواتین اردو صحافت کے میدان میں بھی قدم رکھ چکی تھیں۔

خواتین قلم کاروں کا باقاعدہ ذکر سب سے پہلے جس تذکرے میں ملتا ہے اس کا نام ''بہارستان

ناز'' ہے جو حکیم فصیح الدین رنج میرٹھی (۱۸۵۸ئ۔ ۱۸۶۳ئ) نے مرتب کیا تھا۔ اس کا پہلا ایڈیشن ۱۸۴۶ء میں شائع ہوا اور اس میں ستر (۷۰) شاعرات کا ذکر اوران کے کلام کے نمونے تھے۔ اس کا دوسرا ایڈیشن ۹۶۸۱ئ اور تیسرا ایڈیشن ۱۸۲۸ء میں شائع ہوا۔ تیسرے ایڈیشن میں ایک سو چوہتر (۱۷۴) شاعرات کا ذکر تھا۔ لیکن اٹھارھویں اور انیسویں صدی میں شاعرات کی تعداد اس سے کہیں زیادہ ہوگی کیونکہ اس زمانے میں بعض خواتین اپنی تخلیقات کو منظرِ عام پر لانا پسند نہیں کرتی تھیں اور شاعرات کی بہت بڑی تعداد نے گم نام رہنے ہی کو ترجیح دی ہوگی۔ بلکہ بیسویں صدی کے اوائل میں بھی بہت سی شاعرات نے پسِ پردہ رہنے ہی کو بہتر سمجھا۔ کچھ خواتین اہلِ قلم فرضی ناموں سے یا مردانہ ناموں سے بھی لکھتی رہیں۔ کچھ نے اپنا نام ظاہر نہ کرتے ہوئے اپنے بیٹے یا والد کے ساتھ اپنا رشتہ ظاہر کیا، مثلاً بنت نذر الباقر یا والدہ عبدالقادر نے اپنا اصل نام نہیں لکھا۔ کچھ نے اپنے نام کا صرف مخفف ہی لکھا۔ زاہدہ خاتون شیروانیہ (۱۹۲۲ئ۔۱۸۴۹ئ) جیسی بے مثل شاعرہ بھی ز۔خ۔ش کے قلمی نام سے شاعری کرتی رہیں۔ بہارستانِ ناز سے قبل اردو شاعری کے تذکروں میں چند خواتین شعرا کا محض سرسری ذکر ہوتا تھا حالانکہ خواتین طویل عرصے سے اردو اور فارسی میں شاعری کرتی رہی تھیں۔ البتہ بہارستانِ ناز سے یہ ضرور ہوا کہ دیگر اہلِ علم کو بھی شاعرات کا تذکرہ لکھنے کی تحریک ہوئی اوران تذکروں میں درگا پرشاد نادر کے لکھے ہوئے تذکرے بطورِ خاص قابلِ ذکر ہیں۔ درگا پرشاد نادر نے ۱۸۶۷ء میں فارسی میں شاعری کرنے والی خواتین کا ایک مختصر تذکرہ شائع کروایا جس کا نام ''گلشنِ ناز'' تھا۔ انھوں نے ۱۸۸۷ء میں ''چمن انداز'' کے نام سے ایک اور تذکرہ شائع کیا جس میں اردو اور فارسی کی شاعرات کا ذکر تھا۔ نادر نے ۱۸۴۸ میں ''تذکرۃ النسائے نادری'' شائع کیا جس میں اردو اور فارسی کی شاعرات کا نسبتاً تفصیلی ذکر تھا۔ یہ کتابیں اب مشکل ہی سے دست یاب ہوتی ہیں۔ البتہ فصیح الدین رنج میرٹھی کی ''بہارستانِ ناز'' کو خلیل الرحمٰن داؤدی نے مرتب کردیا تھا اور مجلسِ ترقیٔ ادب (لاہور) سے ۱۹۵۶ء میں دوبارہ شائع ہوئی۔ شاعری اور نثر سے قطع نظر، خواتین کے رسالے بھی اردو میں خاصے عرصے سے شائع ہورہے ہیں اور خواتین خود ان کی مدیر بھی رہی ہیں۔ ڈاکٹر جمیل اختر نے ''اردو میں جرائدِ نسواں کی تاریخ'' کے عنوان سے دو جلدوں میں خواتین کے اردو جرائد کا تفصیلی حال رقم کیا ہے۔ اس میں انھوں نے خواتین کے اردو رسائل کی تاریخ بیان کرتے ہوئے تقریباً ڈھائی سو رسالوں کا ذکر کیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ''رفیقِ نسواں'' وہ پہلا اردو رسالہ تھا جو خواتین کے لیے جاری کیا گیا۔ لکھنؤ سے ۵/مارچ ۱۸۴۸ء کو جاری کیا گیا یہ رسالہ پندرہ روزہ تھا اور اردو اور ہندی دونوں زبانوں میں شائع ہوتا تھا۔ ''فرہنگِ آصفیہ'' کے مولف مولوی سید احمد دہلوی نے دہلی سے یکم اگست ۱۸۴۸ء کو ایک پندرہ روزہ جریدہ خواتین کے لیے جاری کیا جس کا نام ''اخبار النسا'' تھا۔ حیدر آباد دکن سے ۱۸۴۹ء میں ''معلمِ نسواں'' نکلا۔ لیکن دراصل اس کا نام پہلے ''معلم'' تھا اور یہ ۱۸۱۸ء میں جاری ہوا تھا۔ یہ بعد میں خواتین کا رسالہ بن گیا۔ خواتین کے رسالوں کو اُس زمانے کے لوگوں نے معیوب جانا اور لوگوں کا ابتدائی ردِ عمل حوصلہ شکن تھا۔ لیکن اہلِ قلم اور اہلِ علم نے حوصلہ نہیں ہارا اور خواتین کی بہتر تربیت اور تعلیم کے لیے خواتین کے مزید رسالے اردو میں جاری کیے گئے جن میں سے کچھ کے نام یہ ہیں:

شریف بیبیاں، لاہور، ۱۸۳۹ئ۔
تہذیبِ نسواں، لاہور، ۱۸۸۹ئ۔
پردہ؟ عصمت لکھنؤ، ۱۹۰۰ء۔
سفیرِ قیصر، میرٹھ، ۱۹۰۰ئ۔
جلبابِ ناموس، لکھنؤ، ۱۹۱۰ئ۔
شمس النہار، دہلی، ۱۹۲۰ئ۔
خاتون، علی گڑھ، ۱۹۴۰ئ۔

دارالاشاعت پنجاب کے مالک مولوی سید ممتاز علی کی اہلیہ اور سید امتیاز علی تاج کی والدہ یعنی محمدی بیگم کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ وہ خواتین کے کسی اردو رسالے کی پہلی خاتون مدیر تھیں۔ وہ تہذیبِ نسواں کی ادارت کرتی تھیں جو ان کے شوہر کے ادارے سے شائع ہوتا تھا۔ اس سے پہلے مرد ہی خواتین کے رسالے کے مدیر ہوا کرتے تھے۔

بیگم ممتاز علی نامی خاتون خواتین کے ایک رسالے ''مشیرِ مادر'' کی مدیرہ تھیں جو لاہور سے ۱۹۵۰ء میں نکلا تھا۔ آگرہ سے خواتین کا ایک پرچہ ''پردہ نشین'' کے نام سے جاری ہوا تھا جس کی مدیرہ مسز خاموش تھیں۔

ظاہر ہے کہ یہ قلمی نام تھا۔ خواتین کے ان رسالوں اور ان خاتون مدیروں نے برِعظیم پاک و ہند میں خواتین میں تعلیم اور شعور اجاگر کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔

ڈاکٹر جمیل اختر کی تحقیق ہے کہ آزادی سے قبل اردو میں خواتین کے تقریباً ایک سو رسائل و جرائد کا سراغ ملتا ہے اور آزادی کے بعد اب تک تقریباً ڈیڑھ سو اردو کے ایسے رسالے جاری ہوئے ہیں جو خواتین کے لیے ہیں۔ لیکن آزادی کے بعد ہندوستان سے خواتین کے لیے صرف چالیس کے قریب اردو رسالے نکلے جبکہ پاکستان میں یہ تعداد ایک سو سے اوپر ہے۔ اس طرح کل تعداد ڈھائی سو ہوجاتی ہے۔

مصنوعی ذہانت کا انوکھا کارنامہ

مرزا شاہد برلاس

گوگل کے آرٹی فیشل انٹیلی جنس (مصنوعی ذہانت) کے بنائے ہوئے نیٹ ورک ڈیپ مائنڈ نے حیاتیات کے سب سے بڑے اور پیچیدہ پیش آمدہ چیلنج کو حل کردیا ہے۔ یعنی پروٹین کے امینو ایسڈ کی سیکوئنس کی تھری ڈائی مینشنل شکل کیا ہوگی۔ ڈیپ مائنڈ کے الفافولڈ پروگرام نے اس مسئلہ پر کامیابی حاصل کرلی ہے۔ جسے (Critcal Assesment of Structure Prediction) یا سی اے ایس پی (CASP) کاسپ کہا جاتا ہے۔ گزشتہ سال ہونے والی ورچوئل کانفرنس میں ان نتائج کا اعلان کیا گیا تھا۔ کالج پارک کی یونیورسٹی آف میری لینڈ کے کمپیوٹیشنل بایولاجسٹ جان مولٹ کا کہنا ہے کہ یہ ایک بڑا کارنامہ ہے، جس کا مقصد پروٹین کے اسٹرکچر کی صحیح پیش گوئی کرنا تھی۔ پروٹین اسٹرکچر کی اس کیا مینو ایسڈ کے سیکوئنس سے صحیح پری ڈکشن بلاشبہ حیاتیاتی سائنس اور میڈیسن کے لیا نہایتی سود مند انقلاب ہوگا، کیوں کہ اس سے خلیہ کے بلڈنگ بلاک کو سمجھنے کی کوششوں میں بہت پیش رفت ہوسکے گی، جس کی وجہ سے ایڈوانس دواؤں کی دریافت جلد اور زیادہ آسان ہوجائے گی۔

2018ء کی آخری کاسپ کانفرنس میں ڈیپ مائنڈ نے پہلی مرتبہ حصہ لیا تھا۔ لیکن اس دفعہ ڈیپ مائنڈ کے نیٹ ورک نے دوسرے سائنسدانوں کی ٹیم سے کافی اونچی جست لگائی ہے۔ یہ دماغ کو حیرت میں مبتلا کرنے والا ایسا کارنامہ ہے جو حیاتیاتی سائنس میں انقلاب برپا کرے گا۔ یہ گیم چینجر ہے۔ جرمنی میں قائم میکس پلانک انسٹی ٹیوٹ فار ڈیولپمنٹ بایولوجی کے ماہر آندرے لوپاس نے کاسپ کی مختلف ٹیموں کا کارکردگی کا جائزہ لیا الفافولڈ نے اس کو ایسا اسٹرکچر دریافت کرکے دیا تھا جسے معلوم کرنے کے لیے اس کی لیب گزشتہ ایک عشرے سے تگ ودو کررہی تھی۔ ماہرین کو اُمید ہے کہ اس سے اس کے سوال کرنے اور مشاہدہ کرنے کے طریقے کار میں بھی تبدیلی آئے گی۔ اس سے دوائیں اور تحقیق دونوں تبدیل ہوجائیں گی۔ اس کے ساتھ ساتھ بایولوجی انجینئرنگ بھی بدل جائے گی۔

غرض یہ کہ یہ ہر چیز کو بالکل ہی بدل دے گی۔ لوپاس نے بڑے وثوق سے کہا تھا کہ کچھ کیسز میں الفافولڈ کی پیش گوئیاں پہلے سے استعمال کردہ 'گولڈ اسٹینڈرڈ' ایکسپری مینٹل میتھڈ مثلاً ایکسرے کرسٹیلو گرافی اور موجودہ سالوں میں دریافت کردہ ''کریوالیکٹرون مائیکرو اسکراپی'' سے کچھ زیادہ مختلف نہیں الفافولڈ ان قیمتی اور زیادہ محنت آور طریقوں کو ناکارہ نہیں بنائے گے، پھر بھی مصنوعی ذہانت حیاتیاتی اشیاء کو مطالعہ کرنے کے نئے مختلف طریق کار فراہم کرے گی۔ پروٹین زندگی کے بلڈنگ بلاک ہیں جو خلیوں میں ہونے والی اندرونی تبدیلیوں کا باعث ہوتی ہیں۔ ایک پروٹین کیسے کام کرتی ہے اور وہ جو بھی کرتی ہے وہ اس کی تھری ڈائی مینشنل شکل کی بنیاد پر کرتی ہے۔

سورج سے 5 سال ارب سال پرانا پتھریلا سیارہ

امریکی ماہرینِ فلکیات نے زمین سے 280 نوری سال دوری پر ایک ایسا سیارہ دریافت کرلیا ہے جو زمین جیسا پتھریلا ہونے کے علاوہ تقریباً 10 ارب سال قدیم ہے، یعنی یہ ہمارے سورج سے بھی 5 ارب سال پہلے وجود میں آگیا تھا۔ یہ سیارہ جسے ناسا کی ''ٹی ای ایس ایس'' (ٹرانزٹنگ ایگزوپلینٹ سروے سٹیلائٹ) نامی خلائی دوربین سے دریافت کیا گیا ہے، جسامت میں ہماری زمین سے 50 فی صد بڑا ہے جب کہ اس کی کمیت، ہماری زمین کے مقابلے میں 3 گنا زیادہ ہے۔ اسے TOI-561b کا نام دیا گیا ہے، جس سے ظاہر ہے کہ یہ TOI-561 نامی ستارے کے گرد چکر لگانے والا، سب سے قریبی سیارہ ہے۔ یہ ستارہ برج اسد کے قریب ایک چھوٹے سے آسمانی جھرمٹ ''سیکسٹینس'' (Sextans) میں واقع ہے۔ ماہرین کے مطابق یہ سیارہ یعنی ''ٹی او آئی 561 بی'' اپنے مرکزی ستارے کے گرد صرف 12 گھنٹے میں ایک چکر مکمل کرلیتا ہے؛ یعنی وہاں جتنی دیر میں دو سال گزرتے ہیں، اتنی دیر میں ہماری زمین پر صرف ایک دن گزرتا ہے جو 24 گھنٹوں پر مشتمل ہے۔ ٹی او آئی 561 بی اپنے ستارے (سورج) سے بہت قریب ہے، جس کی وجہ سے اس کی سطح کا درجہ حرارت بھی 1,726 درجے سینٹی گریڈ (2000 ڈگری کیلون) کے لگ بھگ ہے۔ پتھریلا سیارہ ہونے کے باوجود ''ٹی او آئی 561 بی'' کی کثافت تقریباً ہماری زمین جتنی ہی ہے جب کہ ماہرین کو امید تھی کہ اس کی کثافت، زمین سے زیادہ ہونی چاہیے تھی۔ ماہرینِ فلکیات کا کہنا ہے کہ اس فرق کی واحد وجہ یہی سمجھ میں آتی ہے کہ یہ سیارہ ایسے عناصر سے مل کر بنا ہے جو اگرچہ ٹھوس ہیں لیکن بہت ہلکے ہیں؛ یعنی ان کی کثافت بہت کم ہے۔ ایسا صرف تب ہی ممکن ہے جب یہ سیارہ بہت پہلے، شاید ہمارے سورج سے بھی بہت پہلے وجود میں آیا ہو، کیوں کہ اُس وقت کائنات میں بھاری اور دھاتی قسم کے عناصر کی مقدار بے حد کم تھی، جن کی وجہ سے کسی سیارے کی کثافت میں اضافہ ہوتا ہے۔ اس پہلو کو مدِنظر رکھتے ہوئے، محتاط تخمینہ لگانے کے بعد سائنسدانوں کا کہنا ہے یہ سیارہ تقریباً 10 ارب سال قدیم ہے جسے ہم بجا طور پر کائنات کا ''قدیم ترین پتھریلا سیارہ'' بھی کہہ سکتے ہیں۔

'چاہت نہیں' کہنے سے طلاق نہیں ہوتی

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

سوال:۔ میری بیوی نے مجھ سے کہا کہ مجھے چھوڑ دو۔ میں نے کہا مجھے بھی تمہاری کوئی چاہت نہیں ہے۔ اب پریشان ہوں کہ کہیں طلاق تو نہیں ہوگئی؟

جواب:۔ مجھے تمہاری چاہت نہیں، رغبت نہیں، محبت نہیں وغیرہ جملوں سے طلاق واقع نہیں ہوتی۔

تتلی کے اڑنے کا معمہ

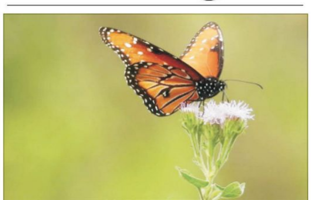

ایمان صغیر

تتلیوں کی پھڑ پھڑاتی ہوئی پرواز بہت عرصے سے سائنسدانوں کے لیے چکرانے کا باعث رہی ہے۔ محققین کو یہ سمجھنے میں مشکل رہی ہے کہ یہ نازک بدن اپنے بڑے مگر ناکافی پروں کے ساتھ کیسی اڑتا ہے۔ اب ایک نئی تحقیق سے پتا چلا ہے کہ تتلیاں اپنے پروں کو گولائی دے کر ایک خاص زاویے سے تالی بجانے کے انداز سے آپس میں ٹکراتی ہیں، جس سے ہوا پر دباؤ پڑتا ہے اور اس کے ردِعمل میں یہ نرم و نازک کیڑا اپنی منزل کی جانب محو سفر رہتا ہے۔ سائنسدانوں کے مطابق یہ طریقہ تتلیوں کو خطرناک شکاریوں سے بچانے میں بھی مددگار ثابت ہوتا ہے۔

جانداروں کی اُڑنے والی انواع نے موت سے بچنے کے مختلف طریقے بنائے ہیں۔ بعض کے پر بڑے اور طاقتور ہوتے ہیں جن کی مدد سے وہ تیزی سے خطرے سے دور نکل جاتے ہیں۔ ان نازک جسموں کی مشکل یہ ہے کہ ان کے پر بقیہ جسم کے مقابلے میں غیر معمولی طور پر بڑے ہوتے ہیں جو پرواز کے قوانین کے اعتبار سے اڑنے کے اہل نہیں ہیں۔ 1970ء کی دہائی میں محققین نے نظریہ پیش کیا تھا کہ تتلی کے بڑے پر جب اوپر کی جانب آپس میں ٹکراتے ہیں تو تتلی کو اڑنے میں مدد ملتی ہے، مگر قدرتی ماحول میں اڑان کے دوران کوئی بھی سائنسدان اس کا عملی مظاہرہ نہیں کروا سکا تھا۔ اب سویڈن کے سائنسدانوں نے ایک ونڈ ٹنل یا ہوائی سرنگ اور ہائی اسپیڈ کیمروں کی مدد سے تتلی کے اس مخصوص طرزِ اڑان کی عکس بندی کی ہے۔ ڈاکٹر پر ہیننکسن کا کہنا ہے کہ پر ایک نہایت دلچسپ انداز میں حرکت کرتے ہیں۔ پروں کے اگلے اور پچھلے حصے مرکزی حصے سے پہلے آپس میں ملتے ہیں، جس سے ایک گولائی یا پیالہ نما شکل وجود میں آتی ہے۔

سائنسدان اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ پیالہ نما بڑے پروں کے پھڑپھڑانے کے عمل نے تتلوں کو اپنی ارتقا کے دوران شکاریوں پر سبقت دی ہے۔

ماہرین کا خیال ہے کہ اس طرز عمل سے پروں کے درمیان ہوا قید ہوجاتی ہے اور جب پر مکمل طور پر ملتے ہیں تو یہ ہوا تیزی سے خارج ہوکر تتلی کو آگے دھکیلتی ہے۔ محققین نے دو چمٹے بھی تیار کیے، تاکہ اپنے نظریے کی آزمائش کرسکیں۔ ایک سخت تھا اور دوسرا تتلی کے پروں کی طرح لچکدار۔

محققین کی ٹیم نے دیکھا کہ لچکدار پروں والے چمٹے کو جب ونڈ ٹنل میں آزمایا گیا تو اس سے ڈرامائی طور پر زیادہ قوت پیدا ہوئی۔ اس سے کارکردگی میں 28 فی صد اضافہ ہوا، جو سائنسدانوں کی نظر میں اڑنے والے جانداروں کے لیے بہت بڑا نمبر ہے۔ سائنسدان اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ پیالہ نما بڑے پروں کے پھڑ پھڑانے کے عمل نے تتلوں کو اپنی ارتقا کے دوران شکاریوں پر سبقت دی ہے۔

محققین کا خیال ہے کہ ان کی تحقیق زندگی کے دوسرے شعبوں کے لیے کار آمد ہوسکتی ہے۔ بعض ڈرون اور زیر آب مشینوں میں پھڑ پھڑانے کے عمل پر مشتمل پروپلشن سسٹم یا دھکیلنے کا نظام پہلے ہی محدود پیمانے پر استعمال ہورہا ہے۔ اور سائنسدانوں کا کہنا ہے کہ تتلیوں کے اڑنے کا انداز اپنا کر ان مشینوں کی کارکردگی میں بہتری لائی جاسکتی ہے۔

اپنی، ناکامی، کوتاھی کا الزام دوسروں کو نہ دیں
آگے کا راستہ تلاش کرنا عصری ضرورت

ظفر محی الدین

نوجوان خوابوں کو حقیقت میں بدل سکتے ہیں، کیونکہ ان میں جوش ولولہ اور کچھ کرگزرنے کا عزم بدرجہ اتم موجود ہوتا ہے، مگر اس حقیقت سے آگہی رکھنے کے باوجود اس حقیقی قوت کو نظرانداز کررکھا ہے۔ پاکستان میں نوجوانوں کی اکثریت ہے۔ ریاست کی ذمہ داری ہے کہ مستقبل کے معماروں کو معیاری تعلیم، تفریح کے مواقع، روزگار کی سہولیات فراہم کی جائیں۔ جدید صنعتی تقاضوں اور درکار ہنرمندی سے ہمکنار کیا جائے۔ نوجوانوں کو آگے بڑھنے ترقی کرنے کے لئے مفید اور بامقصد مشوروں سے نوازنے کے لئے ایڈوائز سینٹر قائم کئے جائیں، جو کالجوں اور جامعات میں نوجوان طلبہ کی رہنمائی کرسکیں۔ اعلیٰ تعلیم اور تحقیق کے لئے مغربی ممالک کی طرح آسان شرائط پر قرضے فراہم کئے جائیں۔

ہمارے معاشرے میں زیادہ تر والدین اپنے بچوں میں پائی جانے والی کسی بھی کمی، کوتاہی یا برائی کی تمام تر ذمہ داری بچوں کے دوست احباب یا اڑوس پڑوس کے بچوں پر ڈال دیتے ہیں یا اسکول کالج کے ساتھیوں کو ذمہ دار قرار دے دیتے ہیں، جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ بچے یا نوجوان مزید ڈھیٹ ہوجاتے ہیں اور والدین اس طرح اپنی ذمہ داری سے دامن جھٹک لیتے ہیں۔ اس طرح کی طرزِ فکر درست نہیں۔ بچوں اور نوجوانوں کی بنیادی تربیت کی ذمہ داری والدین اور خاندان کے بزرگوں پر عائد ہوتی ہے۔ کالج اور جامعہ میں نوجوان اپنی تعلیم مکمل کرتے ہیں۔

یہاں تعلیم میں نوجوانوں کو کیا سکھاتے پڑھاتے اور ان کی تربیت کرتے ہیں یہ پہلو عذر طلب ہے۔ اچھائی اور برائی میں تمیز کرنا، اخلاقی قدروں، عام قوانین، صفائی ستھرائی کا تصور، بزرگوں اور خواتین کا احترام، مطالعہ اور مشاہدہ کا شوق، مکالمہ کی صلاحیت ان سب معاملات سے آگہی اور پابند کرنا تعلیمی نصاب میں شامل ہونا چاہئے۔ اس مضمون کو اختیاری نہیں بلکہ لازمی قرار دینا چاہئے۔

نوجوانوں کو پوری طرح یہ بات ذہن نشین رکھنی چاہئے کہ کامیابی، بڑا مرتبہ، بلند مقام اور عزت دولت شہرت کسی کی میراث نہیں ہیں۔ یہ ہر اس فرد کو حاصل ہوسکتی ہے جو زندگی میں کچھ کرگزرنے کا حوصلہ، اعتماد اور عزم رکھتا ہو، اس کے حصول کے لئے مستقل مزاجی، خلوص اور اپنے اطراف سے بے خبر جدوجہد کرتا ہے۔ کامیابی کسی نسل، زبان، مذہب، علاقے اور جنس کی بھی میراث نہیں ہے۔ آج کا دور جدید بے شمار ایجادات اور دریافتوں سے مرصع ہے۔ ہر دن ایک نئی تحقیق، نیا انکشاف، ایک نئی کامیابی سامنے آتی ہے۔ ترقی یافتہ اقوام مزید ترقی کرنے کی لگن میں آسمانوں کی خبریں لارہی ہیں، کم ترقی یافتہ اقوام ترقی کی نئی منزلوں کے حصول کے لئے کوشاں ہیں۔ یہ دور اعلیٰ معیاری تعلیم، تحقیق، جستجو اور ہنرمندی کا دور ہے۔

انسان کے سامنے نئے چیلنجز، نئے معرکے اور نئے مسائل ہیں، جن کو سر کرنے، حل کرنے کے لئے انسان پوری شدومد سے جدوجہد کررہا ہے۔ اکیسویں صدی کے دوسرے عشرے میں کورونا جیسی وبائی بیماری نے کرہ ارض کے تمام انسانوں کو گونا گوں مشکلات، مصائب و آلام سے دوچار کردیا۔ ایسے میں پوری عالمی برادری متحد ہوکر اس مہلک وبائی بیماری کا مقابلہ کررہی ہے۔ مختلف ممالک کووڈ۔19 کی ویکسین تیار کرنے میں کوشاں ہیں اور چند ایک نے تاحال کامیابی حاصل کرلی ہے۔ اس طرح انسان کو کبھی کسی بھی چیلنج کا سامنا کرنا پڑسکتا ہے، کچھ اسی طرح فرد کی عام زندگی میں بھی ہوتا ہے۔ اس طرح کی صورت حال میں ہر نوجوان اور ہر فرد کو پوری یکسوئی، خود اعتمادی اور حوصلے سے حالات کا مقابلہ کرنا چاہئے، اگر آپ نے اپنے مسائل حل کرنے کا فیصلہ کرتے ہوئے پہلا قدم بڑھا دیا اور صبر و استقامت سے آگے بڑھتے رہے تو کامیابی یقینی ہے۔

نوجوانوں کو ایک اور اہم ترین بات یہ ذہن نشین کرلینی چاہئے کہ دنیا میں سب سے زیادہ قیمتی شہ وقت ہے۔ وقت کا دھارا کسی بہتے دریا کی طرح گزرتا چلا جاتا ہے۔ وقت کا ضیاع سب سے بڑا نقصان اور کوتاہی کی انتہا ہے۔ جو وقت کی قدر کرتا ہے وقت اس کی قدر کرتا ہے۔ جو وقت کی پروانہیں کرتا، وقت اس کی بھی پروانہیں کرتا۔

عمومی طور پر ہمارے معاشرہ میں زیادہ تر نوجوان اپنی کوتاہی، غفلت، ناکامی کو اپنی بدقسمتی سے موسوم کردیتے ہیں، سارا گلہ شکوہ قسمت سے ہوتا ہے، جب کہ یہ اندازِ فکر کسی بھی طور درست نہیں ہے۔ ہمارے مذہب میں بھی حکم ہے کہ محنت کرو، علم حاصل کرو اور جدوجہد کرو۔ نوجوان اس حقیقت کو بھی ضرور سمجھنیا ور غور کرنے کی کوشش کریں کہ آپ کی قسمت، کامیابی خوشحالی آپ کے ہاتھ میں ہے۔

زیادہ ضرورت پرائمری اور سیکنڈری جماعتوں کے طلبہ کو معیاری تعلیم اور ضروری تربیت دینے کی ہے، پھر کالجز اور جامعات میں باصلاحیت قابل فیکلٹی، تحقیق پر زیادہ توجہ مرکوز کرنے کی ضرورت ہے۔ آج کے دور کی ترقی اعلیٰ تعلیم اور تحقیق پر انحصار کرتی ہے۔ خیال آفرینی، تنوع، جدت طرازی اور تاریخ پر نظر رکھتے ہوئے آگے کا راستہ تلاش کرنا عصری ضرورت ہے۔ نوجوانوں کو جو کل ملک اور قوم کے رہنما ہوں گے، پاسباں ہوں گے، انہیں چاہئے کہ کتابوں سے لگاؤ رکھیں، اطراف پر نظر رکھیں، تاریخ پڑھیں، مگر اس میں نہ کھو جائیں، اس سے ماضی کی کامیابی اور ناکامیوں کا جائزہ لیں اور آگے قدم بڑھائیں۔

سیڑھیاں چڑھنے اترنے سے وزن کم ہوسکتا ہے؟

کیا سیڑھیاں چڑھ کے وزن کم ہوسکتا ہے؟

ماہرین کا کہنا ہے کہ اب وزن کم کرنا اتنا مشکل نہیں ہے کیونکہ اب سیڑھیاں چڑھ کے بھی وزن کم ہوسکتا ہے۔

وزن کم کرنا ہر ایک کی زندگی کا اہم مسئلہ بن گیا ہے اور اس کے لیے بہت سے لوگ گھریلو نسخے کرتے ہیں، کھانا پینا چھوڑ دیتے ہیں لیکن پھر بھی اُن کا وزن کم نہیں ہوتا۔

دراصل وزن کا تعلق کھانے سے نہیں ہوتا ہے، اس کے لیے مختلف قسم کی ورزش، واک یا دیگر طریقوں سے جسم کو حرکت میں رکھنا ضروری ہوتا ہے۔

بالی ووڈ اسٹار اکشے کمار کا کہنا ہے کہ وہ اپنا وزن کم کرنے کے لیے مختلف قسم کی ورزش کرتے ہیں۔

بین الاقوامی پاپ اسٹار میڈونا کا کہنا ہے کہ وہ اپنے کانسرٹس کے دوران سیڑھیاں چڑھتی اور اترتی رہتی ہیں تاکہ اُن کا وزن نہ بڑھے۔

دفتر جانے والے مردوخواتین کا گھنٹوں بیٹھے رہنے کا کام ہوتا ہے، اسی وجہ سے ان میں وزن بڑھنے کی شکایت رہتی ہے، ان کو چاہیے کہ دفتر میں لفٹ کا استعمال کرنے کی بجائے سیڑھیاں چڑھا اور اترا کریں، اس سے ان کے وزن میں بھی کمی آئے گی اور آپ دماغی طور پر بھی فٹ رہیں گے۔

سیڑھیاں چڑھنے کا عمل ورزش کے طور پر روزانہ کی بنیاد پر اپنایا جاسکتا ہے۔

ماہرین کا کہنا ہے کہ لفٹ استعمال کرنے والوں سے زیادہ سیڑھیاں چڑھنے اترنے والے افراد زیادہ متحرک ہوتے ہیں۔

ماہرین ہدایت کرتے ہیں کہ فٹ رہنے کے لیے ہفتے میں تقریباً 150 منٹ تک ورزش کرنا لازمی ہے لیکن بہت کم لوگ ایسے ہوتے ہیں جو باقاعدگی سے ورزش کرتے ہیں۔ اس مشکل کا حل بہت آسان ہے اور وہ یہ ہے کہ روزانہ سیڑھیاں چڑھیں، اس سے آپ کی ورزش بھی ہوجائے گی، آپ کا وزن بھی کم ہوجائے گا اور آپ فٹ بھی رہیں گے۔

دانتوں پر ٹھنڈا یا گرم لگنے کی وجہ جانتے ہیں؟

اگر کسی گرم یا ٹھنڈے مشروب کو دیکھ کر اس خیال سے جھرجھری محسوس ہوتی ہے کہ دانت میں تکلیف ہوگی تو ڈاکٹر سے رجوع کر کے اس مسئلے کا حل نکالنے کا وقت آگیا ہے۔

دانتوں کی حساسیت بہت عام مرض ہے اور مختلف چیزیں جیسے گرم یا ٹھنڈے مشروبات، میٹھے یا مرچوں والے کھانے بلکہ ٹھنڈی ہوا سے بھی تکلیف کا احساس ہوسکتا ہے۔

اس مسئلے سے نجات کا بہترین طریقہ تو یہ ہے کہ پہلے سے ہی احتیاطی تدابیر کو اپنالیں تاکہ اس کا سامنا ہی نہ ہو۔ اور وہ وجوہات جان لیں جو اس مسئلے کی وجہ بن سکتی ہیں۔

دانتوں کی سطح کا خیال رکھیں

دانتوں کی سطح کی سخت حفاظتی تہہ دانتوں کو ہر اس چیز سے نمٹنے میں مدد دیتی ہے جو آپ چبانے کی کوشش کرتے ہیں، جب یہ سطح غائب ہوجاتی ہے تو اعصابی ریشے آسانی سے تکلیف کا باعث بننے لگتے ہیں، اگر آپ کو دانتوں میں حساسیت کا سامنا ہے تو زیادہ ممکن یہی ہے کہ یہ سطح غائب ہوگئی ہے جس سے بچنے کے لیے ضروری ہے کہ درج ذیل احتیاطی تدابیر کو اپنائیں:

آرام سے برش کرنا: کیا آپ اپنے دانت بہت سختی سے برش کرتے ہیں؟ تو دانتوں پر جمی گندگی کے ساتھ ساتھ ایسا کرنا سطح کو بھی غائب کرنے لگتا ہے، نرم ریشوں والے برش کا انتخاب کریں اور نرمی کے ساتھ دانتوں پر برش کریں۔

تیزابی اثر رکھنے والی غذائیں: سافٹ ڈرنکس، دانتوں پر چپکنے والی گولیاں، زیادہ چینی والی اشیا یہ سب دانتوں کی سطح پر حملہ آور ہوتی ہیں، ان کی جگہ پھلوں سبزیوں، پنیر، دودھ اور دہی وغیرہ کو دینا زیادہ بہتر ہے، اس طرح کی غذائیں منہ کی نمی برقرار رکھتی ہیں اور تیزابیت اور بیکٹریا سے لڑتی ہیں، سبز یا سیاہ چائے یا بغیر چینی والی چیونگم بھی ایک اچھا انتخاب ہے، اگر کچھ کھٹا کھایا ہے تو فوری طور پر برش نہ کریں بلکہ ایک گھنٹہ انتظار کریں۔

دانت پیسنے سے گریز: وقت کے ساتھ دانت پیسنے یا زور سے دبانے کے نتیجے میں سطح اڑنے لگتی ہے، اپنے ذہنی تناؤ پر قابو پا کر اس مسئلے کی روک تھام ممکن ہے جبکہ ماؤتھ گارڈ یا کچھ اور اسے فٹ کردے گا تاہم اگر ایسا نہیں ہورہا تو ڈاکٹر سے رجوع کریں کیونکہ اگر یہ مسئلہ سنگین ہو تو پھر دانتوں کی پوزیشن بھی بدلوانی پڑسکتی ہے۔

دانتوں کو سفید کرانے سے بچیں: ویسے تو موتیوں جیسے سفید دانتوں کا حصول ہر ایک کا خواب ہوتا ہے مگر یہ بھی تکلیف کی وجہ بن سکتا ہے، اچھی بات یہ ہے کہ بلیچنگ کے نتیجے میں ہونے والی حساسیت عارضی ہوتی ہے اور اس حوالے سے ڈاکٹر سے رجوع کر کے مشورہ کرنا چاہیے۔

مسئلے کی جڑ تلاش کریں

کئی بار دانتوں کی حساسیت دیگر مسائل کی علامت بھی ہوتی ہے جیسے:

مسوڑے سکڑ جانا: اگر آپ کی عمر 40 سال سے زائد ہے تو مسوڑوں میں عمر کے اثرات نمایاں ہونے لگتے ہیں اور ان کے سکڑنے سے دانتوں کی جڑیں نمودار ہوسکتی ہیں، ان جڑوں کے تحفظ کے لیے کوئی سطح تو ہوتی نہیں البتہ یہ زیادہ حساس ہوتی ہے، اگر مسوڑے پہلے کے مقابلے میں سکڑے ہوئے محسوس ہورہے ہیں تو ڈاکٹر سے رجوع کریں، یہ مسوڑوں کے امراض کی علامت بھی ہوسکتی ہے جس کا علاج تشخیص کے مطابق ہوتا ہے۔

مسوڑوں کے امراض: دانتوں پر پلاک اور ٹارٹر کا جمع ہونا مسوڑوں پر اثر انداز ہوتا ہے، کئی بار یہ امراض دانتوں کو ملنے والی ہڈی کی سپورٹ کو متاثر کرتے ہیں، تمباکو نوشی کے عادی افراد میں مسوڑوں کے امراض عام ہوتے ہیں اور اس کا علاج عام طور پر ڈاکٹر دانتوں کی مکمل صفائی کی صورت میں کرتے ہیں جسے اسکیلنگ کہا جاتا ہے، جس کی مدد سے مسوڑوں پر جم جانے والے ٹارٹر اور پلاک کو صاف کیا جاتا ہے، اس کے علاوہ ادویات یا سرجری کی ضرورت بھی پڑسکتی ہے۔

دانت ہلنا: جب دانت ہلنے لگتا ہے تو اس میں آنے والی دراڑ نیچے جڑ تک جاتی ہے، تو ایسے دانت پر ٹھنڈے یا گرم پینے یا کھانے سے تکلیف ہوتی ہے، ڈاکٹر اس کا علاج مسئلے کی نوعیت کے مطابق کرتے ہیں، اگر یہ دراڑ مسوڑوں سے پہلے ختم ہوجاتی ہے تو فلنگ کی جاتی ہے، اگر یہ نیچے تک جاتی ہے تو دانت بھی نکالنا پڑسکتا ہے۔

طریقہ علاج

ایک بار مسئلے کی تشخیص کے بعد ڈاکٹر مختلف علاج تجویز کرسکتا ہے جیسے:

حساس دانتوں کے لیے دستیاب ٹوتھ پیسٹ، فلورائیڈ جیل، فلنگ، سیلنٹ سن کرنے والے پیسٹ (جن کو ٹوتھ برش کے بغیر استعمال کیا جاتا ہے) جو آپ ڈاکٹروں سے لکھوا سکتے ہیں

ماؤتھ گارڈ

اگر معاملہ سنگین ہو تو ڈاکٹر کی جانب سے روٹ کنال کا مشورہ بھی دیا جاسکتا ہے۔

جاپانی کمپنی نے چہرے کا ماسک بنانے والا اسپرے تیار کرلیا

جاپان کی ملٹی نیشنل کیمیکل اینڈ کاسمیٹکس کمپنی کاؤ نے دنیا کا پہلا چہرے کا ماسک تیار کرنے والے اسپرے تیار کرنے کا دعویٰ کیا ہے۔ کاؤ میک اپ مصنوعات بنانے کے حوالے سے دنیا بھر میں منفرد اہمیت رکھتی ہے، یہ کمپنی کیمیکل و ٹیکنالوجی کی مدد سے ایسی میک اپ مصنوعات تیار کرتی ہے جو عام میک اپ مصنوعات سے منفرد ہوتی ہیں۔

اسی کمپنی نے 3 دسمبر کو متعارف کرائے گئے دنیا کے پہلے 'ماسک اسپرے' کو بنانے میں 10 سال لگائے۔ خبر رساں ادارے اے ایف پی کے مطابق جاپانی کمپنی کاؤ میں میک اپ مصنوعات تیار کرنے والے ماہرین نے دعویٰ کیا ہے کہ متعارف کرایا گیا 'ماسک اسپرے' ایک ایسی مصنوعی جلد تیار کرتا ہے جو انسانی جلد کی کاپی لگتی ہے۔ مذکورہ اسپرے کو 'سیکنڈ اسکن' کا نام دیا گیا ہے اور یہ اسپرے ایک خاص طرح کے لوشن استعمال کرنے کے بعد استعمال کیا جاتا ہے۔ کمپنی کے مطابق اپنے چہرے پر جلد نما ماسک بنانے کے خواہش مند افراد کو اسپرے استعمال کرنے سے قبل ایک خاص طرح کا لوشن چہرے پر لگانا ہوگا، جس کے بعد اسپرے کرنے کے اگلے ایک منٹ کے اندر ہی چہرے پر جلد نما ماسک بن جائے گی۔

6 گھنٹے تک دل بند ہونے کے باوجود زندہ بچ جانے والی خاتون

اگر دل کی دھڑکن چند منٹ کے لیے بھی تھم جائے تو زندہ بچنا لگ بھگ ناممکن ہوتا ہے مگر تصور کریں کہ اگر 6 گھنٹے تک ایسا ہو تو پھر؟

درحقیقت ایسا کرشمہ اسپین میں دیکھنے میں آیا جہاں ایک برطانوی نژاد خاتون برفانی طوفان میں پھنس گئیں اور 6 گھنٹے کے لیے ان کے دل نے کام کرنا چھوڑ دیا مگر پھر بھی وہ زندہ بچ گئیں۔

اسکائی نیوز کی رپورٹ کے مطابق آڈرے شومین نامی خاتون گزشتہ ماہ اسپین میں موجود پہاڑی سلسلے کوہ پائرینیس میں ہائیکنگ کررہی تھیں جب برفانی طوفان میں پھنس گئیں، جس کے بعد وہ ہائپوتھرمیا اور پھر کارڈک اریسٹ (یعنی دل نے کام کرنا بند کردیا) کا شکار ہوگئیں۔

کارڈک اریسٹ کے بعد ان کی آنکھیں چڑھ گئیں اور سانس آنا بند ہوگیا۔

34 سالہ یہ خاتون اسپین میں مقیم ہیں مگر ان کے پاس برطانوی پاسپورٹ ہے اور اس وقت جب یہ واقعہ ہوا تو ان کے شوہر روہن ان کے ساتھ تھے اور انہوں نے بتایا مجھے لگا کہ وہ مرگئی ہے، میں نے ان کی نبض محسوس کرنے کی کوشش کی، میں نے دیکھا کہ وہ سانس نہیں لے رہی جبکہ مجھے دھڑکن بھی محسوس نہیں ہوئی۔

آڈرے شومین کو بچانے کے لیے ریسکیو ورکر 2 گھنٹے بعد پہنچے اور انہوں نے دیکھا کہ خاتون کا جسمانی درجہ حرارت 18 ڈگری سینٹی گریڈ تک گرگیا ہے، جس پر انہیں فوری طور پر بارسلونا کے ایک ہسپتال میں منتقل کیا گیا، جہاں ڈاکٹر بھی زندگی کی علامات دریافت کرنے میں ناکام رہے۔

خیال رہے کہ ایک بالغ فرد کا اوسط جسمانی درجہ حرارت 37 ڈگری سینٹی گریڈ ہوتا ہے۔

طبی عملے نے بتایا کہ یہ خاتون اسپین میں طویل ترین کارڈک اریسٹ کا شکار ہوئیں اور کرشماتی طور پر بچ بھی گئیں۔

وال ڈی ہیبرون ہاسپٹل کے ڈاکٹر ایڈورڈ ارگاڈو نے کہا ایسا لگ رہا تھا کہ وہ مرچکی ہیں مگر ہم ہائپوتھرمیا کو دیکھتے ہوئے جانتے تھے کہ ان کے بچنے کا امکان ہے۔

ہائپوتھرمیا میں کوئی فرد بہت شدید ٹھنڈ کا شکار ہوتا ہے اور اس کی جسمانی حرارت بہت تیزی سے کم ہوجاتی ہے، جس سے خون کی شریانیں سکڑ جاتی ہیں جبکہ میٹابولزم بہت تیز ہوجاتا ہے، جس سے جسمانی افعال تھم ضرور جاتے ہیں مگر دماغ اور اعضا کو تحفظ بھی ملتا ہے۔

اس حوالے سے ڈاکٹر نے کہا کہ اگر یہ کارڈک اریسٹ معمول کے جسمانی درجہ حرارت میں ہوتا تو آڈرے کی موت ہوچکی ہوتی۔

جب خاتون کو ہسپتال لایا گیا تو وہاں انہیں ایک مشین میں رکھا گیا جس نے خون کو نکال کر اس میں آکسیجن کا اضافہ کر کے واپس جسم میں داخل کردیا۔

جب ان کا جسمانی درجہ حرارت 30 سینٹی گریڈ پر پہنچا تو انہیں ڈی فبر لیٹر پر منتقل کردیا گیا اور پھر ان کے دل نے دوبارہ کام کرنا شروع کردیا۔

ان کے دل نے ایمرجنسی سروسز کو کال کرنے کے پورے 6 گھنٹے بعد کام کرنا شروع کیا اور انہیں 12 دن تک ہسپتال میں رکھا گیا اور صحت یابی کے بعد گھر جانے کی اجازت دی گئی۔

بعدازاں جمعہ 6 دسمبر کو خاتون نے پریس کانفرنس میں کہا کہ یہ ایک کرشمہ ہی ہے اور ایسا ڈاکٹروں کی وجہ سے ہی ہوسکا، ممکنہ طور پر اس موسم سرما میں، وہ پہاڑوں پر نہیں جائیں گی، مگر انہیں توقع ہے کہ بہار میں ایک بار پھر ہائیکنگ کرسکیں گی کیونکہ وہ اپنے اس مشغلے کو چھوڑنا نہیں چاہتیں۔

کینسر اور بانجھ پن کی شرح میں اضافے کی ممکنہ وجہ سامنے آگئی

دنیا بھر میں کینسر اور بانجھ پن کے مسائل بہت تیزی سے کیوں پھیل رہے ہیں؟ اس کا ایک ممکنہ جواب طبی ماہرین نے تلاش کرتے ہوئے بتایا ہے کہ انسان توقعات سے زیادہ ہارمون متاثر کرنے والے کیمیکلز سے متاثر ہورہے ہیں۔ طبی جریدے دی لانسیٹ ڈائیبیٹس اینڈ اینڈوکرنولوجی میں شائع تحقیق میں بسفینول اے یا بی پی اے نامی کیمیکلز کے اثرات کا جائزہ لیا گیا جو کہ پلاسٹک، ڈبہ بند مصنوعات اور دیگر چیزوں میں پایا جاتا ہے۔

بی پی اے ایسے ہارمونز کے افعال متاثر کرتا ہے جو متعدد جسمانی افعال کے لیے انتہائی ضروری ہوتے ہیں اور انہیں موٹاپے اور دیگر امراض سے منسلک کیا جاتا ہے جبکہ اس سے کینسر کا خطرہ بھی بڑھتا ہے۔ اس نئی تحقیق میں محققین نے پیشاب میں بی پی اے لیول کا تجزیہ کیا مگر اس کے ساتھ ساتھ میٹابولائٹ کا عمل بھی دیکھا، میٹابولائٹ وہ عمل ہے جب جسم کیمیکل کو ٹکڑے کر کے نظام سے خارج کرتا ہے۔ اس تحقیق کے لیے 29 حاملہ خواتین کے پیشاب کا جائزہ لیا گیا اور ان میں بی پی اے کی سطح کو عام طریقہ کار سے اوسطاً 44 گنا زیادہ دریافت کیا گیا۔

واشنگٹن اسٹیٹ یونیورسٹی کی اس تحقیق میں شامل پیٹریسیا ہنٹ نے بتایا کہ ہم حاملہ خواتین میں اس کیمیکل کی اتنی زیادہ دریافت کر کے دہشت زدہ رہ گئے۔

انہوں نے کہا کہ نتائج سے اس کیمیکل کی روک تھام کے حوالے سے سنگین تحفظات ابھرتے ہیں اور اس حوالے سے اداروں کی جانب سے درست طریقہ کار کو استعمال نہیں کیا جارہا۔

اس کیمیکل کی زد میں رہنے سے نشوونما، میٹابولزم، رویوں، بانجھ پن اور کینسر جیسے امراض کا خطرہ بڑھتا ہے۔

اس سے قبل گزشتہ سال امریکا کی جارج میسن یونیورسٹی کی ایک تحقیق میں بتایا گیا تھا کہ میک اپ اور جلد کی نگہداشت کے لیے استعمال کی جانے والی مصنوعات میں اکثر ایسے کیمیکلز استعمال کیے جاتے ہیں جو کہ خواتین کو بانجھ بلکہ بریسٹ کینسر کا شکار بنا سکتے ہیں۔

تحقیق میں بتایا گیا کہ ان مصنوعات میں مختلف کیمیکلز جیسے parabens اور بی پی اے شامل ہیں، جو کہ نقصان دہ ہے۔

اس تحقیق کے دوران 143 صحت مند خواتین کے پیشاب کے نمونوں کا تجزیہ کیا گیا۔

نتائج سے معلوم ہوا کہ ان کے نمونوں میں ایسٹروجن اور پروجسٹرون ہارمونز کی سطح غیر معمولی حد تک زیادہ پائی گئی۔

ایسٹروجن کی سطح میں بہت زیادہ اضافہ خواتین کے جسمانی نظام میں ایسی تبدیلیوں کا باعث بنتا ہے جو کہ بانجھ پن کا باعث بن جاتی ہیں۔

اسی طرح پروجسٹرون ہارمون کی بہت زیادہ مقدار بریسٹ کینسر کا خطرہ بڑھاتی ہے۔

رواں سال اکتوبر میں ایک تحقیق کے دوران انکشاف ہوا تھا کہ فاسٹ فوڈ کی پیکنگ کے لیے استعمال ہونے والے میٹریل میں ایک زہریلا کیمیکل موجود ہوتا ہے جو ہمارے جسموں کو نقصان پہنچاسکتا ہے۔

درحقیقت جو لوگ گھر کے پکے کھانوں کو ترجیح دیتے ہیں، ان کے جسموں میں ہارمونز کی سطح کو متاثر کرنے والے پی ایف ایس اے کیمیکلز کی سطح ہوٹلوں سے کھانے کے شوقین افراد کے مقابلے میں نمایاں حد تک کم ہوتی ہے۔

اس تحقیق کے دوران امریکا کے طویل عرصے تک ہونے والے سروے نیشنل ہیلتھ اینڈ نیوٹریشن ایگزمنیشن سروے کے ڈیٹا کو دیکھا گیا جس میں 2003 سے 2014 کے دوران کھانے سے پہلے اور بعد میں خون کے نمونوں میں پی ایف ایس اے کیمیکل کی مقدار کو جانچا گیا تھا۔ تحقیق میں دریافت کیا گیا کہ جو لوگ تازہ غذا خصوصاً گھر میں پکے کھانے کو ترجیح دیتے ہیں، ان کے خون میں پی ایف ایس اے کیمیکلز کی سطح فاسٹ فوڈ یا دیگر ریسٹورنٹس کی غذاؤں کو پسند کرنے والوں کے مقابلے میں کم ہوتی ہے۔

کیا کیلے کھانے سے قبض ہوسکتا ہے؟

قبض ایک بہت عام طبی مسئلہ ہے، جس کا سامنا دنیا بھر میں کروڑوں افراد کو روزمرہ کی زندگی میں ہوتا ہے۔

قبض کی متعدد وجوہات ہوسکتی ہیں جیسے ناقص غذا سے ورزش نہ کرنے تک۔

کچھ افراد دعویٰ کرتے ہیں کہ کیلے کھانا قبض کا باعث بنتا ہے جبکہ کچھ کے خیال میں یہ پھل اس مرض سے نجات دلاتا ہے۔

اگر آپ بھی یہ جاننا چاہتے ہیں تو طبی سائنس اس بارے میں درج ذیل باتیں کہتی ہے۔

کیلے فائبر سے بھرپور

کیلے دنیا کا سب سے مقبول پھل ہے اور صحت کے لیے فائدہ مند بھی، جس میں متعدد وٹامنز اور منرلز موجود ہوتے ہیں جن میں سے ایک فائبر بھی ہے، یعنی ایک درمیانے کیلے میں 3.1 گرام فائبر ہوتا ہے۔

فائبر کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ قبض کی روک تھام اور اس سے نجات دلانے میں مدد دیتا ہے۔

تاہم زیادہ مقدار میں فائبر سے قبض سے نجات کے حوالے سے ماہرین کی جانب سے متضاد دعوے کیے جاتے ہیں۔ کچھ تحقیقی رپورٹس میں بتایا گیا کہ حل ہونے والے فائبر سے قبض سے نجات میں مدد ملتی ہے جبکہ کچھ تحقیقی رپورٹس میں کہا گیا کہ غذائی فائبر کی مقدار میں کمی لانا قبض سے بچاؤ میں مدد دے سکتا ہے۔

ان کے بقول فائبر کا استعمال بڑھانے سے قبض سے نجات ملتی ہے، اس کا اثر مختلف افراد میں مختلف ہوسکتا ہے اور فائبر کی قسم بھی اہمیت رکھتی ہے۔

نشاستہ کی موجودگی

مزاحمت کرنے والے نشاستہ پیچیدہ کاربوہائیڈریٹس ہوتے ہیں جو فائبر جیسی خصوصیات رکھتے ہیں۔

یہ نشاستہ چھوٹی آنت سے گزر کر بڑی آنت تک جاتا ہے جہاں یہ صحت دوست بیکٹریا کی غذا بنتا ہے جو نظام ہاضمہ کی صحت اور میٹابولزم کے لیے بہتر ہوتا ہے۔

کچے کیلے لگ بھگ مکمل طور پر اس جز پر مشتمل ہوتے ہیں اور جب کیلے پک جاتے ہیں تو اس کی مقدار کم ہو کر شکر میں تبدیل ہوجاتی ہے، یہ نشاستہ حل پذیر فائبر کی طرح کام کرتا ہے اور قبض سے نجات دلانے میں مدد دیتا ہے۔

کیا کیلے قبض کا باعث بنتے ہیں؟

مختلف مضامین میں دعویٰ کیا جاتا ہے کہ کیلے قبض کا باعث بنتے ہیں، تحقیقی رپورٹس میں اس کی تصدیق نہیں ہوتی مگر کچھ لوگوں کا ماننا ہے کہ یہ پھل اس مرض کا باعث بن سکتا ہے۔

ہاضمے کے لیے فائدہ مند

اعتدال میں رہ کر کھانے پر کیلے نظام ہاضمہ کی صحت پر مثبت اثرات مرتب کرتا ہے اور معدے میں موجود صحت کے لیے فائدہ مند بیکٹریا کی غذا بن کر ان کی نشوونما بڑھاتا ہے۔ ایک تحقیق کے مطابق کیلے کھانے سے پیٹ پھولنے اور معدے میں درد جیسے مسائل میں کمی آتی ہے۔

نتیجہ: طبی شواہد سے عندیہ ملتا ہے کہ کیلے قبض کا باعث بننے کی بجائے اس میں کمی لاتے ہیں اور اس حوالے سے لوگوں کا خیال غلط ہے کہ یہ قبض کا باعث بن سکتے ہیں، تاہم اگر آپ ایسا سوچتے ہیں تو اسے کم کھائیں۔

سائنسدانوں کی پھیپھڑوں کی دوبارہ افزائش کے حوالے سے اہم پیشرفت

دنیا بھر میں پھیپھڑوں کے سنگین امراض کے نتیجے میں ہر سال لاکھوں اموات ہوتی ہیں اور اکثر اس کا واحد علاج عضو کی پیوندکاری ہوتا ہے۔ پھیپھڑوں کی پیوندکاری ایک بہت پیچیدہ عمل ہے جس کے متعدد دیگر مضر طبی اثرات بھی نظر آتے ہیں اور اکثر اوقات یہ کام بھی نہیں کرتا۔

اب تک عضو کی دوبارہ افزائش (ایک عضو کو جسم کے اپنے ٹشو کی مدد سے دوبارہ بنانے) کے شعبے کے سائنسدانوں نے پھیپھڑوں کی دوبارہ افزائش کے حوالے سے نمایاں پیشرفت کی ہے۔

امریکا کی ییل یونیورسٹی کے ماہرین نے اسکریننگ طریقہ کار کو استعمال کر کے انسانی پھیپھڑوں کا خلیاتی خاکہ (بلیو پرنٹ) تیار کیا ہے جس سے پھیپھڑوں کے افعال اور نظام تنفس کے امراض کو سمجھنا آسان ہوسکے گا۔ ییل اسکول آف میڈیسین کے پروفیسر نفتالی کمینسکی کے مطابق یہ کامیابی ریزولوشن ٹیکنالوجی میں جدت سے ہی ممکن ہوئی یہ بالکل ایسا ہے جیسے ہم نے خلیات کے تجزیے کو ریزولوشن کو رات کو آسمان دیکھنے کے لیے ننگی آنکھ یا بچوں کی دوربین کی بجائے ہبل ٹیلی اسکوپ کو استعمال کیا ہو۔

پھیپھڑوں کے اس خاکے سے محققین کو وہ تمام تفصیلات معلوم ہوسکیں گی کہ اس عضو کے خلیات کیسے ایک دوسرے سے رابطہ کرتے ہیں اور مختلف امراض کے علاج کے لیے نئے مالیکیولر اہداف کا تعین کرنے میں بھی مدد مل سکے گی۔

تحقیقی ٹیم کے مطابق خاص طور پر گلاس جار میں پھیپھڑوں کے ٹشوز کو اگانے کی کوششیں کی جارہی ہیں اور اس نئے خاکے سے محققین کو یہ جاننے میں مدد ملے گی کہ ان ٹشوز کو بنانے کا عمل درست سمت میں ہے یا نہیں۔ اسی طرح کسی غلطی کی صورت میں اسے درست کرنے کا موقع بھی مل سکے گا۔

محققین کا کہنا تھا کہ ہم اس وقت ایک عضو کی دوبارہ افزائش کے لیے سادہ اصولوں پر غور کررہے ہیں، اس حکمت عملی کے اطلاق سے ہمیں نئے اعضا کو ڈیزائن کرنے میں مدد مل سکے گی۔

سپورٹس صورت حال

کسی بھی عوامی مسئلہ کیلئے ''صورت حال'' کو ان نمبرات پر فون کریں:
0194-2477545, 9419069641

مقبولیت بڑھانے میں بھی اہم کردار ادا کر سکتا
تاریخی ٹی 20 مقابلہ 22 ستمبر کو ہوگا

(مانیٹرنگ ڈیسک)

ہندوستان اور جاپان کی کرکٹ ٹیموں کے درمیان تاریخی ٹی 20 انٹرنیشنل مقابلہ 22 ستمبر کو جاپان کے توچیگی صوبے کے سنو انٹرنیشنل کرکٹ گراؤنڈ میں کھیلا جائے گا۔ یہ میچ بھارت-جاپان سفارتی تعلقات کی 75 ویں سالگرہ کی تقریبات کا آغاز ہوگا۔ اس مقابلے کا نام سوزوکی کپ ہے۔ بی سی سی آئی کے سکریٹری دیوجیت سائکیا نے جمعہ کو کہا، بی سی سی آئی اس تاریخی موقع کا حصہ بن کر بے حد خوش ہے جب ہندوستانی اور جاپانی مردوں کی ٹیمیں جاپان میں ایک خصوصی ٹی 20 انٹرنیشنل کے لیے آمنے سامنے ہوں گی۔ یہ کرکٹ کے لیے ایک اہم لمحہ ہے، کیونکہ ہندوستانی ٹیم ایک نئے علاقے میں جا رہی ہے اور اس سے کھیل کو جاپان اور مشرقی ایشیا میں بڑے سامعین تک لے جانے کا موقع ملے گا۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان اور جاپان کے درمیان مضبوط اور دیرینہ تعلقات اور دوستی ہے۔ ہمیں خوشی ہے کہ کرکٹ دونوں ممالک کے درمیان سفارتی تعلقات کے 75 سال مکمل ہونے کی تقریبات کا حصہ بنے گی۔ ہم اس میچ کو ممکن بنانے کی کوششوں کے لیے جاپان کرکٹ ایسوسی ایشن کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ بی سی سی آئی کا ماننا ہے کہ

کرکٹ کو اپنے روایتی علاقوں سے آگے بڑھنا چاہیے اور دنیا کے سب سے بڑے کرکٹ بورڈ کے طور پر ہم اس ترقی میں تعاون کی اپنی ذمہ داری کو سمجھتے ہیں۔ بی سی سی آئی آنے والے سالوں میں جاپان میں کرکٹ کو مزید مستحکم کرنے اور اس رشتے کو آگے بڑھانے کے لیے جاپان کرکٹ ایسوسی ایشن کے ساتھ مل کر کام کرے گا۔ جاپان کرکٹ ایسوسی ایشن کے سی ای او نوکی میاجی نے کہا: یہ ہماری ایسوسی ایشن کے لیے ایک تاریخی لمحہ ہے کہ ہم ایک عالمی چیمپئن ٹیم کو جاپان میں کرکٹ کے گھر میں مدعو کرنے کے قابل ہوئے ہیں۔

ہم اس مقصد کے لیے ہمارے ساتھ کام کرنے کے لیے بی سی سی آئی کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور ہندوستانی کرکٹ شائقین کے جوش و خروش کا خیر مقدم کرنے کے منتظر ہیں۔ ہم کرکٹ کے شوقین مقامی جاپانی لوگوں سے بھی فعال طور پر اپیل کرتے ہیں کہ وہ آئیں اور ہماری ٹیم کا حوصلہ بڑھائیں۔ یہ واقعی ایک یادگار موقع ہوگا۔ دوسری جانب جاپان کرکٹ ایسوسی ایشن کے چیف ایگزیکٹو افسر نوکی میاجی نے اسے جاپانی کرکٹ کے لیے تاریخی موقع قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ عالمی سطح کی چیمپئن ٹیم کو جاپان میں مدعو کرنا ایسوسی ایشن کے لیے باعث فخر ہے۔ انہوں نے بھارتی کرکٹ بورڈ کے تعاون پر شکریہ ادا کرتے ہوئے امید ظاہر کی کہ بھارتی شائقین بھی اس موقع پر بھرپور جوش و خروش کا مظاہرہ کریں گے۔ نوکی میاجی نے مقامی جاپانی کرکٹ شائقین سے بھی اپیل کی کہ وہ اس تاریخی مقابلے کو دیکھنے کے لیے اسٹیڈیم کا رخ کریں اور اپنی قومی ٹیم کی حوصلہ افزائی کریں۔ ان کے مطابق بھارت اور جاپان کے درمیان یہ مقابلہ دونوں ممالک کے کرکٹ تعلقات کو نئی سمت دینے کے ساتھ ساتھ جاپان میں کھیل کی مقبولیت بڑھانے میں بھی اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔

مندھانا کی شاندار سنچری، کئی ریکارڈ اپنے نام کر لیے

(ہندوستھان سماچار)

اسمرتی مندھانا نے خواتین ایشیا کپ میں ہانگ کانگ کے خلاف ہندوستان کی کامیابی کے دوران اپنی دوسری ٹی-20 سنچری بناتے ہوئے کئی بڑے ریکارڈز قائم کر دیے۔ مندھانا نے 64 گیندوں پر 124 رنز کی شاندار اننگز کھیلی، جس میں 14 چوکے اور سات چھکے شامل تھے۔ اس کے ساتھ ہی وہ خواتین کی بین الاقوامی کرکٹ میں سب سے زیادہ رنز بنانے والی بلے باز بن گئی ہیں۔ ان کے تمام فارمیٹس میں مجموعی رنز 880,10 ہو گئے ہیں، جبکہ سابق ہندوستانی کپتان متھالی راج کے نام 868,10 رنز تھے۔ یہ تمام فارمیٹس میں مندھانا کی 18 ویں سنچری تھی اور اس کے ساتھ ہی وہ خواتین کی بین الاقوامی کرکٹ میں سب سے زیادہ سنچریاں بنانے کے معاملے میں آسٹریلیا کی سابق کپتان میگ لیننگ سے بھی آگے نکل گئیں۔ 2013 میں ہندوستان کے لیے ڈیبیو کرنے والی مندھانا نے کرکٹ کی تاریخ میں ہندوستان کی بہترین بلے بازوں میں اپنی جگہ بنائی ہے۔ گزشتہ سال اپنی پہلی ٹی-20 سنچری کے بعد وہ خواتین کی کرکٹ میں

تمام فارمیٹس میں سنچری بنانے والی پہلی ہندوستانی بلے باز بھی بنی تھیں۔ مندھانا نے کہا، ''مجھے معلوم نہیں تھا کہ ایسا کچھ ہوا ہے۔ میری بیٹنگ کے لیے سست گیند بازوں کا سامنا کرنا مشکل ہوتا ہے۔ ہانگ کانگ کے گیند بازوں نے پاور پلے میں بہت نظم و ضبط کے ساتھ گیند بازی کی اور ان کی توانائی سے ہم سیکھیں گے۔'' انہوں نے کہا، ''لیکن مجھے بیٹنگ کرنا پسند ہے اور میں اپنا کردار ادا کر کے خوش ہوں۔ کچھ دن ایسے ہوتے ہیں جب آپ اسٹمپس کے قریب سے گیند کو مارتے ہیں اور کچھ دن ایسے ہوتے ہیں جب گیند بلے کا کنارہ لے لیتی ہے۔ یہ بہت غیر یقینی کھیل ہے۔'' اپنے ریکارڈ ساز کارناموں کے بارے میں پوچھے جانے پر مندھانا نے اس کا کریڈٹ اپنے خاندان کو دیا۔ انہوں نے کہا کہ وہ اس کامیابی کو اپنے خاندان کے نام کرنا چاہتی ہیں۔ ہندوستان نے پہلے بیٹنگ کرتے ہوئے اوپنرز کی 47 گیندوں پر 74 رنز کی شراکت کی، جس کے بعد روچیا وگنیش نے شفالی ورما کو آؤٹ کیا۔ دیگر کوئی ہندوستانی بلے باز 11 رنز کا ہندسہ عبور نہ کر سکی، لیکن مندھانا نے ایک سرے سے رنز بنانے کا سلسلہ جاری رکھا اور ہندوستان نے 20 اوورز میں پانچ وکٹ پر 193 رنز بنائے۔ 194 رنز کے ہدف کے تعاقب میں ہانگ کانگ کی بلے باز کبھی بھی تال میل قائم نہ کر سکیں۔ ہندوستان کی جانب سے دیپتی شرما نے شاندار گیند بازی کرتے ہوئے صرف نو رنز دے کر تین وکٹیں حاصل کیں، جبکہ نندنی شرما، پریما راوت اور شری چرانی نے دو، دو وکٹیں حاصل کیں۔ یہ ہندوستان کی مسلسل دوسری کامیابی ہے اور اس کے ساتھ ہی وہ ایشیا کپ 2026 کے گروپ اے میں سرفہرست رہتے ہوئے سیمی فائنل میں پہنچ گیا ہے۔

ویشیش شرما نے تلنگانہ گولکنڈہ ماسٹرز کا خطاب جیت لیا

(یو این آئی)

مقامی پسندیدہ 19 سالہ ویشیش شرما نے حیدرآباد گولف ایسوسی ایشن میں منعقدہ ایک کروڑ روپے کے تلنگانہ گولکنڈہ ماسٹرز میں شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنا پہلا پروفیشنل خطاب جیت لیا۔ انہوں نے 21 انڈر 259 کے اسکور کے ساتھ نوئیڈا کے امر دیپ ملک کو ایک اسٹروک سے پیچھے چھوڑا۔ ڈی پی ورلڈ پی جی ٹی آئی میں دوسرے سیزن میں کھیل رہے ویشیش نے آخری راؤنڈ میں ایک انڈر 69 کا اسکور کیا اور 15 لاکھ روپے کی انعامی رقم حاصل کی۔ اس کامیابی سے وہ 2026 آرڈر آف میرٹ میں 25 ویں سے 14 ویں مقام پر پہنچ گئے اور ان کی سیزن کی کمائی 550,93,30 روپے ہو گئی۔ اس کے ساتھ انہوں نے ڈی پی ورلڈ انڈیا چیمپئن شپ میں بھی جگہ پکی کر لی۔ امر دیپ ملک نے آخری راؤنڈ میں 4 انڈر 66 کا کارڈ کھیل کر سخت مقابلہ کیا، لیکن 20 انڈر 260 کے مجموعی اسکور کے ساتھ دوسرے مقام پر رہے۔ چنڈی گڑھ کے اکشے شرما نے 10 انڈر 60 کا اسکور کر کے کورس ریکارڈ کی برابری کی اور 19 انڈر 261 کے ساتھ تیسرے مقام پر رہے۔

ساتوک-چراغ سیمی فائنل میں، کدامبی سری کانت باہر

(یو این آئی)

دنیا کی نمبر 5 جوڑی ساتوک سائراج رنکی ریڈی اور چراغ شیٹی چائنا ماسٹرز بیڈمنٹن ٹورنامنٹ کے سیمی فائنل میں پہنچ گئی ہے جب کہ کدامبی سری کانت جمعہ کو اپنا مینس سنگلز کوارٹر فائنل میچ ہارنے کے بعد باہر ہو گئے۔ بیڈمنٹن رینکنگ میں 34 ویں نمبر پر قابض کدامبی سری کانت، ہانگ کانگ کے ورلڈ نمبر 25 لی چیوک یو سے 21-16، 16-21، 21-16 سے ہار گئے، جس سے بھارت کی سنگلز مہم ختم ہو گئی۔ پچھلے راؤنڈ میں کینیڈا کے دو بار کے ورلڈ چیمپئن شپ میڈلسٹ وکٹر لائی کو حیران کرنے کے بعد، سری کانت نے لی چیوک یو کے خلاف اپنے کوارٹر فائنل کا آغاز مسلسل تین پوائنٹس کے ساتھ کیا۔ تاہم، لی چیوک یو نے جلد ہی سات پوائنٹس کی برتری کے ساتھ بازی پلٹ دی اور انٹرول تک 11-6 کی برتری حاصل کر لی۔ ہانگ کانگ کے شٹلر نے بریک کے بعد بھی کھیل پر اپنا دبدبہ برقرار رکھا اور آرام سے پہلا گیم جیت لیا۔ دوسرے گیم میں بھی یہی پیٹرن رہا، جس میں کدامبی سری کانت نے 4-0 کی برتری حاصل کر لی تھی،

لیکن لی نے اسکور برابر کر دیا اور انٹرول تک 11-9 سے آگے ہو گئے۔ کدامبی سری کانت نے کچھ دیر کے لیے 15-14 کی برتری حاصل کر لی، لیکن لی کے ایک اور چار پوائنٹس کی برتری نے انہیں تین پوائنٹس کی برتری دلا دی، جسے انہوں نے میچ ختم کرنے کے لیے مزید بڑھایا۔ تاہم، دنیا کی نمبر 5 جوڑی ساتوک سائراج رنکی ریڈی اور چراغ شیٹی نے یہ یقینی بنایا کہ بی ڈبلیو ایف سپر 750 بیڈمنٹن ٹورنامنٹ میں ہندوستان کی مہم جاری رہے۔ اس جوڑی نے کوارٹر فائنل میں ڈنمارک کے کم ایسٹروپ اور اینڈرس اسکاراروپ راسمسن کو 21-13، 16-21، 21-18 سے ہرایا۔

رائبا کینا کی شاندار جیت، یو ایس اوپن کے تیسرے راؤنڈ میں داخل

(مانیٹرنگ ڈیسک)

دنیا کی نمبر دو کھلاڑی قازقستان کی ایلینا رائبا کینا نے شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسپین کی جیسیکا بوزاس مانیرو کو 6-2، 6-4 سے شکست دے کر یو ایس اوپن کے تیسرے راؤنڈ میں جگہ بنالی۔ رائبا کینا نے جمعرات کو لوئی آرمسٹرانگ اسٹیڈیم میں کھیلے گئے مقابلے میں ابتدا ہی سے اپنی برتری قائم رکھی۔ انہوں نے پہلے سیٹ میں 3-0 کی سبقت حاصل کی اور صرف 30 منٹ میں یہ سیٹ 6-2 سے اپنے نام کر لیا۔ دوسرے سیٹ میں بھی قازق کھلاڑی نے جارحانہ کھیل جاری رکھا۔ انہوں نے ابتدائی چار میں سے تین گیمز جیت کر مقابلے پر اپنی گرفت مضبوط کر لی اور آسان کامیابی کی جانب بڑھتی دکھائی دیں۔ تاہم میچ اپنے نام کرنے کے لیے سرو کرتے وقت رائبا کینا پہلی مرتبہ اپنی سروس گنوا بیٹھیں۔ بوزاس مانیرو نے زبردست واپسی کی کوشش کی لیکن رائبا کینا نے

فوراً خود کو سنبھالا اور اگلے ہی گیم میں حریف کی سروس دوبارہ بریک کرتے ہوئے دوسرا سیٹ 6-4 سے جیت لیا۔ کامیابی کے بعد رائبا کینا نے کہا، ''میں آج کی جیت سے بہت خوش ہوں۔ دوسرے سیٹ میں اس نے اپنے شاٹس پر زیادہ اعتماد دکھایا، لیکن مجھے خوشی ہے کہ میں مقابلہ ختم کرنے میں کامیاب رہی۔'' رائبا کینا رواں سال نیویارک میں ٹائٹل جیت کر ڈبلیو ٹی اے رینکنگ میں عالمی نمبر ایک مقام حاصل کرنے کی کوشش میں ہیں۔ اس کامیابی کے ساتھ انہوں نے اپنے تیسرے گرینڈ سلیم ٹائٹل کی جانب بھی پیش قدمی جاری رکھی ہے۔ ٹورنامنٹ سے قبل سنسناٹی اوپن میں چوٹ کے باعث میچ سے دستبردار ہونے کے بعد رائبا کینا کی فٹنس پر سوالات اٹھ رہے تھے، تاہم یو ایس اوپن میں انہوں نے اب تک شاندار کھیل کا مظاہرہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا، ''یہ بالکل مثالی تیاری نہیں تھی۔ میں کچھ مایوس تھی کیونکہ دیگر تمام کھلاڑی ٹورنامنٹ کی تیاری کر رہے تھے جبکہ میں صرف صحت یابی اور جم میں ضروری کام کر رہی تھی۔ یہاں آ کر میں بہت خوش ہوں۔'' تیسرے راؤنڈ میں رائبا کینا کا مقابلہ یوکرین کی یولیا استاروڈوبتسیوا سے ہوگا۔ استاروڈوبتسیوا نے 32 ویں سیڈ ماریا سکاری کے خلاف ایک سیٹ سے پیچھے ہونے کے باوجود شاندار واپسی کرتے ہوئے کامیابی حاصل کی اور اگلے راؤنڈ میں جگہ بنائی۔

کسل مینڈس انگلینڈ کے خلاف ٹی 20 سیریز سے باہر
چیرتھ اسلانکا سری لنکا کی قیادت کریں گے

(مانیٹرنگ ڈیسک)

سری لنکا کے کپتان کسل مینڈس ہامسٹرنگ کی چوٹ سے وقت پر صحت یاب نہ ہونے کی وجہ سے انگلینڈ کے خلاف آئندہ ٹی 20 سیریز سے باہر ہو گئے ہیں۔ ان کی غیر موجودگی میں چیرتھ اسلانکا سری لنکا کی ٹیم کی کپتانی کریں گے۔ جولائی میں لنکا پریمیئر لیگ میں کولمبو کنگز کے لیے کھیلتے ہوئے دو میچوں کے بعد کسل مینڈس کو ہامسٹرنگ کی چوٹ لگی تھی۔ اسی چوٹ نے انہیں ہندوستان کے خلاف گھریلو میدان میں ہونے والی دو ٹیسٹ میچوں کی سیریز سے بھی باہر کر دیا۔ اسلانکا کو ابتدائی طور پر ٹیم کا نائب کپتان بنایا گیا تھا لیکن اب انہیں کپتانی کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔ یہ سیریز ٹی 20 آئی کرکٹ میں ان کی واپسی کو بھی

نشان زد کرے گی۔ انہیں جون میں ویسٹ انڈیز کے دورے کے لیے ٹیم سے باہر کر دیا گیا تھا۔ بلے باز پون رتنائیکے کو کسل مینڈس کی جگہ ٹیم میں شامل کیا گیا ہے۔ دلشان مدوشنکا کو بائیں ہاتھ کے تیز گیند باز نوورا فرنینڈو کی جگہ ٹیم میں بلایا گیا ہے۔ نوورا کمر کی چوٹ کی وجہ سے ٹی 20 آئی سیریز سے محروم رہیں گے۔ سری لنکا نے مینڈس کے متبادل کے طور پر نوجوان بلے باز پون رتنائیکے کو اسکواڈ میں شامل کیا ہے۔ دوسری جانب بائیں ہاتھ کے تیز گیند باز نوورا فرنینڈو کمر کی چوٹ کے باعث سیریز سے باہر ہو گئے ہیں اور ان کی جگہ دلشان مدوشنکا کو ٹیم میں شامل کیا گیا ہے۔ سری لنکا اور انگلینڈ کے درمیان پہلا ٹی 20 میچ 15 ستمبر کو ساؤتھمپٹن کے روز باؤل میں کھیلا جائے گا۔ انگلینڈ کے خلاف ٹی 20 سیریز کے لیے سری لنکا کی نظر ثانی شدہ ٹیم چیرتھ اسلانکا (کپتان)، پاتھم نسانکا، کامل مشارا، کسیرو اودارا، کامندو مینڈس، جنتھ لیاگے، داسون شاناکا، دنیتھ ویلالگے، ونیندو ہسرنگا، مہیش تھیکشانا، تھرینڈو رتنائیکے، دشمنتھا چمیرا، ایشان ملنگا، نوان تشارا، پون رتنائیکے، دلشان مدوشنکا۔

بھارتی نشانہ بازوں کے آخری تربیتی کیمپوں کا اعلان

(یو این آئی)

بھارتی قومی رائفل ایسوسی ایشن نے آئندہ ایشیائی کھیلوں سے قبل بھارتی نشانہ بازوں کے آخری تربیتی کیمپوں کے شیڈول کا اعلان کر دیا ہے۔ ان کیمپوں کا مقصد کھلاڑیوں کی تکنیک کو حتمی شکل دینا، ذہنی تیاری مضبوط کرنا اور انہیں مقابلے کے لیے مکمل طور پر تیار کرنا ہے۔ ایشیائی کھیلوں میں شوٹنگ کے مقابلے 17 ستمبر سے 3 اکتوبر تک جاپان کے آئچی پریفیکچر جنرل شوٹنگ رینج میں منعقد ہوں گے۔ تربیتی کیمپ ملک کے دو اہم شوٹنگ مراکز، بھوپال کی مدھیہ پردیش اسٹیٹ شوٹنگ اکیڈمی اور نئی دہلی کی ڈاکٹر کرنی سنگھ شوٹنگ رینج میں لگائے جائیں گے۔ رائفل اور پسٹل کھلاڑیوں کا کیمپ 5 سے 14 ستمبر تک بھوپال میں

ہوگا۔ شاٹ گن کی اسکیٹ مقابلہ کا کیمپ 4 سے 14 ستمبر اور ٹریپ مقابلہ کا کیمپ 10 سے 18 ستمبر تک نئی دہلی میں منعقد کیا جائے گا۔ بھارتی قومی رائفل ایسوسی ایشن کے صدر کالیکیش نارائن سنگھ دیو نے کہا کہ 2026 کے ایشیائی کھیل بھارتی نشانہ بازوں کے لیے اپنی صلاحیتیں دکھانے کا اہم موقع ہیں اور یہ تربیتی کیمپ تمغے جیتنے کی تیاری میں اہم کردار ادا کریں گے۔ ایسوسی ایشن کے سکریٹری جنرل پون کمار سنگھ نے کہا کہ بھوپال اور نئی دہلی میں بیک وقت کیمپ منعقد کرنے سے کھلاڑیوں کو اپنے اپنے مقابلوں کے مطابق بہتر تربیتی ماحول ملے گا۔ ہائی پرفارمنس ڈائریکٹر ڈاکٹر پیئر بیوشاں نے کہا کہ آخری مرحلے میں تربیت کی مقدار سے زیادہ درستگی، ذہنی مضبوطی اور تکنیکی بہتری پر توجہ دی جائے گی۔

Printer, Publisher & Owner: Rifat Ayoub, Chief Editor: Noor Mohammad Challo (9419069641), Executive Editor: Imtiyaz Wani (9469121101),
Published From: 2nd Floor Jehlum Market Batamaloo Srinagar, Printed at: Khidmat Offset Press The Bund Sgr. RNI: JKURD2012-48314
Postal Registration No: JKNP-189/SKGPO-2018-20, Contact: 0194-2477545, email:editorsurathal@gmail.com,